343

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،10۔جنوری 2011

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

1۔ پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ بابت 2009 کا ایوان میں پیش کرنا

ایک وزیر پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ بابت 2009 ایوان میں پیش کریں گے۔

2۔ مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں 2010 (مسودہ قانون نمبر 23 بابت 2010)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں 2010، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے ٹرانسپورٹ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں 2010 منظور کیا جائے۔

345

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا بائیسواں اجلاس

سوموار،10۔جنوری 2011

(یوم الاثنین،5۔صفر المظفر1432ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور سہ پہر 4بج کر 35منٹ پر زیر صدارت جناب قائم مقام سپیکر رانامشہود احمد خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

إِنْ تَكْفُرُوا
فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ ۖ وَلَا يَرْضَىٰ لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ۖ وَإِنْ
تَشْكُرُوا يَرْضَهُ لَكُمْ ۗ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۗ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ
مَرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝
وَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهُ مُنِيبًا إِلَيْهِ ثُمَّ إِذَا خَوَّلَهُ
نِعْمَةً مِنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُو إِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ لِلَّهِ أَنْدَادًا
لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِهِ ۚ قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيلًا ۖ إِنَّكَ مِنْ أَصْحَابِ
النَّارِ ۝

سُوْرَۃُ الزُّمَر آیات7 تا 8

اگر ناشکری کرو گے تو اللہ تم سے بے پرواہے۔اور وہ اپنے بندوں کے لئے ناشکری پسند نہیں کرتااور اگر شکر کرو گے تو وہ اس کو تمہارے لئے پسند کرے گا۔اور کوئی اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔پھر تم اپنے پروردگار کی طرف لوٹنا ہے۔پھر جو کچھ تم کرتے رہے وہ تم کو بتائے گا۔وہ تو دلوں کی پوشیدہ باتوں تک سے آگاہ ہے(7)اور

جب انسان

کو تکلیف پہنچتی ہے تو اپنے پروردگار کو پکارتا (اور) اس کی طرف دل سے رجوع کرتا ہے۔ پھر جب وہ اس کو اپنی طرف سے کوئی نعمت دیتا ہے تو جس کام کے لئے پہلے اس کو پکارتا ہے اسے بھول جاتا ہے اور اللہ کا شریک بنانے لگتا ہے تاکہ (لوگوں کو) اس کے رستے سے گمراہ کرے۔ کہہ دو کہ (اے کافر نعمت) اپنی ناشکری سے تھوڑا سا فائدہ اٹھالے۔ پھر تُو تو دوزخیوں میں ہوگا (8)

وما علینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

غمزدوں کے لئے رحمت مصطفیٰ ﷺ
وہ سمندر ہے جس کا کنارہ نہیں
حشر کے دن بھی وہ سب کے کام آئیں گے
کون ہے جس نے ان کو پکارا نہیں
شاہد اس پر ہوا ہے کلام خدا
مصطفیٰ ﷺ کی رضا ہے خدا کی رضا
اپنے محبوب سے حق نے فرما دیا
جو تمہارا نہیں وہ ہمارا نہیں
منتظر چشم رحمت کے شاہ و گدا
بے بہا ان کا فیضان جُود و سخا
در پہ آئے سوالی نہ جھولی بھریں
میرے سرکار ﷺ کو یہ گوارا نہیں
ہو کے وارفتہ جو بھی مدینے گیا
سبز گنبد کو بس دیکھتا رہ گیا
ساری دنیا میں ایسا حسیں دِلربا
دوسرا اور کوئی نظارہ نہیں

جناب قائم مقام سپیکر: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈا پر محکمہ امورِ پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اوران کے جوابات دیئے جائیں گے۔

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میں ایک تحریک پیش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: راجہ صاحب! ذراتشریف رکھیں۔ راناثناء اللہ خان وزیر قانون و پارلیمانی امور، راجہ ریاض احمد سینئر وزیراور چودھری ظہیرالدین خان قائد حزب اختلاف نے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ234 کے تحت قاعدہ115اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کرکے سابق گورنر پنجاب جناب سلمان تاثیر کے قتل کے سلسلہ میں ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت طلب کی ہے۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ115اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کرکے سابق گورنر پنجاب جناب سلمان تاثیر کے قتل کے سلسلہ میں ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ115اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کرکے سابق گورنر پنجاب جناب سلمان تاثیر کے قتل کے سلسلہ میں ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہےاور سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ115اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کرکے سابق گورنر پنجاب جناب سلمان تاثیر کے قتل کے سلسلہ میں ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب قائم مقام سپیکر: محرک قرارداد پیش کریں۔

قرارداد

گورنر پنجاب جناب سلمان تاثیر کے بہیمانہ قتل کی پُرزور مذمت

اوران کے اہل خانہ سے اظہارِ ہمدردی

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی وقوت برقی (راجہ ریاض احمد): شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان مورخہ 4۔جنوری 2011 کو اسلام آباد میں سابق گورنر پنجاب جناب سلمان تاثیر کے قتل پر اپنے گہرے رنج وغم کا اظہار کرتا ہے اور اس کی پرزور مذمت کرتا ہے۔ جناب سلمان تاثیر کی ناگہانی وفات سے صوبہ پنجاب نہ صرف ایک فعال سیاسی پارٹی کا ممبر بلکہ ایک ہمدرد اور انسانیت دوست شخص سے بھی محروم ہوگیا۔جناب سلمان تاثیر 1988 میں اس ایوان کے ممبر منتخب ہوئے تھے اور مئی 2008 سے پاکستان کے سب سے بڑے صوبے کے آئینی سربراہ کے طور پر خدمات سرانجام دے رہے تھے۔ ان کی سیاسی و فلاحی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ یہ ایوان سابق گورنر پنجاب کے اہل خانہ کے غم میں برابر کا شریک ہے اور یہ ایوان دعاگو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے اہل خانہ کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی ہمت دے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان مورخہ 4۔جنوری 2011 کو اسلام آباد میں سابق گورنر پنجاب جناب سلمان تاثیر کے قتل پر اپنے گہرے رنج وغم کا اظہار کرتا ہے اور اس کی پرزور مذمت کرتا ہے۔ جناب سلمان تاثیر کی ناگہانی وفات سے صوبہ پنجاب نہ صرف ایک فعال سیاسی پارٹی کا ممبر بلکہ ایک ہمدرد اور انسانیت دوست شخص سے بھی محروم ہوگیا۔جناب سلمان تاثیر 1988 میں اس ایوان کے ممبر منتخب ہوئے تھے اور مئی 2008 سے پاکستان کے سب سے بڑے صوبے کے آئینی سربراہ کے طور پر خدمات سرانجام دے رہے تھے۔ ان کی سیاسی و فلاحی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ یہ ایوان سابق گورنر پنجاب کے اہل خانہ کے غم میں

برابر کا شریک ہے اور یہ ایوان دعاگو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے اہل خانہ کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی ہمت دے۔"

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! اس میں مغفرت کے حوالے سے کہیں ذکر نہیں آیا میں چاہوں گا کہ اس میں اس چیز کا اضافہ کر دیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: لغاری صاحب! مغفرت کی دعا تو پہلے دن ہی ہو گئی تھی اس قرارداد میں اس کی ضرورت نہیں ہے۔ اس قرارداد کی چونکہ مخالفت نہیں کی گئی ہے اس لئے سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان مورخہ 4۔جنوری 2011 کو اسلام آباد میں سابق گورنر پنجاب جناب سلمان تاثیر کے قتل پر اپنے گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور اس کی پرزور مذمت کرتا ہے۔ جناب سلمان تاثیر کی ناگہانی وفات سے صوبہ پنجاب نہ صرف ایک فعال سیاسی پارٹی کا ممبر بلکہ ایک ہمدرد اور انسانیت دوست شخص سے بھی محروم ہو گیا۔ جناب سلمان تاثیر 1988 میں اس ایوان کے ممبر منتخب ہوئے تھے اور مئی 2008 سے پاکستان کے سب سے بڑے صوبے کے آئینی سربراہ کے طور پر خدمات سرانجام دے رہے تھے۔ ان کی سیاسی و فلاحی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ یہ ایوان سابق گورنر پنجاب کے اہل خانہ کے غم میں برابر کا شریک ہے اور یہ ایوان دعاگو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے اہل خانہ کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی ہمت دے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم وقفہ سوالات کی طرف آتے ہیں۔

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، سینئر وزیر صاحب!

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): شکریہ۔ جناب سپیکر! یہاں پر ایک ابہام پیدا کیا جا رہا ہے۔ میں اس کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ گورنر پنجاب کی جس طرح سیاسی خدمات ہیں اسی طرح وہ ایک مسلمان تھے، ایک مسلمان گھرانے میں پیدا ہوئے تھے اور حضرت محمد ﷺ کا جس طرح ہم سب احترام اور عزت کرتے ہیں اسی طرح وہ بھی احترام اور عزت کرتے تھے۔ سب سے بڑی بات یہ

کہ ناموس رسالت ﷺ پر ایک issue بنایا جارہا ہے۔ خدانخواستہ ہم کوئی بِل لارہے ہیں، لانا چاہتے ہیں اور نہ کسی کو لانے دیں گے اس لئے اس چیز کی غلط فہمی کو دور کر لیا جائے۔ ہماری وفاقی حکومت یا کوئی صوبائی حکومت اس طرح کا سوچ سکتی ہے اور نہ ہی کسی کے ذہن میں ہے۔ گورنر صاحب پر جب یہ الزام لگا تو انہوں نے خود کلمہ پڑھ کر کہا تھا کہ میں اس طرح کی بات نہیں سوچ سکتا، اُن کا تعویز جو تھا اُس کو چوم کر انہوں نے کہا کہ میں ناموس رسالت ﷺ کی اتنی عزت کرتا ہوں جو ایک سچا مسلمان کرتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح کی غلط فہمیاں نہیں ہونی چاہئیں اور کسی بھی پارٹی کو یہ blame نہیں دینا چاہئے کہ وہ یہ کر رہے ہیں، وہ کر رہے ہیں۔ ہماری حکومت اس قسم کا سوچتی ہے نہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، کریں گے اور نہ کسی کو کرنے دیں گے۔ میں اس کی وضاحت کر رہا ہوں تو اس پر میری آپ سے گزارش ہو گی کہ ایسے لوگ جو اس طرح کے الزام لگا کر ایک سیاسی جماعت پر الزام تراشی کرنے کی کوشش کر رہے ہیں انہیں روکنا چاہئے۔ بہت مہربانی

سوالات

(محکمہ امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ اب پہلا سوال جناب محمد نوید انجم صاحب کا ہے۔۔۔نوید انجم صاحب موجود ہیں؟

MEHR ISHTIAQ AHMAD: On his behalf.

جناب قائم مقام سپیکر: سوال نمبر بولئے گا۔

مہر اشتیاق احمد: جناب سپیکر! سوال نمبر 1858 ہے۔اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز ممبر نے جناب محمد نوید انجم کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا۔)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور۔ویٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ غازی روڈ کی تفصیلات

*1858: **جناب محمد نوید انجم:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ویٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ غازی روڈ لاہور کب، کتنے رقبہ پر قائم کیا گیا تھا؟

(ب) اس کے قائم کرنے کے اغراض و مقاصد کیا تھے، یہ اپنے مقاصد حاصل کرنے میں کہاں تک کامیاب ہوا ہے؟

(ج) اس انسٹیٹیوٹ کی سال 2006-07 اور 2007-08 کی آمدن اور اخراجات بتائیں؟

(د) اس وقت اس انسٹیٹیوٹ میں جانوروں کی کن کن امراض پر ریسرچ کی جاتی ہے اور کون کون سی ویٹرنری ادویات تیار کی جاتی ہیں؟

(ہ) اس انسٹیٹیوٹ میں گریڈ 17 اور اوپر کے ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ، ڈومیسائل، پتاجات اور تعلیمی قابلیت بیان کریں؟

(و) اس انسٹیٹیوٹ کے پاس کتنی گاڑیاں ہیں یہ کن کن کے استعمال میں ہیں اور ان کے سال 2006-07 اور 2007-08 کے مرمت/پیٹرول کے اخراجات بیان کریں؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) ویٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ غازی روڈ لاہور 1962 میں تقریباً 24 ایکڑ رقبہ پر قائم کیا گیا۔

(ب) ویٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ غازی روڈ لاہور کے اغراض و مقاصد:

- ❖ بڑے پیمانے پر جانوروں کو متعدی بیماریوں سے بچانے کے لئے حفاظتی ٹیکہ جات تیار کرنا اور ان کی تشخیص کے لئے ڈائیگناسٹک انٹی جنز بنانا۔
- ❖ جانوروں کی بیماری کی تشخیص کرنا اور ان کے بچاؤ کے لئے حفاظتی اقدامات وضع کرنا۔
- ❖ حفاظتی ٹیکہ جات میں پیش آنے والے مسائل اور جانوروں کی بیماری کی تحقیق کرنا۔
- ❖ field میں موجود ڈاکٹرز اور فارمرز کی ٹریننگ کرنا۔
- ❖ پولٹری/لائیوسٹاک میں نئی نئی پھیلنے والی امراض پر تحقیق کرنا۔اس کے تمام مقاصد حاصل ہو رہے ہیں۔

(ج) سال 2006-07 اور 2007-08 کی آمدن اور اخراجات کی تفصیل

سال	اخراجات	آمدن
2006-2007	69,586,000/-	48,372,823/-
2007-2008	66,827,000/-	52,605,844/-

(د) ادارہ ہذا میں تیار کی جانے والی مختلف ویکسین کی تفصیل (Annexure-I) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ویٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ غازی روڈ لاہور میں کام کرنے والے گریڈ 17 اور اس سے اوپر کے آفیسران کی لسٹ (Annexure –II) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) ادارہ ہذا کے پاس 11 گاڑیاں ہیں یہ گاڑیاں کسی خاص افسر کو الاٹ نہیں کی جاتیں بلکہ وی آر آئی کے پول میں ہوتی ہیں۔جو کہ دفتری استعمال (out break) کے دوران، بیماریوں کی تشخیص اور بیماریوں کے نمونہ جات حاصل کرنے کے لئے استعمال کی جاتی ہیں۔ سال 2006-07 اور 2007-08 کے مرمت /پٹرول کے اخراجات کی تفصیل

سال	گاڑیوں کی مرمت پر خرچ رقم	پٹرول پر خرچ رقم
2006-07	580,000/-	1,228,000/-
2007-08	551,000/-	800,000/-

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال؟

مہر اشتیاق احمد: جی، جناب سپیکر! جز (و) میں یہ پوچھا گیا تھا "اس انسٹیٹیوٹ کے پاس کتنی گاڑیاں ہیں یہ کن کن کے استعمال میں ہیں اور ان کے سال 2006-07 اور 2007-08 کے مرمت /پٹرول کے اخراجات بیان کریں؟" جواب میں یہ بتایا گیا ہے کہ "یہ کسی خاص افسر کو الاٹ نہیں کی گئی"۔ میرا سوال یہ ہے کہ کس طریق کار کے تحت یہ وہاں پر استعمال کی جاتی ہیں، آج جو افسران یہاں پر تشریف لائے ہیں کیا اپنی ذاتی گاڑیوں پر آئے ہیں یا انہی گاڑیوں پر آئے ہیں کیونکہ جواب میں یہ لکھا ہوا ہے کہ "دفتری استعمال (out break) کے دوران، بیماریوں کی تشخیص اور بیماریوں کے نمونہ جات حاصل کرنے کے لئے استعمال کی جاتی ہیں۔ "کیا آج بھی یہ انہی گاڑیوں پر آئے ہیں یا کوئی نمونہ جات لینے کے لئے آئے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! بتائیں کن گاڑیوں پر آئے ہیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! ویٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ (VRI) غازی روڈ قائم ہے۔ اس میں ڈی جی، ڈائریکٹر اور پھر ریسرچ افسران ہیں ان کا کام لیبارٹری کے اندر ہے۔ کہیں field میں جانا ہو، کہیں وباء پھوٹتی ہے جانا پڑتا ہے، کہیں لیبارٹری میں جانا پڑتا ہے تو گاڑیاں استعمال ہوتی ہیں۔ کوئی گاڑی کسی specific افسر کے نام نہیں ہے جب کسی افسر کو ضرورت پڑتی ہے تو وہ لے کر جاتا ہے۔ صرف DG ڈاکٹر ظفر گل جو گریڈ 19 کے ہیں ان کے پاس گاڑی ہے باقی افسران کو جب ضرورت پڑتی ہے اس وقت وہ استعمال کرتے ہیں۔ یہ VRI کے pool میں ہیں اور افسران کو الاٹ نہیں ہیں۔

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

مہر اشتیاق احمد: جناب سپیکر! جواب میں لکھا ہوا ہے کہ "07-2006 میں پٹرول پر -/1,228,000 روپے خرچ کئے گئے اور گاڑیوں کی مرمت پر پانچ لاکھ روپیہ خرچ کیا گیا" تو گزارش یہ ہے کہ اتنے لاکھوں روپے خرچ کئے گئے کیا انہوں نے کوئی log book بنائی ہوئی ہے، کیا طریق کار رکھا ہوا ہے جس سے یہ پتا چلے کہ صرف نمونہ جات ہی حاصل کئے جا رہے ہیں یا کسی اور استعمال میں ہیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! وہاں پر جو ویکسین تیار ہوتی ہے اس کو ملتان میں دور دراز علاقوں میں پہنچانا ہوتا ہے۔ اس میں رحیم یار خان سے راولپنڈی تک جو اضلاع ہیں وہاں ویکسین پہنچانی ہوتی ہے تو گاڑیوں کے استعمال میں یہ سارے اخراجات ہوتے ہیں۔

مہر اشتیاق احمد: جناب سپیکر! آج اسمبلی میں افسران انہی گاڑیوں پر آئے ہیں جو pool میں ہیں یا کسی اور گاڑیوں میں آئے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: ان کا پوچھنے کا مطلب یہ ہے کہ سیکرٹری صاحب ہو گئے، ایڈیشنل سیکرٹری ہو گئے ان کو تو دوسری گاڑیاں ملی ہوتی ہیں جو باقی لوگ آئے ہیں ان کے لئے تو یہ گاڑیاں استعمال نہیں ہو رہیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! جو افسران ہیں سیکرٹری، ایڈیشنل سیکرٹری، ڈپٹی سیکرٹری ان کو اپنی گاڑیاں الاٹ ہیں۔ جو ویٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ غازی روڈ، کینٹ میں ہے وہاں پر نئی ویکسین تیار کی جاتی ہے، ویکسین تیار کر کے field میں پہنچائی جاتی ہے یا ان اضلاع میں جہاں پر خدانخواستہ کوئی وبائی امراض پھوٹتی ہیں، کہیں سے ٹیسٹ لینے ہوتے ہیں، blood sample لینے ہوتے ہیں تو field میں جانا ہوتا ہے، field میں استعمال ہوتی ہیں۔ کسی specific افسر کے نام نہیں ہیں، pool میں ہوتی ہیں جس افسر نے جانا ہوتا ہے وہ گاڑی لے کر جاتا ہے۔ صرف VRI میں 18 گریڈ، 19 گریڈ اور 17 گریڈ کے افسران ہیں ان کی فہرست ساتھ لف ہے اگر کہیں تو میں پڑھ سکتا ہوں۔ افسران کی تعداد 67 ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: مہر صاحب! میرا خیال ہے انہوں نے بتا دیا ہے کہ گاڑیاں وہاں پر pool میں استعمال ہو رہی ہیں، ادھر آنے کے لئے استعمال نہیں ہو رہیں۔

مہر اشتیاق احمد: جناب سپیکر! simple سی بات ہے کہ وہ آئے ہیں یا نہیں آئے یا تو آئے ہوں گے یا نہیں آئے ہوں گے؟

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، وہ انہوں نے بتا دیا ہے کہ اُن گاڑیوں پر نہیں آئے۔

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کا اس پر کوئی ضمنی سوال ہے؟

رانا محمد افضل خان: جی، ضمنی سوال ہے۔ جز (د) میں گاڑیوں کی مرمت کے جو اخراجات بتائے گئے ہیں اور پٹرول کا خرچہ بتایا گیا ہے اس سے میں نے یہ تجزیہ کیا ہے کہ اگر -/2 روپے پٹرول پر خرچ ہو رہے ہیں تو ایک روپیہ مرمت پر خرچ ہو رہا ہے۔ اسی طرح اگلے سال 08-2007 میں بڑھ کر اگر -/3 روپے پٹرول پر خرچ ہو رہے ہیں تو -/2 روپے مرمت پر خرچ ہو رہے ہیں تو یہ جو مرمت کا بل ہے اس سے مجھے لگتا ہے کہ گاڑیاں چلتی کم ہیں اور repair زیادہ ہوتی ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟ یہ تو بہت زیادہ اخراجات ہیں استعمال کی ratio اور repair کی ratio بہت lopsided ہے۔ اتنا زیادہ فرق، یہ repair کے بل جعلی تو نہیں ہیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! میرے پاس ان گاڑیوں کی تفصیل ہے۔ 10-2009 میں پانچ لاکھ پندرہ ہزار روپے مرمت کا، آٹھ لاکھ پٹرول کا۔ جس طرح انہوں نے پڑھ کر بتایا ہے تو یہ ریکارڈ دیکھ کر تسلی کر سکتے ہیں۔ یہ آئیں میں ان کی تسلی کرا دیتا ہوں کیونکہ یہ پچھلے سالوں کے اخراجات ہیں۔ جب یہ چاہیں میں ان کو ریکارڈ سے تسلی کرا دیتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ ذرا دیکھ لیں اور پھر ہاؤس کو بھی اس بارے میں apprise کیجئے گا۔

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! میرا مقصد تو ان کی توجہ دلانا ہے کہ یہ گاڑیاں repair زیادہ ہو رہی ہیں، چل کم رہی ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، آپ ذرا یہ دیکھ لیجئے گا کہ گاڑیوں کی repair پر زیادہ پیسا لگ رہا ہے آپ اس کو اپنے level پر check کر لیجئے گا۔

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! میں یہ عرض کر دوں کہ ایک ٹویوٹا جیپ 1970 کی LXX 4478 ہے، دوسری LHR 4635 سوزوکی جیپ 1986 کی ہے۔ پھر 1996 کی ہے، پھر 1998 کی گاڑی ہے، ایک 1983 کی ہے، پھر اگلی 1993 کی ہے تو

یہ بہت ساری گاڑیاں پرانی ہیں۔ظاہر ہے جب پرانی گاڑیاں زیر استعمال ہوں گی تو اس پر repair کا بھی خرچ آئے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): میرے پاس تمام گاڑیوں کی تفصیل ہے ان میں کوئی گاڑی نئی نہیں ہے۔اس میں نمبر بھی دیئے ہوئے ہیں 07-2006 کی تمام گاڑیوں کی تفصیل میرے پاس موجود ہے۔اگر یہ جیپ ٹیوٹا 1970 کی ہے تو ظاہر ہے کہ اس پر repair ہونی ہے، سوزوکی جیپ 1986 کی ہے تو اس پر بھی repair ہونی ہے، سوزوکی پوٹھوہار 1996 کی ہے، پھر سوزوکی پوٹھوہار 1998 کی ہے پھر Nisan ہے تو یہ single cabin ہے یہ 1993 کی ہے۔اس میں 67 افسران ہیں جن میں ایک DG ہے، ڈائریکٹر ہے اس سے نیچے گریڈ 18 کے ریسرچ افسران ہیں۔ یہ ان گاڑیوں کی مرمت اور پٹرول کی justification ہے۔

رانا محمد افضل خان: جناب سپیکر! جب گاڑیاں پرانی ہو جائیں تو گاڑیوں کی auction کر کے نئی گاڑیاں لے لینی چاہئیں۔ یہ فیصلہ ان کو کرنا چاہئے کہ یہ جو گاڑیوں کی اتنی مرمت کرا رہے ہیں ان کی auction کر کے نئی گاڑیاں لے لیں۔

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): جناب والا! رانا صاحب کی تجویز مناسب ہے اس کو ہم reconsider کریں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ محترمہ زمرد یاسمین!

ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا: جناب والا! جواب کے جز(ب) میں یہ بتایا گیا ہے کہ ویٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ غازی روڈ لاہور کے اغراض و مقاصد:

(1) بڑے پیمانے پر جانوروں کو متعدی بیماریوں سے بچانے کے لئے حفاظتی ٹیکہ جات تیار کرنا اور ان کی تشخیص کے لئے ڈائیاگناسٹک انٹی جنز بنانا ہے۔ میرا اس میں ضمنی سوال یہ ہے کہ اب تک انہوں نے کون کون سی بیماریوں کی vaccine تیار کی ہے اور دوسرا یہ کہ غازی آباد کا ریسرچ انسٹیٹیوٹ کن علاقوں کو cover کرتا ہے، کیا یہ قصور، فیصل آباد یا جو شہر ہیں ان کو بھی cover کرتا ہے اور لوگوں کی آگاہی کے لئے orientation کے لئے کیا اقدامات کئے جاتے ہیں کہ وہ اس سے آکر فائدہ اٹھائیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): جناب والا! یہ سوال repeat کروادیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! سمجھ نہیں آئی آپ نے کیا کہا ہے؟

ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا: جناب والا! میرا سوال بڑا simple سا ہے۔ یہاں پر بیماریوں کے لئے جن دوائیوں کا ذکر کیا گیا ہے کہ تیار کی گئی ہیں۔ میرا سوال صرف یہ ہے کہ کون کون سی بیماریوں کے لئے vaccines تیار کی گئی ہیں؟ پہلے آپ اس کا جواب دے دیں پھر میں اگلا سوال کرتی ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میرے خیال میں اس کا انہوں نے جواب میں mention کیا ہوا ہے یا پھر آپ ان سے ویسے مل کر معلوم کر لیں کیونکہ یہ ایک general قسم کا سوال انہوں نے پوچھا تھا کہ اس کو قائم کرنے کے اغراض و مقاصد کیا تھے اور یہ اپنے مقاصد حاصل کرنے کے لئے محکمہ کہاں تک کامیاب ہوا ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): جناب والا! اس میں مختلف قسم کی بیماریاں ہیں جیسے گل گھوٹو کی بیماری ہے، اسی طرح انتڑیوں کا زہر ہے، اسی طرح Anthrax ہے پھر CCPC ہے یہ بکریوں کی سانس کی بیماری ہوتی ہے، چوڑے مار ہے sheep pox, rabies, ہے اس طرح goat pox ہے، برڈ فلو ہے اسی طرح اس میں مختلف بیماریاں ہیں جن کے لئے نئے antigen تیار کر رہے ہیں، اسی طرح investigation کے لئے مختلف ٹیسٹ ہیں جس کے بعد یہ vaccine تیار کی جاتی ہے اور یہ vaccine تمام پنجاب کے اضلاع میں بھیجی جا رہی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ میرے خیال میں کافی سوال ہو گئے ہیں۔ اب اگلا سوال چودھری محمد اسد اللہ صاحب کا ہے۔

SHEIKH ALLA-UD-DIN: On his behalf

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: .On his behalf Question No. 4134 (معزز ممبر نے چودھری محمد اسد اللہ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا۔)

جناب قائم مقام سپیکر: پہلے شیخ صاحب نے کہہ دیا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: سوال نمبر 4134۔

خضرآباد ضلع سرگودھا میں لائیوسٹاک فارم کی تفصیلات

*4134:چودھری محمد اسد اللہ: کیا وزیرامور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ لائیوسٹاک کے زیرانتظام خضرآباد ضلع سرگودھا میں لائیوسٹاک فارم قائم ہے اگر ہاں تو اس کا کل رقبہ کتنا ہے؟

(ب) کیا مذکورہ فارم کا تمام رقبہ محکمہ کے استعمال میں ہے یا اس میں سے کچھ رقبہ کو پٹا پر دیا ہوا ہے اگر پٹا پر دیا ہوا ہے تو اس سے کتنی آمدن سال09۔2008 میں ہوئی؟

(ج) مذکورہ فارم میں کتنی قسم کے جانور رکھے ہوئے ہیں، ان سے سال09۔2008 میں کتنی آمدن ہوئی؟

(د) مذکورہ فارم میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں، سال09۔2008 میں ان کی تنخواہ وغیرہ پر کل کتنا خرچہ آیا؟

وزیرامور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ نظامت لائیوسٹاک فارمز پنجاب کے زیرانتظام ضلع سرگودھا میں تجرباتی فارم مویشیاں خضرآباد قائم ہے اور اس کا کل رقبہ 7700 ایکڑ ہے۔

(ب) مذکورہ فارم کا تمام رقبہ محکمہ کے استعمال میں نہیں ہے۔اس میں 5897 ایکڑ رقبہ پٹا پر دیا ہوا ہے۔سال09-2008 میں کل ٹھیکہ -/10537365 روپیہ بنا ہے، جس میں سے -/9021717 روپیہ وصول ہو چکا ہے اور بقایا -/1515648 روپیہ ہے جس کی وصولی کے لئے کوشش جاری ہے۔

(ج) مذکورہ فارم میں ساہیوال نسل کی گائیں اور کجلی نسل کی بھیڑیں رکھی گئی ہیں۔سال 09-2008 میں لائیوسٹاک سے -/8,202,000 روپیہ آمدن ہوئی ہے جبکہ فارم سے کل آمدنی -/30,937,000 روپیہ ہوئی۔

(د) مذکورہ فارم پر 99 ملازمین کام کر رہے ہیں سال09-2008 میں ان کی تنخواہ وغیرہ پر کل خرچہ -/13,423,301 روپیہ آیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ضمنی سوال؟

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب والا! جز(ب) جس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ "مذکورہ فارم کا تمام رقبہ محکمہ کے استعمال میں نہیں ہے۔اس میں 5897 ایکڑ رقبہ پٹا پر دیا ہوا ہے۔سال 2008-09 میں کل ٹھیکہ -/10,537,365 روپیہ بنا ہے جس میں سے -/9,021,717 روپیہ وصول ہو چکا ہے اور بقایا -/1,515,648 روپیہ ہے جس کی وصولی کے لئے کوشش جاری ہے"اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ سرگودھا کے اندر نہری رقبہ محکمہ نے جس ریٹ پر دیا ہوا ہے وہ -/1700 روپے فی ایکڑ بنتا ہے جبکہ مارکیٹ کے اندر کم از کم ریٹ 35ہزار روپیہ فی ایکڑ ہے۔یہ ہمارے محکمے کی کارکردگی ہے کہ ڈسٹرکٹ مظفر گڑھ میں زمین کا ٹھیکہ 50ہزار سے 55ہزار ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کا سوال تو یہی ہے کہ ٹھیکے کا ریٹ کیا ہے؟آپ تقریر نہیں کر سکتے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب والا! میرا ضمنی سوال ہے کہ میں وزیر موصوف اور محکمہ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا سرگودھا کے اندر نہری رقبہ جو انتہائی fertile زمین ہے اس کے اور ہمارے فارم کے ٹھیکے میں جو فرق ہے وہ کتنے گنا بنتا ہے؟یعنی یہ جو انہوں نے figures دی ہیں یہ -/1700 روپے فی ایکڑ بنتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ ٹوٹل کتنا ٹھیکہ ہے؟

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: ویسے سرگودھا میں 35 سے 40ہزار روپے فی ایکڑ کا ٹھیکہ ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: کس حساب سے ٹھیکے پر یہ جگہ دی ہوئی ہے؟

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب والا! یہ مجھے اتنا بتادیں کہ ایسا کیوں ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: سوال آپ کا valid ہے لیکن اس پر تقریر نہیں ہو سکتی ان سے صرف یہ پوچھ سکتے ہیں کہ یہ کس حساب سے ٹھیکے پر دی ہوئی ہے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب والا! میرا ضمنی سوال یہ ہے جو میں کر سکتا ہوں،35ہزار روپے فی ایکڑ والی زمین کو ہمارے محکمہ نے -/1700 روپے فی ایکڑ کے حساب سے کیوں دیا ہوا ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! یہ خضر آباد فارم جو کہ خضر حیات ٹوانہ صاحب کی اسٹیٹ تھی اور یہ مزارعین جن کا یہ ذکر کر رہے ہیں یہ وراثتی طور پر پہلے بھی زمین پر کاشتکار تھے،اب بھی یہی آ رہے ہیں اور یہ کوئی نئے مزارعین نہیں ہیں اس لئے اس میں law and order کا مسئلہ بھی پیدا ہوا تھا اب اس کو ہم review کر رہے ہیں۔ڈی سی او سرگودھا اس

کو review کر رہا ہے اور اس کو enhance کیا جا رہا ہے، واقعی پہلے ٹھیکے کی رقم کم ہے اس لئے اس کو بڑھایا جا رہا ہے۔

سید ناظم حسین شاہ: جناب والا! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ۔۔۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب والا! 18 کروڑ کیوں؟

جناب قائم مقام سپیکر: ایک منٹ تشریف رکھیں۔ جی، شاہ صاحب!

سید ناظم حسین شاہ: جناب والا! بات یہ ہے کہ وزیر موصوف سے پوچھیں یہ بھی لیہ کے رہنے والے ہیں، سرگودھا اور لیہ میں اتنا فرق نہیں ہے۔ یہ تقریباً 290 مربع رقبہ بنتا ہے۔ گوجرانوالہ میں ایک ایکڑ کے 40 ہزار روپے یا 45 ہزار روپے لوگ پٹا کے دے رہے ہیں۔ بات یہ ہے کہ اس حساب سے 10 لاکھ روپے فی مربع بنتا ہے۔ یہ 290 مربع بنتا ہے اگر 10 لاکھ روپے فی مربع کے حساب سے دیکھا جائے تو تقریباً 3 کروڑ روپے سے تھوڑا سا کم بنے گا۔ اب آپ دیکھیں کہ مذکورہ فارم میں ساہیوال نسل کی گائے اور بھیڑوں سے جو آمدنی انہوں نے بتائی ہے وہ آپ دیکھیں وہ ہے 3 کروڑ 9 لاکھ 37 ہزار روپے یعنی اس کے پاس رقبہ آپ دیکھیں وہ تقریباً 80 مربع بنتا ہے اس میں آپ دیکھیں ان کو تین کروڑ روپے کی آمدن ہو رہی ہے اور جو 290 مربع ہے اس میں ایک کروڑ روپے کی آمدنی ہو رہی ہے۔ اس کا آپ فرق تو دیکھیں اور یہ public money ہے۔ جیسا کہ ہمارے دوست نے کہا ہے کہ یہ ٹھیکے پر دی ہوئی ہے تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ کس حساب سے دی ہوئی ہے؟ اس کا فرق پورا House دیکھے اور یہ 2008-09 کو پٹا پر دیا گیا ہے 1962 میں نہیں دیا ہوا۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کون سے محرکات ہیں کہ اتنی ارزاں قیمت پر ان کو یہ پٹے پر دیا ہوا ہے؟

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب والا! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ۔۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: نولاٹیا صاحب! آپ نے بات کر لی ہے، آپ کا question valid ہے لیکن آپ اپنی بات کو repeat نہ کریں، ان کو جواب دینے دیں۔

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! اس بات کا فیصلہ ایک تین رکنی کمیٹی کرتی ہے۔ اس میں ایک ریونیو کا آفیسر ہوتا ہے، اس میں فارم سپرنٹنڈنٹ ہوتا ہے اور اس کے علاوہ ایک D.O Agriculture ہوتے ہیں۔ یہ تین رکنی کمیٹی اس بات کو assess کرتی ہے اور ہر تین سال کے بعد اس کا review ہوتا ہے۔ ابھی جو ٹھیکہ چل رہا ہے وہ -/2,180 روپے فی ایکڑ

سرگودھا خضر آباد فارم پر چل رہا ہے۔ اب اس میں DCO کو کہا گیا ہے اس نے نئی کمیٹی تشکیل کی ہے وہ اس کو review کر رہے ہیں۔ آپ کو یہ بھی پتا ہے کہ پہلے بھی ملٹری فارم اوکاڑہ میں امن وامان کا مسئلہ پیدا ہوا تھا اور لوگ اس پر قابض ہو گئے ہیں۔ یہ جو پٹہ دار ہیں عرصہ دراز سے آ رہے ہیں اور وہ تو یہ پیسے بھی دینے کو تیار نہیں ہیں وہ تو کہتے ہیں کہ ہمیں مالکانہ حقوق دیئے جائیں تو اس میں ابھی موجودہ حکومت نے initiative لیا ہے میں یہ بھی مانتا ہوں کہ ان فارموں کی حالت اچھی نہیں ہے۔ ہمارے لائیو سٹاک کے اس وقت 22 فارم ہیں اور 82 ہزار ایکڑ ٹوٹل ان فارموں کی زمین بنتی ہے۔ ماضی میں اس کی صحیح measurement نہیں تھی اس پر غور کیا جا رہا ہے کہ پرائیویٹ پبلک پارٹنر شپ کے ذریعے اس کو چلایا جائے تاکہ اس میں improvement آئے۔ جہاں تک پٹہ داروں کی بات ہے، پٹہ داران عرصہ دراز سے آ رہے ہیں، وراثت میں آ رہے ہیں، جب یہ فارم خضر ٹوانہ سے لیا گیا تھا جن کی یہ ملکیت تھی، جن کی اسٹیٹ تھی اس وقت سے مزارعین وراثت میں آ رہے ہیں اور وہ یہ ٹھیکہ دینے کے لئے بھی تیار نہیں ہیں۔ اس میں اب غور کیا جا رہا ہے کہ اس کو reassess کر کے دوبارہ پٹہ کی قیمت مقرر کی جائے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب والا! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ---

جناب قائم مقام سپیکر: آپ ایک منٹ ٹھہر جائیں۔ آپ تشریف رکھیں ابھی سب کچھ ہو جاتا ہے۔ آپ کی طرف آتا ہوں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! بات صرف یہ ہے کہ---

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کا سوال رجسٹرڈ ہو چکا ہے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب والا! آپ میری بات تو سن لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ ایک منٹ تشریف رکھیں۔ نولاٹیا صاحب This is no way آپ نے ایک بات کر دی، آپ کا question valid ہے اس پر بات تو ہو لینے دیں۔

ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرتھ: جناب سپیکر!---

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بھرتھ صاحب!

ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرتھ: شکریہ۔ جناب سپیکر! اس سوال کے جواب میں لکھا ہے کہ اس فارم کا ٹوٹل رقبہ 7700 ایکڑ ہے اس میں 5897 ایکڑ رقبہ زیر استعمال ہے اور 1800 ایکڑ ایسا رقبہ ہے جو استعمال نہیں ہو رہا۔ سرگودھا جیسا ضلع جہاں کی زمین نہایت زرخیز ہے اور یہ نہری رقبہ ہے لہذا وزیر موصوف

جواب دیں کہ یہ 1800 ایکڑ استعمال کیوں نہیں ہو رہا، اس سے ملک کی total crop production بڑھ سکتی ہے۔یہ رقبہ نہایت زرخیز ہے اور یہ باغ والا رقبہ ہے لہذا یہ بھی بتائیں کہ یہ رقبہ اور نج یا کوئی ایسی چیز کے لئے استعمال کیوں نہیں ہو رہا؟

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحب! جیسے نولاٹیا صاحب نے بات کی، شاہ صاحب نے بھی حساب نکال کر بتایا کہ اتنے پیسے ہیں اور اتنے پیسوں کا استعمال نہیں ہو رہا کیا اس وقت آپ کے پاس اس بات کا جواب موجود ہے کہ اس وقت کتنی زمین استعمال ہو رہی ہے اور کتنی نہیں ہو رہی جو زمین استعمال ہو رہی ہے آپ اس کا ٹھیکہ -/2600 روپے فی ایکڑ بتا رہے ہیں۔

معزز ممبران: -/2000 روپے فی ایکڑ۔

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں کہ اس میں نہری زمین کا فی ایکڑ ٹھیکہ -/2180 روپے ہے اور -/1635 روپے فی ایکڑ بارانی کا ٹھیکہ ہے اس کے لئے چیف سیکرٹری صاحب نے ڈی سی او صاحب سے کہا ہے وہ وہاں موقع پر گئے ہیں اور انہوں نے ایک میٹنگ بلائی ہے۔میں بھی وہاں خود موقع پر گیا ہوں اور ساری صورتحال دیکھی ہے۔ہم enhance کرنے لئے review کر رہے ہیں لیکن ابھی وہاں agitation and protest شروع ہو گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ بڑا important issue ہے۔یہ سوال اسمبلی میں put ہو چکا ہے اس لئے اب یہ اسمبلی کی ملکیت ہے۔سیکرٹری صاحب! آپ منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھ کر اس پر چھ رکنی کمیٹی بنائیں گے اور اس کے نام باقاعدہ Chair کو دیں گے اور کمیٹی اس کی پوری رپورٹ بنا کر ایک ہفتے کے اندر ہاؤس میں پیش کرے گی۔یہ بات ڈی سی او پر چھوڑنے والی نہیں ہے۔اب یہ ہاؤس کی ملکیت ہے اور اسے ہاؤس دیکھے گا۔یہ بہت بڑی زیادتی ہے۔اس کمیٹی میں نولاٹیا صاحب، ناظم شاہ صاحب، بھرتھ صاحب اور رانا افضل صاحب بھی شامل ہوں گے۔

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر! میں آپ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔بہت شکریہ

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال بہت ضروری ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ اب اگلے سوال پر آ جائیں۔اب ہاؤس کی کمیٹی بیٹھ کر اس کا حل نکالے گی۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال بہت ضروری ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس برائے نام شرح پر جو 1700/یا 2000/ روپے پر فی ایکڑ زمین ٹھیکہ پر دی جارہی ہے، یہ ٹھیکہ یا پٹہ دینے کا اختیار کس اتھارٹی کے پاس ہے؟ اس اتھارٹی کا نام ایوان میں بتایا جائے۔

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! ابھی نئی لیز پر پابندی ہے، کسی کو نئی لیز نہیں دی جارہی۔ جب سے لائیو سٹاک کو یہ فارم ملا تھا اس وقت سے یہ مزارعین بیٹھے ہیں اور ان کی وراثت در وراثت چل رہی ہے اور وہ تو کہتے ہیں کہ ہمیں مالکانہ حقوق دیئے جائیں۔ میں پھر وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ ابھی لیز پر کوئی نئے رقبہ جات نہیں دیئے جارہے کیونکہ نئی لیز پر پابندی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: چونکہ میں نے اس پر کمیٹی announce کر دی ہے وہ بیٹھ کر اسے دیکھے گی اس کو probe in کرے گی اور within a week ہاؤس کے اندر رپورٹ پیش کرے گی۔ اگلا سوال چودھری محمد اسد اللہ صاحب کا ہے۔

ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا: جناب سپیکر! On his behalf Question No. 4135 (معزز ممبر نے محمد اسد اللہ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا۔)

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! On his behalf

جناب قائم مقام سپیکر: آپ دونوں on his behalf کرنا چاہتے ہیں؟ ڈاکٹر صاحبہ! پہلے آپ بات کر لیں پھر حسن مرتضیٰ صاحب بات کر لیں۔ جی محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا: جناب سپیکر! سوال نمبر 4135 ہے۔ میری استدعا ہے کہ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

محکمہ کے زیر انتظام فارمز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*4135: چودھری محمد اسد اللہ: کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ لائیوسٹاک کے زیرانتظام اس وقت کل کتنے فارم قائم ہیں ان کے نام کیا ہیں؟

(ب) ان فارمز کے قیام کا مقصد کیا ہے، تفصیل بیان کی جائے؟

(ج) کیا ان فارمز میں کوئی ایسا بھی فارم ہے جو نفع پر چل رہا ہے اگر ہاں تو اس سے سال 09۔2008 میں کتنا منافع ہوا، اگر کوئی فارم منافع نہیں دے رہا تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) محکمہ لائیوسٹاک کے زیرانتظام اس وقت کل 22 فارم قائم ہیں، ان کے نام درج ذیل ہیں:-

نمبر شمار	نام فارم
1	تجرباتی فارم مویشیاں رکھ غلاماں تحصیل کلورکوٹ ضلع بھکر
-2	تجرباتی فارم مویشیاں خضرآباد تحصیل شاہپور ضلع سرگودھا
-3	تجرباتی فارم مویشیاں تحصیل خوشاب، ضلع خوشاب
-4	تجرباتی فارم مویشیاں کلورکوٹ تحصیل کلورکوٹ ضلع بھکر
-5	تجرباتی فارم مویشیاں رکھ ماہنی تحصیل منکیرہ ضلع بھکر
-6	تجرباتی فارم مویشیاں جوگیت پیر ضلع بہاولپور
-7	تجرباتی فارم مویشیاں فاضل پور ضلع راجن پور
-8	تجرباتی فارم مویشیاں شیر گڑھ ضلع اوکاڑہ
-9	تجرباتی فارم مویشیاں کوٹ امیر شاہ ضلع چنیوٹ
-10	تجرباتی فارم مویشیاں شاہ جیونہ ضلع چنیوٹ
-11	تجرباتی فارم مویشیاں درکھانہ ضلع جھنگ
-12	تجرباتی فارم مویشیاں جہانگیرآباد ضلع خانیوال
-13	تجرباتی فارم مویشیاں ہارون آباد ضلع بہاولنگر
-14	تجرباتی فارم مویشیاں چک کٹورہ حاصل پور ضلع بہاولپور
-15	تجرباتی فارم مویشیاں بھونیکی پتوکی ضلع قصور
-16	تجرباتی فارم مویشیاں اللہ داد جہانیاں ضلع خانیوال
-17	گورنمنٹ انگورہ گوٹ فارم رکھ خیرے والا
-18	گورنمنٹ فائن وول شیپ فارم 295 ٹی ڈی اے سرائے مہاجر ضلع بھکر
-19	تجرباتی فارم مویشیاں اینیمل نیوٹریشن سنٹر رکھ ڈیرہ چاہل ضلع لاہور
-20	تجرباتی فارم مویشیاں خیری مورت ضلع اٹک
-21	تجرباتی فارم مویشیاں بہادر نگر ضلع اوکاڑہ
-22	تجرباتی فارم مویشیاں قادرآباد ضلع ساہیوال

(ب) ان فارمز کا مقصد مقامی جانوروں کی نسلوں کا اصلی حالت میں تحفظ اور ان کی پیداواری صلاحیتوں کو اجاگر کرنا اور بہتر بنانا ہے۔معیاری اعلیٰ صلاحیتوں کے نر پیدا کر کے ان کو نسل کشی کے لئے مویشی پال حضرات اور سیمن پروڈکشن یونٹس کو مصنوعی نسل کشی کے لئے فراہم کرنا ہے۔

(ج) جی ہاں! ان میں سے خضر آباد، شیر گڑھ اور درکھانہ فارم نفع پر چل رہے ہیں جن کا منافع بالترتیب 0.010، 0.900 اور 2.002 ملین روپے ہے۔ نظامت اعلیٰ توسیع کے زیر انتظام چلنے والے فارمز تجرباتی فارمز کے طور پر قائم کئے گئے ہیں اور یہ کمرشل بنیادوں پر کام نہیں کر رہے ہیں لہذا ان کے نفع ونقصان کا موازنہ نہیں کیا جا سکتا ہے۔یہ فارمز تجرباتی اور تحقیقاتی مقاصد کے لئے قائم کئے گئے ہیں۔ تجربہ / تحقیق پر ہمیشہ اخراجات منافع کی نسبت زیادہ ہوتے ہیں۔

ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا: جناب سپیکر! اس کے جز (ج) میں لکھا ہوا ہے کہ نظامت اعلیٰ توسیع کے زیر انتظام چلنے والے فارمز تجرباتی فارمز کے طور پر قائم کئے گئے ہیں اور ان کے نفع نقصان کا موازنہ نہیں کیا جا سکتا۔اس میں اہم بات ہے کہ انہیں جگہ مہیا کی گئی ہے، ٹیکنیکل سٹاف بھی ہے، جانوروں کی اچھی نسلیں بھی موجود ہیں اس لئے نقصان کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔جب اس میں نفع کا ذکر نہیں کیا گیا تو اس کا مطلب ہے کہ نقصان ہو رہا ہے لیکن یہاں ظاہر نہیں کیا گیا۔کیا حکومت ان فارمز کو کمرشل بنیادوں پر فائدہ اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے یا حکومت اسے کب تک کمرشلائز کر دے گی کیونکہ میرا ذاتی تجربہ ہے کہ یہ مخصوص طبقے کے لوگوں کو مخصوص ریٹ پر دودھ اور جانور دیئے جاتے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: آپ نے سوال نہیں پوچھا بلکہ اپنی تجویز دی ہے۔

ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا: جناب سپیکر! میرا یہ سوال ہے کہ جو تجرباتی فارمز ہیں حکومت ان سے کمرشل بنیادوں پر فائدہ اٹھانے کا کب تک ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! جیسے محترمہ نے خود پڑھا ہے کہ یہ فارمز تحقیق کے لئے ہیں، local breed کی preservation اور conservation کے لئے فارمز بنائے گئے ہیں، یہ فارمز breed improvement کے لئے بنائے گئے ہیں، وہاں semen collection ہوتی ہے اس کے بعد cross breeding میں جانوروں کی نسل بہتر کرنے کے لئے اور breed improve کرنے کے لئے فارمز بنائے گئے ہیں اور ان پر تحقیق کا کام ہو رہا ہے۔

ابھی اس پر غور کیا جارہا ہے کہ پہلے دو تین فارمز کو ماڈل کے طور پر پرائیویٹائز کرنے کی بجائے انہیں پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے ذریعے چلایا جائے تاکہ اس کے رزلٹ آنے کے بعد باقی فارموں کے بارے میں بھی سوچا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، شاہ صاحب!

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ یہ ٹوٹل بائیس فارمز ہیں۔ تین فارمز کے بارے میں کہا گیا ہے کہ یہ نفع میں چل رہے ہیں اور باقی اُنیس فارمز نقصان میں چل رہے ہیں۔ محرک نے یہ نہیں پوچھا کہ رقبہ کتنا ہے مگر آپ دیکھیں کہ اس سوال کا جواب گول مول کیا گیا ہے۔ جب تک یہ پتا نہ ہو کہ ہر فارم کے under کتنا رقبہ ہے، کیا اسے دیکھنے کے لئے بھی ہاؤس کی کوئی کمیٹی بنائی جائے گی کہ جواب واضح ہونا چاہئے؟

جناب قائم مقام سپیکر: شاہ صاحب! آپ سینئر پارلیمنٹیرین ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ جواب تسلی بخش نہیں ہے۔ ان فارمز پر قوم کا پیسا لگ رہا ہے لیکن یہ جواب دے کر ہاؤس کو مطمئن نہیں کیا جا سکتا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس پر بھی ایک پندرہ رکنی کمیٹی بنائی جاتی ہے جس میں اپوزیشن کے دوست بھی ہوں گے یعنی پارٹیوں کے تناسب کے حوالے سے ممبران کی تعداد ہو گی۔ چونکہ آپ نے بات کی ہے اس لئے آپ بیٹھ کر پندرہ دوستوں کا تعین کر لیں اور وہ تین فارمز کا visit کریں اور وہاں پر جو کچھ ہو رہا ہے اس کی رپورٹ within a week ہاؤس میں لے کر آئیں اور یہ اس ہاؤس کا right ہے۔ جو محکمے اس طرح نامکمل جواب بھیجتے ہیں وہ نہیں آنے چاہئیں یہ پندرہ رکنی کمیٹی بنے گی جو میں آج ہی بیٹھ کر announce کر دوں گا اور یہ کمیٹی اس بارے میں اگلے ہفتے تک ہاؤس کو apprise کرے گی۔

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: حسن مرتضیٰ صاحب نے کہا تھا کہ انہوں نے بات کرنی ہے۔ شاہ صاحب! ذرا ایک منٹ، پہلے منسٹر صاحب بات کر لیں۔

(اذان مغرب)

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گا کہ یہ بائیس تجرباتی farms ہیں جن میں تقریباً 35341 ایکڑ رقبہ ابھی تک غیر آباد پڑا ہوا ہے۔ بھکر کے علاقے میں ریگستان اور ٹیلے ہیں۔ 44 ہزار ایکڑ رقبہ زیر کاشت ہے جس میں سے تقریباً

22ہزار ایکڑ رقبہ یہ فارمز خود کاشت کرتے ہیں جبکہ باقی رقبہ پٹاداروں کے پاس ہے۔یہ درست ہے کہ پٹا کی رقم تھوڑی ہے۔ ملٹری فارم اوکاڑہ میں جو مزارعین ہیں وہ تو کچھ بھی نہیں دے رہے، وہ پٹا کی رقم دینے کے لئے بھی تیار نہیں ہیں۔وہاں پر امن وامان کا مسئلہ پیدا ہونے کی وجہ سے حکومت کو سوچ و بچار کرنی پڑ رہی ہے۔اس زمین کو کاشت کرنے والے مطالبہ کرتے ہیں کہ ہمیں اس زمین کے مالکانہ حقوق دیئے جائیں۔ایک ویٹرنری افسر سے یہ توقع نہیں کی جا سکتی کہ وہ اس زمین کو کاشت کرنے والوں کا مقابلہ کر سکے۔وہ لوگ جو کہ اس زمین کو کاشت کرتے ہیں، محنت کرتے ہیں ان کی condition مختلف ہوتی ہے۔میں مانتا ہوں کہ ان فارموں کے انچارج سرکاری ملازمین ہیں اور جس طرح سے ان زمینوں کی دیکھ بھال کی جاتی ہے اس پر ہماری کچھ reservations ہیں۔بہر حال محکمہ نے اس بارے میں خصوصی focus کیا ہوا ہے، میں نے اکثر فارموں کا خود visit کیا ہے۔بہت سی جگہوں پر بڑا اچھا کام بھی ہو رہا ہے۔مثلاً ہماری ساہیوال اور نیلی راوی کی breed ہے۔

تجرباتی فارم مویشیاں بھونیکی میں اچھی نسل کی تقریباً 400 بھینسیں تیار کھڑی ہیں۔ان فارموں میں جانوروں کی بہتر نسل پیدا کی جا رہی ہے اور ساہیوال نسل کی بھینس کو conserve کر کے آگے breeder حضرات کو بچھڑے دیئے جاتے ہیں۔اسی طریقے سے نیلی راوی نسل کو preserve کیا جاتا ہے۔ہمارے ان تجرباتی فارموں کا اصل مقصد اچھی نسل کے جانوروں کی breed کو improve کرنا ہے۔یہ farms ذرائع آمدنی کے لئے نہیں ہیں۔یہ تجارتی یا کمرشل farms نہیں ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ کی جو Standing Committee on Livestock & Dairy Development ہے اس کے ممبران اور کچھ ممبران کے نام ہم آج ہی آپ کو بتا دیں گے ان سب کو آپ نے مختلف فارموں کا visit کروانا ہے۔یہ کمیٹی اپنی رپورٹ کے بارے میں House کو apprise کرے گی۔اب اگلا سوال شیر علی خان صاحب کا ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! نماز مغرب کے لئے وقفہ کر دیں کیونکہ اس کا وقت بہت کم ہوتا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں سوال نمبر 4135 کے حوالے سے ایک ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شاہ صاحب! اس حوالے سے تو میں نے ایک کمیٹی بنا دی ہے۔آپ کو بھی اس کمیٹی میں شامل کیا جائے گا۔اب آپ ساری باتیں اس کمیٹی میں کر لیجئے گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اوقاف و مذہبی امور (جناب افتخار احمد خان): جناب سپیکر! شاہ جیونہ فارم میرے حلقے میں موجود ہے۔ سابق ایم این اے محترمہ عابدہ حسین کے پاس یہ زمین ہے۔ اس کا پٹا -/2500 روپے فی ایکڑ ہے۔ میں اسی زمین کو -/25000 روپے فی ایکڑ کے حساب سے لینے کے لئے تیار ہوں۔ اگر وزیر صاحب قوم کا فائدہ کرنا چاہیں تو یہ زمین مجھے پٹا پر دے دی جائے۔ مجھے یہ زمین پٹا پر الاٹ کر دی جائے تو میں اس کا قبضہ خود ہی لے لوں گا۔ بہت شکریہ

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! میں نے یہ زمین الاٹ کی ہے اور نہ ہی میں اس کی آمدن لے رہا ہوں۔ یہ فارم عرصہ دراز سے الاٹ چلے آ رہے ہیں۔ ملٹری فارم اوکاڑہ میں مزارعین قابض ہو گئے اور وہاں پر امن وامان کا سنگین قسم کا مسئلہ پیدا ہو گیا۔ اسی طرح سیڈ کارپوریشن خانیوال کے قابضین بٹائی بھی نہیں دیتے اور ٹھیکہ بھی نہیں دے رہے، وہاں ہزاروں لوگ اکٹھے ہو جاتے ہیں اور جلوس نکال لیتے ہیں جس کی وجہ سے امن وامان کا مسئلہ پیدا ہوتا ہے اور حکومت کو کچھ نرمی کرنی پڑتی ہے۔ اس میں حکومت کی کوئی بدنیتی شامل نہیں ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! جواب میں جو فہرست دی گئی ہے اس کے سیریل نمبر 10 اور 11 میں چنیوٹ اور جھنگ کے فارموں کا ذکر کیا گیا ہے تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ آج تک ان دونوں فارموں سے کتنے نر پیدا کئے گئے ہیں اور یہ آگے کتنے لوگوں کو نسل کشی کے لئے دیئے گئے ہیں؟ میں کہوں گا کہ وہاں پر تو ڈکیتی ہو رہی ہے۔ بڑے بڑے رقبے ہیں جو کہ اونے پونے داموں الاٹ کئے ہوئے ہیں۔ وہاں سے حکومت یا عوام کو کوئی فائدہ نہیں ہو رہا۔ ان رقبہ جات پر قابض لوگ اس زمین کو اپنی ملکیت سمجھتے ہیں۔ وزیر صاحب مجھے بتادیں کہ ان دو فارموں سے آج تک کتنے نر پیدا کئے جا چکے ہیں، وہ کن کن لوگوں کو دیئے گئے اور ان سے کتنی نسل کشی ہوئی ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! ہمارے چار S.P.U Centres ہیں جن کو Semen Production Units کہا جاتا ہے۔ ان units سے 2.2 ملین یعنی 22 لاکھ doses سالانہ semen تیار ہو رہا ہے۔ یہ ساہیوال نسل اور نیلی راوی نسل کا semen ہے اور یہ آگے cross breed میں کام آتا ہے۔ اس میں بہت زیادہ improvement ہوئی ہے۔ جانوروں کی نسل کو بہتر کرنے کے لئے خاصا کام ہو رہا ہے۔ اس میں خامیاں، کوتاہیاں موجود ہیں جن کو درست کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ اسی مناسبت سے میں ایک شعر عرض کروں گا کہ:

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

تو یہ ہماری سوسائٹی کا مسئلہ ہے۔ وہاں فارم پر جو افسران ہیں ان کو کافی زیادہ سزائیں بھی ہوئی ہیں اور ان کو جرمانے بھی کئے گئے ہیں۔ اس میں improvement کی کوشش کی جارہی ہے۔ آپ دیکھیں کہ ان Units سے سالانہ 2.2 million semen کی doses تیار ہو رہی ہیں۔ اسی طرح ساہیوال نسل کی conservation کے لئے جھنگ میں ایک سنٹر ہے اس سنٹر میں بھی بہت زیادہ کام ہو رہا ہے۔ اگر شاہ صاحب میرے ساتھ بیٹھیں تو میں ان کو تفصیل بتا دوں گا۔ حکومت کی طرف سے کوشش ہو رہی ہے بہر حال خامیاں اور کوتاہیاں اب بھی موجود ہیں اور میں نے اس کا پہلے بھی اعتراف کیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میرا خیال ہے کہ already اس بارے میں جو کمیٹی بن چکی ہے وہ سارے معاملات کو دیکھے گی اور اس کمیٹی میں حسن مرتضیٰ صاحب بھی شامل ہوں گے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! کیا آپ نے اسی سوال کے حوالے سے کمیٹی بنائی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ہاں۔ میں نے اسی سوال کے حوالے سے کمیٹی بنائی ہے۔ آپ شاید اس وقت سن نہیں سکے۔ آپ اس کمیٹی کے ممبر ہیں اور وہاں پر آپ یہ سب کچھ discuss کر لیجئے گا۔

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! شاہ صاحب کو علم ہے کہ یہ دونوں فارم سو فیصد پٹا پر ہیں، یہ دونوں فارم پٹادار ان کے پاس ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میرے سوال کا جواب منسٹر صاحب نے ابھی تک نہیں دیا۔ میں نے پوچھا تھا کہ ان فارموں سے آج تک کتنے نر پیدا ہوئے ہیں اور ان سے کتنی زیادہ production بڑھی ہے۔ ہمیں تو آج تک دو کلو سے زیادہ دودھ دینے والی گائے نہیں مل سکی۔

جناب قائم مقام سپیکر: شاہ صاحب! اب آپ تشریف رکھیں۔ یہ سب معاملات کمیٹی دیکھ لے گی۔ اب اگلا سوال شیر علی خان صاحب کا ہے۔

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 5139۔ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ٹھیک ہے۔ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

اٹک-شائین ٹریڈرز سے 18 لاکھ روپے کی خرید کی گئی اشیاء کی تفصیلات

*5139: جناب شیر علی خان: کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بارانی پروڈکشن ریسرچ انسٹیٹیوٹ اٹک میں بغیر ٹینڈر جاری کئے ایک ہی فرم شائین ٹریڈرز سے 18 لاکھ روپے کی مختلف اشیاء خریدی گئیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سیکرٹری لائیو سٹاک کی جانب سے انکوائری کمیٹی بنائی گئی جس کی رپورٹ آنے کے بعد ایک تین رکنی الگ کمیٹی بھی بنائی گئی جس نے پہلی انکوائری رپورٹ کو درست قرار دیا تھا اسکے بعد تمام ذمہ دار افراد کو شوکاز نوٹس جاری کئے اور بیانات قلمبند ہونے کے باوجود مزید کارروائی نہیں کی گئی؟

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو مزید کارروائی نہ کرنے کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ تقریباً 18 لاکھ روپے کا سامان شائین ٹریڈرز سے ٹینڈر کے بعد خرید کیا گیا اور اس کے لئے ضروری کارروائی مکمل نہیں کی گئی۔

(ب) یہ درست نہ ہے بلکہ انکوائری کی رپورٹ آنے پر حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی گئی۔ قصور داران کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے ڈائریکٹر خیری مورت کی پنشن و جی پی فنڈ ضبط کیا گیا ہے۔ اسسٹنٹ ریسرچ آفیسر کو جبراً ریٹائرڈ کیا گیا ہے دیگر چار افسران کو ملازمت سے برخاست کیا گیا اس طرح متعلقہ اہلکاران کو ریکوری بھی ڈالی گئی ہے۔

(ج) متعلقہ نہ ہے کیونکہ متعلقہ افراد کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جا چکی ہے۔

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! اس کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ انکوائری رپورٹ آنے پر حسب ضابطہ ان افسران کے خلاف کارروائی عمل میں لائی گئی ہے اور کچھ افسران کو برخاست بھی کیا گیا ہے۔ اسی طرح ان پر -/127,0000 روپے کی recovery ڈالی گئی ہے۔ یہ 22۔اپریل 2010 کا فیصلہ ہے۔ میرا پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا یہ recovery کر لی گئی ہے؟ میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ کیا محکمہ ان افسران کے خلاف فوجداری مقدمات درج کروانے کا ارادہ رکھتا ہے یا نہیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! بارانی پروڈکشن ریسرچ انسٹیٹیوٹ اٹک کے حوالے سے شکایت تھی کہ وہاں پر کچھ اشیاء مروجہ طریق کار سے ہٹ کر خریدی گئی ہیں۔ عرض یہ ہے کہ وہاں پر جو اشیاء خریدی گئیں ان کو باقاعدہ اخبارات میں advertise کیا گیا اس اشتہار کی کاپی میرے پاس موجود ہے۔ یہ اشتہار "جنگ" اور "نوائے وقت" میں دیئے گئے تھے۔ اس کے بعد کچھ اشیاء جن میں کمپیوٹر، یاماہا موٹر سائیکلیں اور ادویات خریدی گئی تھیں۔ اس حوالے سے ڈاکٹر قربان حسین نے 20-06-08 کو report کیا کہ وہاں پر بدعنوانی ہوئی ہے اس پر ڈاکٹر عرفان زاہد نے باقاعدہ انکوائری initiate کی ہے۔ اُس وقت سیکرٹری لائیو سٹاک اسلم حیات صاحب تھے انہوں نے باقاعدہ اس معاملے کی انکوائری شروع کروائی۔ 12-7-2008 کو یہ انکوائری شروع ہوئی اور اس انکوائری کے نتیجے میں یہ ثابت ہوا کہ یہاں پر سامان اور feed کی خریداری میں بہت زیادہ کرپشن ہوئی ہے۔ اس پر جب انکوائری رپورٹ آئی تو سیکرٹری لائیو سٹاک نے personal hearing کے بعد ان افسران کو مختلف penalties دیں۔ میرے پاس تفصیل موجود ہے، پوری انکوائری رپورٹ موجود ہے تو مختلف الزامات کے ساتھ ان کے جو head ڈاکٹر خدا بخش تھے ان کی پنشن اور جی پی فنڈ وغیرہ ضبط کر لیا گیا، کچھ دوسرے افسران واہلکاران کو retire compulsory کر دیا گیا اور میرے پاس اُن افسران کے نام بھی موجود ہیں۔ اُس کے بعد وہ افسران چیف سیکرٹری صاحب کے پاس اپیل میں گئے تو انہوں نے اُن کی اپیل خارج کر دی۔ اب Service Tribunal کے چیئرمین جسٹس (ر) ارشد جہانگیر صاحب کے پاس اُن کی اپیل چل رہی ہے تو اُن کی اپیل کے حتمی فیصلے کے بعد ہی اُن کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: محکمے نے تو کارروائی کر دی ہے لیکن اس وقت وہ معاملہ عدالت میں پڑا ہوا ہے لہذا وہ matter sub-judiced ہے۔

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! انہوں نے اس سوال کے جواب میں اس کا ذکر نہیں کیا تھا۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ اب اگلا سوال بھی جناب شیر علی خان صاحب کا ہے۔

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 5141 ہے۔

بارانی پروڈکشن انسٹیٹیوٹ اٹک۔منظوری کے بغیر درختوں کی کٹائی کی تفصیلات

*5141: جناب شیر علی خان: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بارانی پروڈکشن انسٹیٹیوٹ اٹک میں درختوں کی کٹائی میں غیر قانونی طریقہ اپنایا گیا اور 135 درختوں کی نیلامی بغیر کسی ٹینڈر کے کر دی گئی اور 317 درختوں کی کٹائی کی منظوری حاصل کرنے کے بعد موقع سے 736 درختوں کو کٹوا دیا گیا؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا متعلقہ افسران کے خلاف کوئی انکوائری کی گئی، اگر ہاں تو اس کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں، متعلقہ افسران کے خلاف باقاعدہ طور پر انکوائری کر کے مختلف سزائیں دی گئیں۔ انکوائری کے نتیجہ میں کل 15 افسران / اہلکاران کو برخواستگی از ملازمت و ریکوری کی سزائیں دی گئیں۔

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے اس کے اندر کوئی recovery کی ہے یا نہیں کی؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اولکھ صاحب!

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! وہاں ایک نئے ڈائریکٹر ڈاکٹر قربان گئے تھے انہوں نے اطلاع کی تھی کہ وہاں پر misappropriation and embezzlement ہوئی ہے جس پر inquiry initiate کی گئی تھی تو وہاں پر کمپیوٹر، موٹر سائیکلیں اور دیگر اشیاء خریدی گئی تھیں اور اس کے ساتھ ساتھ وہاں پر درختوں کی نیلامی بھی کی گئی تھی۔ پہلے انہوں نے 67 درختوں کی نیلامی ظاہر کی جبکہ موقع پر 80 درخت نیلام کئے گئے۔ 18۔ نومبر 2008 کو "نوائے وقت" میں اشتہار دے کر 8 لاکھ روپے میں 250 درختوں کی نیلامی ظاہر کی گئی جبکہ موقع پر 656 درخت نیلام کئے گئے اس پر بھی inquiry ہوئی تو ان کیسوں کے حوالے سے بھی وہی process

ہوا ہے اور وہی 15 افسران واہلکاران تھے جن کے خلاف کارروائی ہوئی ہے تو وہ نوکری سے dismiss ہوئے ہیں،اُن پر recovery ڈالی گئی ہے اور یہ کیس بھی Service Tribunal میں ہے۔

محترمہ انجم صفدر:جناب سپیکر!پچھلے دونوں سوالوں کے جواب میں لکھا گیا ہے کہ افسران واہلکاران کو recovery کی سزائیں دی گئیں کیا ان افسران و اہلکاران سے کوئی recovery ہوئی اور اگر recovery ہوئی تو کتنی ہوئی؟

جناب قائم مقام سپیکر:جی،اولکھ صاحب!

وزیرامور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ):جناب سپیکر!ان میں مختلف سزائیں تھیں۔ڈاکٹر خدا بخش وہاں کے ڈائریکٹر تھے وہ ریٹائر ہو گئے تو اُن کی GP and pension fund وغیرہ ضبط کر لیا گیا ہے باقی لوگوں کو compulsory retire کیا گیا ہے اور سب لوگوں پر recovery ڈالی گئی ہے۔یہاں تو recovery کی رقم 18 لاکھ روپے لکھی ہوئی ہے لیکن یہ recovery ایک کروڑ 27 لاکھ روپے کی بنی ہے چونکہ یہ سارا معاملہ عدالت میں چلا گیا ہے جب وہاں سے فیصلہ ہوگا تب اُن سے recovery ہوگی۔

جناب قائم مقام سپیکر:اب اگلا سوال جناب علی حیدر نور خان نیازی!

ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا:جناب سپیکر!On his behalf Question No. 5586 ہے۔

(معزز ممبر نے جناب علی حیدر نور خان نیازی کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا۔)

نئے مویشی فارمز بنانے کی تفصیلات

*5586:جناب علی حیدر نور خان نیازی:کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ نے 09-2008 اور 10-2009 کے دوران کن کن اضلاع میں نئے مویشی فارمز بنائے؟

(ب) کیا محکمہ آئندہ بجٹ میں نئے مویشی فارمز بنانے کے لئے فنڈز مختص کر رہا ہے اگر نہیں تو کیوں؟

(ج) مذکورہ بالا عرصہ کے دوران کتنے پولٹری فارمز مزید بنائے گئے اور کہاں کہاں؟

(د) مذکورہ عرصہ میں محکمہ کو کل کتنی آمدن ہوئی اور کتنے اخراجات ہوئے، اگر اخراجات زیادہ ہوئے تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) محکمہ ہذا نے سال 10-2009 کے دوران علاقہ چولستان (ضلع بہاولپور، بہاولنگر) میں پانچ کمیونٹی فارمز کی تعمیر کی ہے جو کہ تکمیل کے آخری مراحل میں ہیں۔

(ب) محکمہ آئندہ بجٹ میں مویشی فارمز بنانے کے لئے کوئی فنڈز مختص نہیں کر رہا کیونکہ محکمہ پرائیویٹ لائیو سٹاک فارمنگ کے لئے زمینداروں کی ترغیب اور حوصلہ افزائی کر رہا ہے۔

(ج) مذکورہ بالا عرصہ کے دوران کوئی نیا سرکاری پولٹری فارم نہیں بنایا گیا۔

(د) محکمہ ہذا کی سال 09-2008 اور 10-2009 کے دوران آمدن اور اخراجات کی سالانہ تفصیل درج ذیل ہے:-

سال	آمدن (ملین روپے)	اخراجات (ملین روپے)
2008-09	459.552	1079.47
2009-10	501.966	1192.35

چونکہ محکمہ تجارتی بنیادوں پر کام نہیں کر رہا بلکہ زمینداروں کی بھلائی کے لئے ریسرچ اور سہولیات مہیا کر رہا ہے اس لئے محکمہ ہذا میں ہونے والی آمدن سے اخراجات زیادہ ہیں۔

ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا: جناب سپیکر! اس سوال کے جواب کے جز (الف) میں لکھا ہوا ہے کہ "علاقہ چولستان (ضلع بہاولپور، بہاولنگر) میں پانچ Community Farms کی تعمیر کی گئی ہے۔" اس پر میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ان farms میں کس خاص نسل کے جانور رکھے جائیں گے اور ان فارموں کا کل کتنا رقبہ ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اولکھ صاحب!

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! یہ 500/500 ایکڑ کے پانچ فارمز بنانے تھے، چیف منسٹر پنجاب نے ان فارمز کے لئے خصوصی طور پر 641 ملین روپے فراہم کئے اور ان میں سے 10-2009 میں 161 ملین روپے release ہوئے ہیں اور سال 11-2010 کے لئے 122 ملین روپے release ہو چکے ہیں۔ وہاں پر چیف منسٹر صاحب نے خود جا کر ایک فارم کا افتتاح کیا ہے، میں بھی اُن کے ساتھ گیا تھا۔ وہاں پر پچیس لوگوں کا ایک گروپ ہوگا، ہر بندہ

دس دس جانور لے کر آئے گا اور ان فارمز میں چولستانی نسل کے جانوروں کی conservation کی جائے گی۔ ان فارمز میں شمسی توانائی کے ذریعے پانی کے پمپ چلائے جائیں گے، Bio Gas Plant ہوگا، شمسی chiller بنائے جائیں گے تو اس طرح سے یہ فارمز under process ہیں ان فارمز میں تقریباً 250 ایکڑ پر چارہ کاشت بھی ہو چکا ہے۔ یہ farms وہاں کی local community کے لئے بنائے گئے ہیں جس میں ان کی partnership ہوگی اور اس کا منافع ان لوگوں کو دیا جائے گا۔

محترمہ انجم صفدر: جناب سپیکر! اس سوال کے جواب کے جز (د) میں محکمہ ہذا کی سال 09-2008 اور 10-2009 کے دوران آمدن اور اخراجات کی سالانہ تفصیل درج کی ہے جس کے بعد انہوں نے کہا ہے "چونکہ محکمہ تجارتی بنیادوں پر کام نہیں کر رہا بلکہ زمینداروں کی بھلائی کے لئے ریسرچ اور سہولیات مہیا کر رہا ہے اس لئے محکمہ ہذا میں ہونے والی آمدن سے اخراجات زیادہ ہیں۔" میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ آپ اتنے زیادہ رقبہ پر لوگوں کی بھلائی کے لئے جانور رکھ کر اور پولٹری فارم کھول کر ریسرچ کر رہے ہیں تو اتنا بڑا research area بنانے کی کیا ضرورت ہے جہاں پر آمدن کم اور اخراجات زیادہ ہیں اور محکمہ اس کو کیسے balance کرے گا؟

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آپ کو پتا ہے کہ research کے اوپر پیسا رکھنا چاہئے اور میرے خیال میں پہلے ایک سوال پر ایک بات ہوئی تھی تو اس پر ہم نے ایک کمیٹی بنا دی ہے وہ کمیٹی اس معاملے کو بھی دیکھ لے گی۔

محترمہ انجم صفدر: جناب سپیکر! اگر آپ پوری دنیا کا survey کریں تو جہاں پر research work ہو رہا ہے وہاں کی آمدنی زیادہ ہے اور اخراجات کم ہیں تو پاکستان میں اس قسم کے محکمے ہی کیوں بنائے جاتے ہیں جہاں پر اخراجات ہی اخراجات ہوتے ہیں کیا ہماری معیشت ان اخراجات کو برداشت کر سکتی ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! میں عرض کروں کہ ہمارے محکمہ زراعت میں Punjab Agriculture Research Board ہے ہم نے 64 کروڑ روپے کے پراجیکٹس، پراجیکٹ منیجرز کو الاٹ کئے ہیں لیکن وہاں سے ایک روپیہ بھی نہیں آیا تو فصلات اور جانوروں کی improvement کے لئے research پر پیسا خرچ کرنا پڑتا ہے مثال کے طور پر گندم سے زیادہ پیداوار لینے کے لئے نئی variety تیار کرنا اور پھر بارانی علاقوں کے لئے variety تیار کرنا، گنے میں زیادہ چینی والی variety تیار کرنا تو اس قسم کی research پر دنیا اربوں کھربوں روپیہ خرچ کر رہی ہے جبکہ ہم ان کے مقابلے میں کچھ بھی خرچ نہیں کر رہے۔ Agriculture & Live

Stock Farms میں research ہو گی تو ہماری پیداوار بڑھے گی جس سے ہماری آمدنی بڑھے گی اور ملک خوراک میں خود کفیل ہو گا لہذا research پر آمدنی نہیں ہوتی بلکہ اخراجات ہی ہوتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ اب اگلا سوال بھی جناب علی حیدر نور خان نیازی صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اور کسی معزز ممبر نے ان کے behalf پر بھی سوال نہیں کیا لہذا سوال نمبر 5587 disposed of۔ اس کے بعد اگلا سوال محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ کا ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! سوال نمبر 6238 ہے۔

گجرات، سرکاری ڈیری فارمز کی تعداد و تفصیل

*6238: **محترمہ خدیجہ عمر:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات میں حکومت کے ڈیری فارم کل کتنے ہیں؟

(ب) ہر ڈیری فارم میں بھینسوں اور گائے کی تعداد کیا ہے، ان میں دیسی گائے کتنی ہیں اور ولائیتی کتنی ہیں؟

(ج) کتنی بھینس اور گائے ہر سال نیلام کی جاتی ہیں، کتنی بھینس اور گائے نئی خریدی جاتی ہیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) ضلع گجرات میں حکومت کا کوئی ڈیری فارم نہ ہے۔

(ب) غیر متعلقہ ہے۔

(ج) غیر متعلقہ ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! انہوں نے جواب میں لکھا ہے کہ ضلع گجرات میں کوئی ڈیری فارم نہیں ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ وزیر موصوف ضلع گجرات میں ڈیری فارم بنانے کا کوئی ارادہ رکھتے ہیں اور انہوں نے اس بجٹ میں اس کے لئے کوئی funds مختص کئے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اولکھ صاحب!

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ فارم وہاں بنتے ہیں جہاں پر کوئی state land موجود ہو، گجرات میں as such کوئی ایسی state land

موجود نہیں ہے لیکن وہاں پر تقریباً سینتیس پرائیویٹ فارم موجود ہیں تو میرے خیال میں وہاں پر گورنمنٹ فارم بنانا کوئی اچھا تجربہ نہیں رہا اور وہاں پر state land بھی نہیں ہے۔ اگر وہاں state land ہوتی تو پھر فارم بنائے جاتے۔ لائیو سٹاک فارم وہاں بنائے جاتے ہیں جہاں state land موجود ہو۔

جناب قائم مقام سپیکر: اب اگلا سوال رانا آصف محمود صاحب کا ہے۔

ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا: جناب سپیکر! On his behalf سوال نمبر 6293 ہے۔ (معزز ممبر نے رانا آصف محمود کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا۔)

ضلع سیالکوٹ، محکمہ کے ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

***6293: رانا آصف محمود:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع سیالکوٹ میں محکمہ ہذا کے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ب) ضلع ہذا کے سال 09-2008 اور 10-2009 کے اخراجات بتائیں؟

(ج) ضلع ہذا میں محکمہ کے پاس کتنی سرکاری گاڑیاں ہیں، یہ گاڑیاں کس کس ماڈل کی ہیں اور ان کی قیمت خرید کیا ہے، یہ گاڑیاں کس کس کے زیر استعمال ہیں؟

(د) ان گاڑیوں کے سال 09-2008 اور 10-2009 کے مرمت اور پٹرول و ڈیزل کے اخراجات بتائیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) ضلع سیالکوٹ میں محکمہ لائیو سٹاک کے 205 ملازمین کام کر رہے ہیں۔

(ب) ضلع ہذا میں 09-2008 اور 10-2009 میں کئے گئے جملہ اخراجات درج ذیل ہیں:۔

2008-09	2009-10
43475120/-	39132282/-

(ج) ضلع ہذا میں محکمہ کے پاس موجود چھ گاڑیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

ماڈل	قیمت خرید	کیفیت استعمال
1- 1993 (نسان پک اپ SLH-529)	385,000/-	یہ گاڑی محکمہ نے ضلع ہذا میں ٹرانسفر کی اور ڈسٹرکٹ لائیو سٹاک آفیسر کے زیر استعمال ہے۔
2- 1993 (نسان پک اپ LPT-502)	385,000/-	یہ گاڑی محکمہ نے ضلع ہذا میں ٹرانسفر کی اور ڈپٹی ڈسٹرکٹ لائیو سٹاک آفیسر کے زیر استعمال ہے۔

3- 2008 (ٹویوٹاہائی لکس STG-08-1038)	1,680,000/-	بطور موبائل ویٹرنری ڈسپنسری تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال ڈسکہ کے انچارج کے زیر استعمال ہے۔
4- 2008 (ٹویوٹاہائی لکس STG-08-1039)	1,680,000/-	بطور موبائل ویٹرنری ڈسپنسری تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال پسرور کے انچارج کے زیر استعمال ہے۔
5- 2008 (ٹویوٹاہائی لکس STG-08-1040)	1,680,000/-	بطور موبائل ویٹرنری ڈسپنسری تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال سیالکوٹ کے انچارج کے زیر استعمال ہے۔
6- 2008 (ٹویوٹاہائی لکس STG-08-1041)	1,680,000/-	بطور موبائل ویٹرنری ڈسپنسری تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال سمبڑیال کے انچارج کے زیر استعمال ہے۔

(د) ان گاڑیوں کی مرمت اور پٹرول وڈیزل کے اخراجات کی تفصیل درج ہیں:-

	سال 2008-09	سال 2009-10
مرمت خرچہ	153,764/- روپے	52,890/- روپے
پٹرول خرچہ	992,707/- روپے	366,989/- روپے

ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا: جناب سپیکر! اس کے جز (د) میں 09-2008 اور 10-2009 میں پٹرول اور مرمت کا خرچہ بتایا گیا ہے۔ محکمہ لائیو سٹاک اتنا خرچ کر کے کتنا فائدہ اٹھا رہا ہے اگر کوئی فائدہ ہو رہا ہے تو ٹھیک ہے نہیں تو لاکھوں کے حساب سے گاڑیوں پر خرچہ کرنے کی بجائے گاڑیوں کی تعداد کم نہیں کی جا سکتی؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر لائیو سٹاک!

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! کچھ گاڑیاں 1993 ماڈل اور کچھ 2008 ماڈل کی بھی ہیں۔ انہوں نے پورے ضلع میں لائیو سٹاک کے لئے کام کرنا ہوتا ہے اور جانوروں کے علاج معالجہ کے لئے مختلف فارموں میں جانا ہوتا ہے اس لئے یہ اخراجات ہوئے ہیں۔ اگر یہ تسلی کرنا چاہیں گی تو اخراجات کا ریکارڈ ان کو دکھا دیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ نے آگے وضاحت کی ہوئی ہے اور میرے خیال میں گاڑیوں کی تعداد کم ہی ہے۔

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! ان میں چار گاڑیاں موبائل ڈسپنسری کے طور پر کام کر رہی ہیں جو دیہاتوں میں جاتی ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ٹھیک ہے۔ اب اگلا سوال جناب آصف بشیر بھاگٹ صاحب کا ہے۔

جناب اعجاز احمد خان: جناب سپیکر! On his behalf سوال نمبر 6296 ہے۔(معزز ممبر نے جناب آصف بشیر بھاگٹ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا۔)

ضلع منڈی بہاؤالدین، فنکشنل اور نان فنکشنل ہسپتالوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*6296: جناب آصف بشیر بھاگٹ: کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع منڈی بہاؤالدین میں کتنے ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسریاں فنکشنل اور کتنے نان فنکشنل ہیں؟

(ب) جن ہسپتالوں میں عملہ کی تعداد کم ہے اس کمی کو کب تک پورا کر دیا جائے گا؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) ضلع منڈی بہاؤالدین میں تمام ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسریاں فنکشنل ہیں۔

(ب)

1- گزیٹڈ اسامیاں بذریعہ پنجاب پبلک سروس کمیشن پر ہوتی ہیں۔ان اسامیوں کو پر کرنے کے لئے پنجاب پبلک سروس کمیشن کا رزلٹ آگیا ہے اور بھرتی کا عمل جاری ہے۔

2- سکیل نمبر 6 تا 16 تک کی اسامیوں پر صوبائی حکومت نے بھرتی پر پابندی عائد کی ہوئی ہے۔

3- سکیل نمبر 1 تا 5 کی اسامیوں کی بھرتی انڈر پراسس ہے جو کہ فروری 2011 کے آخری ہفتے تک مکمل ہو جائے گی۔

جناب اعجاز احمد خان: جناب سپیکر! جز (ب) کے جواب میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ سکیل نمبر 6 تا 16 تک اسامیوں پر صوبائی حکومت نے بھرتی پر پابندی عائد کی ہوئی ہے کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ بھرتی پر پابندی کب تک ختم ہو جائے گی اور کب محکموں میں ملازمین کی جو ضرورت ہے وہ پوری ہو سکے گی؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! جہاں تک ویٹرنری آفیسر کا سوال ہے تو روزنامہ "جنگ" 10-07-11 میں پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے اشتہار دیا گیا تھا اور اب کمیشن کی جانب سے نتائج آچکے ہیں۔اب 130 ویٹرنری آفیسر بھرتی کئے جا رہے ہیں۔اس کے علاوہ درجہ چہارم کے ملازمین ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے اشتہار دے کر بھرتی کرنے ہوتے ہیں۔اس وقت سکیل نمبر 6 سے 16 تک بھرتی پر پابندی ہے جونہی پابندی ختم ہو گی تو ملازمین بھرتی کر لئے جائیں گے۔

جناب اعجاز احمد خان: جناب سپیکر! حکومت بھرتی پر پابندی کو کب تک ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! سکیل نمبر 1 تا 5 DCO کے ذریعے بھرتی ہو رہی ہے اور contract policy کا ایک طریق کار بنا ہوا ہے۔ اس کے علاوہ سکیل نمبر 6 تا 16 جونہی وسائل دستیاب ہوں گے ان اسامیوں پر بھرتی کی جائے گی۔ ابھی وسائل کی کمی ہے اس لئے وہاں بھرتی نہیں کی جا رہی۔

ملک اعتبار خان: جناب سپیکر! کیا وزیر موصوف یہ بتا سکتے ہیں کہ 1 تا 5 سکیل میں بھرتی کسی مخصوص ضلع میں کر سکتے ہیں یا تمام اضلاع میں DCO کر سکتے ہیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! پنجاب کے تمام اضلاع میں 1 تا 5 سکیل میں بھرتی پر کوئی پابندی نہیں ہے تاہم مقامی طور پر DCO اشتہار دے کر بھرتی کر سکتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس کا مطلب ہے کہ 1 تا 5 تک بھرتی پر پابندی نہیں ہے جہاں ضرورت ہو وہاں DCO بھرتی کر سکتا ہے۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع میانوالی، ویٹرنری ڈسپنسریوں / ہسپتالوں میں سٹاف کی تفصیلات

*5587: جناب علی حیدر نور خان نیازی: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع میانوالی میں ویٹرنری ڈسپنسریوں / ہسپتالوں میں ضرورت کے مطابق سٹاف نہ ہے، اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

(ب) مذکورہ ڈسپنسریوں/ہسپتالوں میں کون کون سی اسامیاں کتنے کتنے عرصہ سے خالی ہیں، ان کو کب تک پر کر دیا جائے گا؟

(ج) محکمہ مذکورہ ضلع میں دودھ کی پیداوار بڑھانے کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھا رہا ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) یہ درست ہے کہ ضلع میانوالی میں ویٹرنری ہسپتالوں/ڈسپنسریوں میں ضرورت کے مطابق سٹاف نہ ہے کیونکہ ویٹرنری آفیسر کی 4 اور درجہ چہارم کی 28 اسامیاں خالی ہیں۔ ویٹرنری آفیسرز کی تقرری بذریعہ پبلک سروس کمیشن ہوتی ہے جبکہ درجہ چہارم کی اسامیوں پر بھرتی کا اختیار متعلقہ ضلعی حکومت کے پاس ہے۔

(ب) مذکورہ ڈسپنسریوں/ہسپتالوں میں ویٹرنری آفیسر کی 4 اسامیاں عرصہ چار سال سے خالی ہیں ان اسامیوں کو پر کرنے کے لئے پنجاب پبلک سروس کمیشن نے انٹرویوز لے لئے ہیں اور بھرتی کا عمل جاری ہے۔

درجہ چہارم کی 28 درج ذیل اسامیاں 2 سال سے خالی ہیں:-

چوکیدار	7
خاکروب	15
نائب قاصد	1
ماشکی	5

ان اسامیوں پر بھرتی رواں مالی سال میں متوقع ہے۔

(ج) محکمہ لائیو سٹاک مذکورہ ضلع میں دودھ کی پیداوار بڑھانے کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات اٹھا رہا ہے:-

1. جناب وزیر اعلیٰ پنجاب کی ہدایات کے مطابق Pro-poor سکیم چلائی جا رہی ہے جس سے 13833 غریب فارمر حضرات مستفید ہو رہے ہیں اور ان کے جانوروں کا علاج فری ہو رہا ہے۔ جانوروں کو حفاظتی اور نسل کشی کے ٹیکے فری لگائے جا رہے ہیں، کرم کش ادویات بلا معاوضہ پلائی جا رہی ہیں اور جانوروں کی غذائی ضروریات پورا کرنے کے لئے فری ونڈا تقسیم کیا جا رہا ہے۔
2. بریڈ امپرووومنٹ کے ذریعے جانوروں کی نسل کو بہتر کیا جا رہا ہے۔
3. کرم کش ادویات کے باقاعدہ استعمال کے ذریعے جانوروں کی صحت کو بہتر سطح پر رکھا جاتا ہے جس سے دودھ کی پیداوار میں اضافہ کرنے میں مدد ملتی ہے۔
4. حفاظتی ٹیکہ جات کے ذریعے جانوروں کو بیماریوں سے محفوظ کیا جا رہا ہے۔

5. لائیوسٹاک فارمرز کو جانوروں کی متوازن خوراک کی اہمیت سے آگاہ کیا جاتا ہے۔
6. پرائیویٹ ڈیری فارم بنانے کے لئے زمینداروں کو ترغیب اور ضروری تربیت دی جاتی ہے جس کے لئے تربیتی پروگرام، فارمرز ڈے اور سکولوں میں لیکچرز کا اہتمام کیا جاتا ہے۔
7. لائیوسٹاک فارمرز کو جانوروں کی افزائش کے جدید طریقوں سے روشناس کروانے کے لئے لٹریچر بلا معاوضہ تقسیم کیا جاتا ہے۔
8. سال 2006 میں جانوروں کی بیماریوں کی بروقت تشخیص کے لئے ضلعی تشخیصی لیبارٹری قائم کی گئی ہے۔

سرگودھا۔ تجرباتی فارم مویشیاں کے رقبہ، پٹاجات اور آمدن کی تفصیل

*6304: **محترمہ زوبیہ رباب ملک**: کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تجرباتی فارم مویشیاں خضرآباد (سرگودھا) کا 6040 ایکڑ رقبہ پٹا پر دیا گیا ہے؟

(ب) یہ رقبہ کب پٹا پر دیا گیا ہے اس رقبہ سے حکومت کو سال 08۔2007، 09۔2008 اور 10۔2009 کے دوران کتنی آمدن ہوئی؟

(ج) یہ رقبہ فی ایکڑ کتنی رقم میں پٹا پر کس مجاز اتھارٹی کی اجازت سے دیا گیا؟

(د) کتنی رقم حکومت نے کس کس پٹادار سے وصول کرنی ہے ان کے نام، پتہ جات اور ان کے پاس کتنا رقبہ ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) یہ درست ہے کہ گورنمنٹ لائیوسٹاک تجرباتی فارم مویشیاں خضرآباد ضلع سرگودھا کا 6040 ایکڑ رقبہ پٹا پر دیا گیا ہے۔

(ب) حکومت پنجاب نے 1976 میں خضر حیات ٹوانہ کی وفات کے بعد لیز پر دیا گیا رقبہ اپنے قبضہ میں لیا اور 1980 میں لائیوسٹاک تجرباتی فارم کا باقاعدہ آغاز ہوا اور اسی کے ساتھ خضر حیات ٹوانہ کے تمام مزارعین فارم کو ٹرانسفر کئے گئے اس رقبہ سے موصولہ آمدن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

سال	آمدن (روپے)
2007-08	9221717/-
2008-09	10254484/-
2009-10	10870084/-

(ج) پٹانامہ کی شرط نمبر 6 کے مطابق سرکاری اراضی کے سالانہ ٹھیکہ کی شرح کا تعین ایک کمیٹی کرتی ہے جو کہ مہتمم فارم، محکمہ مال کے آفیسر اور علاقہ کے ڈپٹی ڈائریکٹر زراعت پر مشتمل ہوتی ہے اور تعین کردہ ٹھیکہ کی باقاعدہ منظوری ڈائریکٹر لائیو سٹاک فارمز پنجاب سے لی جاتی ہے۔ تین سال کی شرح ٹھیکہ درج ذیل ہے:-

سال	شرح پٹا بارانی رقبہ فی ایکڑ	شرح پٹا نہری رقبہ فی ایکڑ
2007-08	1350/- روپے	1800/- روپے
2008-09	1485/- روپے	1980/- روپے
2009-10	1635/- روپے	2180/- روپے

(د) تفصیل درج ذیل ہے:-

نام یونٹ	2005-06	2006-07	2007-08	2008-09	2009-10	کل رقم روپے
کالرہ	-	30297	179235	716900	1742595	2669027/-
چک عمر	22849	34823	143697	416603	865953	1483925/-
میگھ کدھی	-	-	-	17542	72768	90310/-
مانگے والا	-	-	142771	645093	1375652	2163516/-
حیات پور	38969	52913	138414	1128386	1826424	3185105/-
کل رقم	61818	118033	604117	2924524	5883392	9591884/-

کل رقم بقایا 9591884/- روپے

سرگودھا-ویٹرنری ہسپتالوں سے متعلقہ تفصیلات

*6305: **محترمہ زوبیہ رباب ملک:** کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سرگودھا میں کتنے ویٹرنری ہسپتال کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان ویٹرنری ہسپتالوں کے سال09۔2008اور10۔2009کے اخراجات بتائیں؟

(ج) ان ہسپتالوں میں ویٹرنری آفیسرز کی اسامیاں کتنی ہیں، کتنی خالی ہیں؟

(د) ان ہسپتالوں میں کس کس کی عمارت کرایہ کی ہے؟

(ہ) کیاان ہسپتالوں میں ضروری طبی آلات اورادویات ہیں؟

وزیرامور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) ضلع سرگودھامیں کل اکتیس ویٹرنری ہسپتال ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

1	سرگودھا	2	چک نمبر46جنوبی	3	چوکیرہ
4	چک نمبر114جنوبی	5	شاہین آباد	6	لکسین
7	بھیرہ	8	کوٹ مومن	9	گوندل
10	کوٹ چوغطہ	11	فروکہ	12	دھریمہ
13	آسیانوالہ	14	بھاگٹانوالہ	15	بھک میک
16	شاہ نکڈر	17	پھلروان	18	سردارپورنون
19	مڈھ رانجھا	20	جاوریاں	21	ساہیوال
22	جھانیاں شاہ	23	چک نمبر22شمالی	24	چک نمبر103شمالی
25	چک نمبر75جنوبی	26	سلانوالی	27	بھلوال
28	میانی	29	بچہ کلاں	30	شاہپور
31	جلالپورجدید				

(ب) ان ویٹرنری ہسپتالوں کے سال09-2008اور10-2009کے اخراجات درج ذیل ہیں۔

سال09-2008 19302594/-

سال10-2009 28926725/-

(ج) ضلع سرگودھامیں ویٹرنری آفیسرز کی کل اکتیس اسامیاں ہیں اوراس وقت کوئی اسامی خالی نہ ہے۔

(د) کسی بھی ہسپتال کی عمارت کرایہ کی نہ ہے۔

(ہ) جی ہاں!ان ہسپتالوں میں ضروری طبی آلات اورادویات موجودہیں۔

ضلع قصور۔ڈیری فارمز کی تعدادودیگر تفصیلات

*6320: محترمہ شگفتہ شیخ: کیاوزیرامور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع قصور میں کتنے ڈیری فارمز،پولٹری فارمز ہیں، کتنے سرکاری اور کتنے پرائیویٹ ہیں؟

(ب) ضلع قصور میں کل کتنے ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسریاں ہیں؟

(ج) ڈیری فارم اور پولٹری فارم بنانے کے لئے حکومت کن کن شرائط پر قرضہ فراہم کرتی ہے اور کتنی مالیت کا قرضہ دیتی ہے؟

(د) گورنمنٹ تجرباتی فارم رکھ بھونیکی کتنے رقبہ پر مشتمل ہے، کتنا سٹاف اور کس کس گریڈ کا تعینات ہے؟

(ہ) ضلع قصور میں لائیو سٹاک کی ترقی کے لئے محکمہ کیا اقدامات اٹھا رہا ہے؟

(و) مذکورہ ضلع میں جانوروں کے علاج کے لئے کیا محکمہ نے موبائل یونٹ بھی قائم کر رکھے ہیں اور کتنے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) ضلع قصور میں اس وقت 30 پرائیویٹ ڈیری فارم اور 862 کمرشل پولٹری فارم کام کر رہے ہیں جبکہ گورنمنٹ سیکٹر میں صرف ایک ڈیری فارم (تجرباتی ڈیری فارم، رکھ بھونیکی، پتوکی) میں کام کر رہا ہے۔

(ب) ضلع قصور میں 13 ویٹرنری ہسپتال اور 57 ویٹرنری ڈسپنسریاں کام کر رہی ہیں۔

(ج) حکومت ڈیری/پولٹری فارموں کے لئے کوئی قرضہ فراہم نہیں کرتی ہے۔ البتہ زرعی ترقیاتی بنک ڈیری/پولٹری فارموں کے لئے زرعی رقبے کی مالیت کے مطابق آسان اقساط پر قرضہ فراہم کرتا ہے۔

علاوہ ازیں محکمہ لائیو سٹاک پولٹری/ڈیری فارم بنانے کے خواہش مند حضرات کو تکنیکی رہنمائی فراہم کرتا ہے۔

(د) گورنمنٹ تجرباتی فارم رکھ بھونیکی 1079 ایکڑ رقبے پر مشتمل ہے۔ اس ادارہ میں 92 ملازمین تعینات ہیں جن کی گریڈ وار تفصیل حسب ذیل ہے:-

گریڈ	تعداد	گریڈ	تعداد
19	1	18	1
14	2	11	2
10	1	9	2
7	2	6	1
5	11	4	2
2	3	1	64

(ہ) مالی سال 07-2006 سے حکومت پنجاب نے سکیم سپورٹ سروسز کا اجراء کیا ہے جس کے تحت چار عدد موبائل ڈسپنسریاں قائم کر دی ہیں اور ہر یونین کونسل کی سطح پر ڈسپنسریاں قائم کی جا رہی ہیں۔ان ڈسپنسریوں کے تحت مویشی پال حضرات کے جانوروں کو بہتر علاج معالجہ کی سہولت میسر ہو جائے گی۔بروقت علاج معالجہ اور حفاظتی ٹیکہ جات کی وجہ سے گوشت اور دودھ کی پیداوار میں اضافہ ہوگا۔

(و) محکمہ ہذا نے تحصیل کی سطح پر چار عدد موبائل ڈسپنسریاں قائم کی ہیں جو کہ علاقہ کے لوگوں کے علاج معالجہ کی سہولت فراہم کرتی ہیں۔

ملتان،انسداد بے رحمی حیوانات کے کردہ چالانوں کی تعداد و تفصیل

*6343:جناب محمد یار ہراج: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم جنوری 2007 سے اب تک ضلع ملتان میں سوسائٹی برائے انسداد بے رحمی حیوانات نے کل کتنے چالان کئے اور کتنے عدالت میں پیش کئے؟

(ب) ان میں سے کتنے چالان جرمانہ کے بعد ختم ہو چکے ہیں اور کتنے چالان عدالت میں زیر التواء ہیں جو عدالت میں زیر التواء ہیں ان کا موجودہ status کیا ہے اور کب دائر ہوئے، کیا حکومت کی طرف سے عدالتوں میں مؤثر پیروی کا انتظام موجود ہے، تفصیل سے ایوان کو مطلع کیا جائے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) سوسائٹی برائے انسداد بے رحمی حیوانات نے یکم جنوری 2007 سے اب تک کل 4100 چالان کئے ہیں اور تمام 4100 چالان عدالت میں پیش کر دیئے ہیں۔

(ب) 1900 چالان جرمانے کے بعد ختم ہو چکے ہیں اور 2200 چالان عدالتوں میں زیر التواء ہیں۔ جو چالان زیر التواء ہیں ان کا موجودہ status یہ ہے کہ یہ چالان یکم جنوری 2007 سے اب تک متعدد بار عدالتوں میں پیش کئے گئے ہیں۔

ملتان میں تعینات انسداد بے رحمی حیوانات کا انسپکٹر (SPCA) ان چالانوں کی پیروی کرتا ہے۔

گوشت کی کمی کو پورا کرنے کے لئے حکومتی اقدامات

*6344: جناب محمد محسن خان لغاری: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب کے ہر بڑے شہر میں خصوصاً اور چھوٹے شہروں میں عموماً گوشت بہت مہنگا اور بیمار و لاغر جانوروں کا مہیا کیا جارہا ہے جس کی بنیادی وجہ جانوروں کی شدید کمی ہے؟

(ب) آئندہ دو سالوں کے لئے محکمہ نے ڈیری ڈویلپمنٹ کے کون کونسے منصوبے شروع کرنے کا پروگرام بنایا ہے ہر منصوبہ میں کتنے جانور رکھنے / پالنے کی گنجائش ہو گی اور پرائیویٹ سیکٹر کی حوصلہ افزائی کے لئے کیا کیا سہولیات مہیا کی جارہی ہیں، تفصیل بیان فرمائیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) یہ درست ہے کہ گوشت جانوروں کی شدید کمی کی وجہ سے مہنگا ہو رہا ہے۔ بلکہ جانوروں کی افزائش پر اٹھنے والے اخراجات جن میں سبز چارہ کی مہنگائی بوجہ کھاد و بیج کی مہنگائی، خوراک استعمال میں ہونے والی اجناس و دیگر اجزاء کی شدید مہنگائی کی وجہ سے مویشی پالنا نہایت مہنگا کاروبار بن چکا ہے۔

(ب) محکمہ لائیو سٹاک آئندہ دو سالوں میں ڈیری ڈویلپمنٹ کے لئے مندرجہ ذیل منصوبہ جات پر کام شروع کرے گا۔

منصوبہ نمبر 1: جانوروں کی خوراک اور افزائش سے متعلقہ انتظامی امور کے تحقیقاتی مرکز کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔

منصوبہ نمبر 2: علاقہ چولستان میں کمیونٹی لائیو سٹاک فارمز کا قیام۔ یہ منصوبہ چولستان کے علاقہ میں جانوروں کی افزائش میں خاطر خواہ اضافہ کا باعث بنے گا جس سے دودھ اور گوشت کی پیداوار بڑھے گی۔

منصوبہ نمبر 3: پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ کے ذریعے جانوروں کی افزائش کے جاری اور نئے منصوبہ جات کو زیادہ بہتر انداز میں چلانا۔

منصوبہ نمبر 4: موجودہ گورنمنٹ لائیو سٹاک فارمز میں سے دو لائیو سٹاک فارمز کو تجرباتی بنیادوں پر پرائیویٹائز کیا جائے گا۔ نجی شعبے کی شمولیت سے جانوروں کی افزائش میں بہتری آجائے گی۔

منصوبہ نمبر5: موجودہ حکومت نے گوشت کی پیداوار میں اضافہ اور عوام الناس کو صحت مند جانوروں کا گوشت فراہم کرنے کے لئے "میٹ انہانسمنٹ پراجیکٹ" شروع کیا ہے جس کے تحت لاہور میٹ کمپنی کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جو "کٹا بچاؤ گوشت بڑھاؤ" پروگرام پر کام کر رہی ہے۔ میٹ پراسیسنگ پلانٹ کا قیام بھی اسی پروگرام کا حصہ ہے۔

فیصل آباد۔ویٹرنری ہسپتالوں کی تعداد و تفصیل
اور سوسائٹی برائے انسداد بے رحمی حیوانات کی کارکردگی

*6345: چودھری ظہیر الدین خان: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) یکم جنوری 2007 تا یکم جنوری 2010 ضلع فیصل آباد میں سوسائٹی برائے انسداد بے رحمی حیوانات نے کل کتنے چالان کئے اور کتنا جرمانہ وصول کیا گیا؟

(ب) مذکورہ عرصہ میں ضلع بھر میں کتنے ایسے جانوروں کو چیک کیا گیا جن کی حالت بہتر نہ تھی اور زخمی ہونے کے باوجود ان سے کام لیا جاتا ہے، کیا ان کے خلاف کوئی کارروائی ہوئی یا نہیں؟

(ج) فیصل آباد میں ویٹرنری ہسپتالوں / ڈسپنسریوں کی کل تعداد کیا ہے اور کن کن یونین کونسل میں واقع ہیں، ان کو سال 2007 تا 2010 کتنی مالیت کی ادویات دی گئیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) یکم جنوری 2007 تا جنوری 2010 جانوروں کے چالان اور جرمانہ کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

سال	کل چالان	وصول جرمانہ
2007-08	3787	433600
2008-09	3583	435580
2009-10	2950	217420

(ب) سال 08-2007، 09-2008 اور 10-2009 کے دوران 10320 زخمی جانوروں کو چیک کیا گیا جن کی حالت بہتر نہ تھی اور ان سے کام لیا جاتا تھا ان کے مالکان کے خلاف مقدمات درج کرنے کے بعد قوانین کے تحت کارروائی کی گئی۔

(ج) ضلع فیصل آباد میں ویٹرنری ہسپتال اور ڈسپنسریوں کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

ہسپتال وڈسپنسریاں = 88

یونین کونسل وار ہسپتال اور ڈسپنسریوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سال 2007 تا 2010، 25.1 ملین کی ادویات درج بالا ہسپتالوں وڈسپنسریوں کو تقسیم کی گئیں۔

ویٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ لاہور۔ادویات وکارکردگی کی تفصیل

*6346: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ویٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ غازی روڈ لاہور کب تعمیر کیا گیا اور اس کو قائم کرنے کے مقاصد کیا تھے؟

(ب) اس وقت اس انسٹیٹیوٹ میں کون کون سی ادویات تیار کی جارہی ہیں اور یہ ادویات کس کس بیماری کے لئے مؤثر ہیں، تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) کیا انسٹیٹیوٹ کو قائم کرنے کے مقاصد حاصل ہورہے ہیں، اگر نہیں تو وجہ بیان کی جائے؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) ویٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ غازی روڈ لاہور 1963 میں تعمیر کیا گیا اور اس کے مقاصد مندرجہ ذیل ہیں:۔

1۔ بڑے پیمانے پر جانوروں کی متعدی بیماریوں سے بچانے کے لئے حفاظتی ٹیکہ جات تیار کرنا اور ان کی تشخیص کے لئے ڈائیگناسٹک جینز بنانا۔

2۔ جانوروں کی بیماری کی تشخیص کرنا اور ان کے بچاؤ کے لئے حفاظتی اقدامات وضع کرنا۔

3۔ حفاظتی ٹیکہ جات میں پیش آنے والے مسائل اور جانوروں کی بیماری کی تحقیق کرنا۔

4۔ فیلڈ میں موجود ڈاکٹرز اور فارمرز کی ٹریننگ کرنا۔

(ب) انسٹیٹیوٹ میں کوئی دوائی تیار نہیں کی جاتی بلکہ حفاظتی ٹیکہ جات (ویکسینز) انٹی سیرا اور ڈائیگناسٹک انٹی جن تیار کئے جاتے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نام ویکسین	جس بیماری کے خلاف تیار کی جارہی ہیں۔
1۔ایچ ایس ویکسین، ایلم پریسی پیٹیٹڈ	جانوروں میں گل گھوٹو کی بیماری
2۔ایچ ایس ویکسین آئل ایڈجوائینٹ	۔ایضاً۔
3۔بلیک کوارٹر ڈیزیز ویکسین (بی کیو وی)	جانوروں میں چوڑے مار کی بیماری
4۔لیسٹیریوسیز	گائے بھینس میں دماغی بیماری

5-انٹیروٹاکسیمیا کم ڈائی سینٹری ویکسین	بھیڑوں میں پھڑ کی بیماری
6- سٹیجینس کیپرائن پلورونمونیا ویکسین	بکریوں میں سانس کی بیماری
7-اینتھراکس سپورو ویکسین	مویشیوں کی انتہائی مہلک بیماری انتھراکس

وائرل ویکسین

1-نیوکاسل ڈیزیز ویکسین	مرغیوں کی رانی کھیت کی بیماری
2-فاؤل پاکس ویکسین	مرغیوں میں چیچک کی بیماری
3-ہائیڈروپیری کارڈیم ویکسین	برائلر مرغیوں میں آب قلب کی بیماری
4-رنڈرپیسٹ ویکسین	جانوروں کی بیماری ماتا
5-فٹ اینڈ ماؤتھ ڈیزیز ویکسین	مویشیوں کی منہ کھر کی بیماری
6- انٹی ریبیز فلوری ویکسین	مویشیوں میں باؤلے پن کی بیماری
7- انٹی ریبیز ویکسین سیمپل	مویشیوں میں کتے کے کاٹنے کے بعد کی ویکسین
8-شیپ پاکس ویکسین	بھیڑوں میں چیچک کی بیماری

ڈائیگناسٹک انٹی جن

1-ٹیوبرکیولن میمیلین	ٹی بی کی تشخیص کے لئے
2-ٹیوبرکیولن ایوین	۔ایضاً۔
3-بروسیلوسیس ابارٹس انٹی جن	جراثیمی اسقاط حمل کی تشخیص کے لئے
4-بروسیلوسیس ابارٹس کنسنٹریٹڈ	۔ایضاً۔
5-بروسیلوسیس روز بنگال انٹی جن	۔ایضاً۔
6-میلین انٹی جن آرڈیری	بدکنار بیماری کی تشخیص کے لئے
7-میلین کنسنٹریٹڈ	۔ایضاً۔
8-فٹ اینڈ ماؤتھ سیرم	منہ کھر کی بیماری کے لئے

(ج) انسٹیٹیوٹ کو قائم کرنے کے مقاصد پورے پورے حاصل ہو رہے ہیں۔

ویٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ لاہور۔سٹاف، آمدن و اخراجات کی تفصیل

*6347: سیدہ ماجدہ زیدی: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) اس وقت ویٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ غازی روڈ لاہور میں گریڈ18اور اوپر کے ملازمین کی تعداد اور ریسرچ سے منسلکہ ملازمین کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) سال 08-2007 سے آج تک اس سنٹر کی آمدن اور اخراجات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) اس سنٹر نے مذکورہ عرصہ میں جو ریسرچ کا کام سرانجام دیا اس کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) ویٹرنری ریسرچ انسٹیٹیوٹ میں گریڈ 18 اور اوپر کے ملازمین کی تعداد:۔

ڈائریکٹر (بی ایس 19)	1
سینیر ریسرچ آفیسر (بی ایس 19)	1
ریسرچ آفیسر (بی ایس 18)	13
ڈیزیز انوسٹی گیشن آفیسر (بی ایس 18)	1
پولٹری پتھالوجسٹ (بی ایس 18)	1
ہیلمنتھالوجسٹ (بی ایس 18)	1
بائیوکیمسٹ (بی ایس 18)	1
اسسٹنٹ ریسرچ آفیسر (بی ایس 18)	16
ریسرچ آفیسر (ٹیک) (بی ایس 18)	1
بائیولوجیکل پروڈکشن آفیسر (بی ایس 18)	3
اسسٹنٹ ڈیزیز انوسٹی گیشن آفیسر (بی ایس 18)	2
ٹوٹل	41
ویٹرنری آفیسر (بی ایس 17)	40
کوریٹر (بی ایس 17)	1
آفیسر انچارج سٹور (بی ایس 17)	1
اسسٹنٹ ریسرچ آفیسر بائیوکیمسٹ (بی ایس 17)	1
سٹیٹسٹیکل آفیسر (بی ایس 17)	1

یہ تمام کے تمام ملازمین ریسرچ سے منسلک ہیں۔

(ب) سال 08-2007، 09-2008 اور 10-2009 مئی تک اخراجات اور آمدن کی تفصیل

سال	اخراجات	آمدن
2007-2008	66826000	52605000
2008-2009	73635000	57381000
2009-2010 مئی	86207000	62147000

(ج) 08-2007 کے دوران کئے گئے ریسرچ کے کام کی تفصیل:

1- مویشیوں میں سانس کی جملہ بیماریوں پر جراثیمی اثرات کے بارے میں مطالعہ اور تحقیق۔

2- بھیڑوں اور بکریوں میں PPR ویکسین پر قدرتی قوت مدافعت کے بارے میں جائزہ۔
3- بھیڑوں اور بکریوں میں چپٹے کرموں میں ادویات و علامات کا جائزہ
4- زندہ گمبورو ویکسین پر درجات معینہ پر مختلف اقسام کے سٹیبلائزر کے اثرات کا تقابلی جائزہ اور تحقیق
5- مرغیوں میں avian influenza بیماری میں خون کے تقابلی نمونوں کے بارے میں پنجاب میں دائرہ تحقیق۔
6- مویشیوں میں ٹی بی کی بیماری میں خون کے کیمیائی تجزیہ کے بارے میں تحقیقی کام۔
7- بڑے جانوروں یعنی مویشیوں میں پلمونری ٹی بی کے بارے میں خوردبینی جائزہ۔
8- مویشیوں اور بھینسوں میں بروسیلوسس میں مختلف خون کے نمونوں کا تقابلی جائزہ اور تحقیق

2008-09 کے دوران کئے گئے ریسرچ کے کام کی تفصیل

1- چارہ کھانے والے چھوٹے جانوروں میں زندہ خلیوں پر تیار شدہ PPR ویکسین کی تیاری
2- نیلی راوی نسل کی بھینسوں میں تپ دق پر اثر انداز ہونے والے مختلف عوامل کی تحقیق۔
3- PPR وائرس کی لیبارٹری تشخیص و تصدیق کے لئے خرگوشوں میں ہائیپر امیون سیرم کی تیاری کے بارے میں مطالعہ اور تحقیق۔
4- برائلر چوزوں میں متعارف افلاٹاکسن زہر کے خلاف وٹامن E اور سیلینیم کے مدافعاتی اثرات کا مطالعہ۔
5- ضلع لاہور میں بکریوں میں PPR کا ظہور
6- VRI میں تیار شدہ اور تجارتی پیمانے پر تیار شدہ گمبورو ویکسین کا تناظری مطالعہ۔
7- تجرباتی، تشخیصی ادارہ بہادر نگر میں PPR کا بکریوں، بھیڑوں اور مویشیوں میں ظہور۔
8- ویکسین کے ممکنہ خطرات
9- CBP جین از BPV کی مختلف سطحوں پر شناخت اور پیدائش۔
10- زندہ وائرس کی خشک شوئی سے PPR ویکسین کی تیاری میں مختلف stabilizer کے اثرات۔
11- بھینسوں میں تپ دق جرثومہ ٹیسٹ اور خون کی مدافعاتی تبدیلیوں سے تپ دق کا وقوع پذیر ہونا۔
12- کتوں میں سکرہ کے بارے ایک رپورٹ
13- مختلف چڑیا گھروں / وائلڈ لائف پارک میں جانوروں میں پائے جانے والے طفیلی کرموں کا مطالعہ۔
14- بکریوں اور بھیڑوں میں PPR ویکسین کے اثرات کا ایک اندازہ

یونیورسٹی آف ویٹرنری سائنسز لاہور، 08-2007 تا حال بجٹ اور استعمال کی تفصیل

*6349:ڈاکٹر سامیہ امجد: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز لاہور کو2007-08 سے آج تک کتنے فنڈز کس کس مد میں فراہم کئے گئے ہیں؟

(ب) یہ فنڈز کس کس مد میں خرچ ہوئے اور کتنے فنڈز ایک مد سے ٹرانسفر کر کے دوسری مدوں میں خرچ ہوئے؟

(ج) مذکورہ عرصہ کے دوران ملازمین کو ٹی اے/ڈی اے کی مد میں کتنی رقم ادا کی گئی؟

(د) ٹی اے/ڈی اے وصول کرنے والے ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ اور رقم مع ٹی اے/ڈی اے ادا کرنے کی وجوہات بیان کریں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز لاہور کو 2007-08 سے 2009-10 تک کل 899.533 ملین روپے کی رقم ترقیاتی فنڈز کی مد میں جبکہ 544.606 ملین روپے کی رقم غیر ترقیاتی فنڈز کی مد میں فراہم کی گئی۔

(ب) یہ فنڈز ترقیاتی اور غیر ترقیاتی مدوں میں خرچ کئے گئے۔ترقیاتی فنڈز کی رقم ترقیاتی سکیم کی منظوری کے بعد PC-I کے مطابق خرچ کی جاتی ہے جبکہ غیر ترقیاتی فنڈز کی رقم ملازمین کی تنخواہوں، یوٹیلیٹی بلوں اور جاری اخراجات کی مد میں خرچ کی جاتی ہے نیز 17.470 ملین روپے کے فنڈز ایک مد سے ٹرانسفر کر کے دوسری مدوں میں خرچ کئے گئے جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ عرصہ 2007-08 تا 2009-10 کے دوران ملازمین کو ٹی اے/ڈی اے کی مد میں مبلغ-/1524050 روپے ادا کئے گئے ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) مذکورہ عرصہ 2007-08 تا 2009-10 کے دوران ملازمین کو سرکاری امور کی انجام دہی کے عوض ٹی اے/ڈی اے رقم ادا کی گئی ہے اور مذکورہ ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ اور رقم مع ٹی اے/ڈی اے ادا کرنے کی وجوہات کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

صوبہ میں قائم مویشی پال فارمز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*6367: چودھری ظہیر الدین خان: کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) حکومت پنجاب کے زیر انتظام کتنے مویشی پال فارم کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ان فارموں کا کتنا رقبہ ہے اور کتنے رقبے پر جائز اور ناجائز قابضین ہیں؟

(ج) کیا حکومت بذریعہ بولی یہ رقبہ جات پٹا پر دیتی ہے ناجائز قابضین سے قبضہ چھڑانے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں، تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(د) ان فارموں پر اٹھنے والے اخراجات اور آمدن کی گذشتہ تین سالوں کی تفصیلات بیان فرمائیں؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) محکمہ لائیو سٹاک حکومت پنجاب کے زیر انتظام اس وقت مندرجہ ذیل بائیس فارم کام کر رہے ہیں جو درج ذیل مقامات پر واقع ہیں:-

نمبر شمار	نام فارم
1	لائیو سٹاک تجرباتی فارم فاضل پور تحصیل راجن پور ضلع راجن پور
-2	لائیو سٹاک تجرباتی فارم رکھ غلاماں تحصیل کلور کوٹ ضلع بھکر
-3	لائیو سٹاک تجرباتی فارم خضر آباد تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا
-4	لائیو سٹاک تجرباتی فارم کوٹ امیر شاہ تحصیل و ضلع چنیوٹ
-5	لائیو سٹاک تجرباتی فارم شاہ جیونہ تحصیل جھنگ، ضلع جھنگ
-6	لائیو سٹاک تجرباتی فارم خوشاب تحصیل خوشاب، ضلع خوشاب
-7	لائیو سٹاک تجرباتی فارم کلور کوٹ تحصیل کلور کوٹ ضلع بھکر
-8	لائیو سٹاک تجرباتی فارم جگائیت پیر تحصیل خیرپور ٹامیوالی ضلع بہاولپور
-9	لائیو سٹاک تجرباتی فارم شیر گڑھ تحصیل اوکاڑہ ضلع اوکاڑہ
-10	لائیو سٹاک تجرباتی فارم در کھانہ تحصیل کبیر والا، ضلع خانیوال
-11	کیمل بریڈنگ ریسرچ سٹیشن رکھ مائنی تحصیل منکیرہ ضلع بھکر
-12	لائیو سٹاک تجرباتی فارم رکھ بھونیکی تحصیل پتوکی ضلع قصور
-13	لائیو سٹاک تجرباتی فارم چک کٹورہ تحصیل حاصل پور ضلع بہاولپور
-14	لائیو سٹاک تجرباتی فارم ہارون آباد ضلع بہاولنگر
-15	لائیو سٹاک تجرباتی فارم جہانگیر آباد ضلع خانیوال
-16	لائیو سٹاک تجرباتی فارم خیری مورت ضلع اٹک
-17	لائیو سٹاک تجرباتی فارم رکھ ڈیرہ چاہل ضلع لاہور
-18	لائیو سٹاک تجرباتی فارم رکھ خیرے والا ضلع لیہ
-19	لائیو سٹاک تجرباتی فارم 205/TDA ضلع بھکر

20- لائیو سٹاک تجرباتی فارم جہانیاں ضلع خانیوال
21- لائیو سٹاک تجرباتی فارم بہادر نگر ضلع اوکاڑہ
22- لائیو سٹاک تجرباتی فارم قادر آباد ضلع ساہیوال

(ب) فارموں کا کل رقبہ 81972 ایکڑ ہے جس میں سے 18581 ایکڑ 14 مرلے پٹادار ان کے پاس ہے جبکہ 1539 ایکڑ 4 کنال 4 مرلے پر ناجائز قابضین ہیں۔

(ج) رقبہ بولی کے ذریعے پٹا پر نہیں دیا جاتا ہے۔نظامت لائیو سٹاک فارمز کو جب مختلف فارمز ٹرانسفر کئے گئے تو ساتھ ہی پٹادار ان بھی ورثہ میں ملے۔ سالانہ پٹا ایک کمیٹی جو کہ فارم انچارج، ڈپٹی ڈائریکٹر زراعت، ضلعی ریونیو آفیسر پر مشتمل ہے پٹا کی رقم کا تعین کرتی ہے۔ ناجائز قابضین سے قبضہ چھڑانے کے لئے فارم انتظامیہ DCO اور ضلعی انتظامیہ کے تعاون سے ہر ممکن کوشش کر رہی ہے۔اس کے لئے ناجائز قابضین کے خلاف متعلقہ تھانوں میں FIRs درج کرائی گئی ہیں۔

(د) ان فارموں پر اٹھنے والے اخراجات اور آمدن کی گزشتہ تین سالوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع لاہور۔ویٹرنری ہسپتالوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*6434: ڈاکٹر سامیہ امجد: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع لاہور میں کل کتنے ویٹرنری ہسپتال ہیں ان میں کتنے ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں اور ان ہسپتالوں میں روزانہ اوسطاً کل کتنے بیمار جانوروں کا علاج کیا جاتا ہے؟

(ب) کیا کسی ویٹرنری ہسپتال میں ملازم ڈاکٹر کو پرائیویٹ پریکٹس کی اجازت ہے اگر اجازت ہے تو کن شرائط کے تحت؟

(ج) لاہور میں قائم گوالا کالونیز میں گوالوں کو پرورش حیوانات اور ڈیری ڈویلپمنٹ کے لئے کیا کیا سہولیات محکمہ کی طرف سے فراہم کی جاتی ہیں کیا اس کالونی میں دودھ سٹاک اور محفوظ کرنے کی کوئی سہولت حکومت کی طرف سے فراہم کی گئی ہے؟

(د) کیا ڈاکٹرز کو دفتری اوقات میں بھی پرائیویٹ پریکٹس کی اجازت ہے؟

(ہ) کیا پرائیویٹ پریکٹس دفتر یا ہسپتال کی حدود میں کی جاسکتی ہے؟

وزیرامور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ(ملک احمد علی اولکھ):

(الف) اس وقت ضلع لاہور میں 24 ویٹرنری ہسپتال کام کر رہے ہیں، ان ہسپتالوں میں 24 ڈاکٹرز کام کررہے ہیں اوران میں روزانہ اوسطاً 360 جانوروں کا علاج کیا جاتا ہے۔

(ب) ویٹرنری ہسپتال میں ملازم کسی ڈاکٹر کو ڈیوٹی کے دوران پرائیویٹ پریکٹس کی اجازت نہ ہے تاہم ڈیوٹی اوقات کے بعد اجازت ہے اور اس پریکٹس کے لئے سرکاری ادویات،اوزارات اور عمارت کا استعمال ممنوع ہے۔

(ج) لاہور میں قائم گوالا کالونیز میں ایک ویٹرنری ہسپتال اور ایک ایک جدید نسل کشی کے مرکز کی سہولت مہیا کی گئی ہے۔جس میں جانوروں کا علاج، حفاظتی ٹیکہ جات اور مصنوعی نسل کشی کا کام سرانجام دیا جاتا ہے،تاہم دودھ،سٹاک اور محفوظ کرنے کی سہولت حکومت کی طرف سے فراہم نہیں کی گئی ہے۔

(د) کسی ڈاکٹر کو دفتری اوقات میں پرائیویٹ پریکٹس کی اجازت نہ ہے۔

(ہ) جی نہیں۔

یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز لاہور، سرکاری گاڑیوں سے متعلقہ تفصیلات

*6463: سیدہ ماجدہ زیدی: کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز لاہور کے پاس کتنی گاڑیاں کس کس ماڈل کی ہیں ان کی قیمت خرید کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

(ب) کتنی گاڑیاں چالو حالت میں اور کتنی کب سے خراب ہیں؟

(ج) یکم جنوری 2008 سے آج تک ان گاڑیوں کی مرمت وتیل وغیرہ کے اخراجات کی تفصیل گاڑی وار فراہم کی جائے؟

وزیرامور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ(ملک احمد علی اولکھ):

(الف) یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز لاہور کے پاس 46 عدد گاڑیاں جن کے ماڈل اور قیمت خرید کی تفصیل درج ذیل ہے:-

قسم گاڑی	ماڈل	قیمت خرید
کار	2007	1005000
کار	2007	850000
کار	2007	969000
کار	2007	710000
کار	2007	710000
کار	2007	710000
کار	2007	710000
کار	2003	604000
کار	2003	399000
اے پی وی	2006	1029000
ہائی لکس	2006	2520000
وین	2003	367000
ہائی لکس	2003	799000
ہائی لکس	2003	799000
ہائی لکس	2004	799000
وین	2007	367000
ہائی ایس	2005	1810000
ہائی ایس	2004	1810000
ہائی ایس	2005	1810000
ہائی ایس	2007	1900000
منی بس	2006	1725000
منی بس	2004	1510000
ایمبولینس ٹرک	2006	1390000
وین	2006	1522000
یینو بس	2005	3200000
یینو بس	2005	3200000
فیئٹ ٹریکٹر	2003	474000
فیئٹ ٹریکٹر	2004	474000
فیئٹ ٹریکٹر	2004	474000
فیئٹ ٹریکٹر	2004	474000
منی ٹرک	2008	699000
ہائی لکس	2008	1049000
ایمبولینس	2009	1927574
ایمبولینس	2009	2574631

مزدا	1985	700000
لینڈکروزر	1993	1900000
ایسوزوٹرک	2008	1330000
ٹویوٹاہائی لکس	2009	1359000
ٹویوٹاہائی لکس	2009	1359000
ٹویوٹاہائی لکس	2010	1359000
ٹویوٹاہائی لکس	2010	1359000
سوزوکی	2007	1029000
ٹریکٹر	2010	469000
ٹریکٹر	2010	559000
ٹریکٹر	2010	849000
کار	2007	879000

(ب) مندرجہ بالا تمام گاڑیاں درست حالت میں ہیں اور کوئی گاڑی خراب نہیں ہے۔

(ج) یکم جنوری 2008 سے آج تک ان گاڑیوں کی مرمت وتیل وغیرہ کے اخراجات کی تفصیل گاڑی وار مندرجہ ذیل ہے:۔

قسم گاڑی	ماڈل	مرمت وتیل کے اخراجات
کار	2007	550410
کار	2207	260316
کار	2007	613908
کار	2007	634514
کار	2007	167502
کار	2007	89591
کار	2007	61627
کار	2003	840879
کار	2003	353459
اے پی وی	2006	177171

تحصیل چونیاں، ویٹرنری ہسپتال / مراکز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*7096: محترمہ انیلہ اختر چودھری: کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) تحصیل چونیاں میں کل کتنے ویٹرنری ہسپتال / مراکز ہیں اور یہ کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ان اداروں میں تعینات عملہ کی تعداد کتنی ہے؟

(ج) یہ ہسپتال جانوروں کے لئے کیا کیا سہولیات فراہم کر رہے ہیں؟

(د) سال 10۔2009 میں کل کتنے جانوروں کا علاج کیا گیا؟

(ہ) 09۔2008 اور 10۔2009 کے دوران کتنے نئے مراکز قائم کئے گئے اور ان پر کتنے اخراجات آئے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) تحصیل چونیاں میں 3 ویٹرنری ہسپتال، 20 ویٹرنری ڈسپنسریاں، ایک اے آئی سنٹر اور تین اے آئی سب سنٹرز کام کر رہے ہیں۔مزید برآں ایک موبائل ویٹرنری ڈسپنسری بھی تحصیل چونیاں میں کام کر رہی ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

1- ویٹرنری ہسپتال (3)
کنگن پور، چونیاں، چھانگا مانگا۔

2- ویٹرنری ڈسپنسریاں (20)
گہلن، نین وال، موکل، رکھ گھمن، ججل، کل، مولاپور، تلونڈی، الہ آباد، جمشیر کلاں لنڈے، منڈے کی، جنڈوالہ، سدھا، دیوسیال، چک نمبر 18، موجوکی، بھاگی وال، کوٹ سندرس، کوٹھاکلاں۔

3- اے آئی سنٹر (1): چھانگا مانگا

4- اے آئی سب سنٹرز (3): کنگن پور، چونیاں، الہ آباد

(ب) ان اداروں میں تعینات عملہ کی کل تعداد 56 ہے جس کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

ویٹرنری آفیسر	6	ویٹرنری اسسٹنٹ	29
اے آئی ٹی	9	ماشکی	3
خاکروب	1	چوکیدار	2
کیٹل اٹینڈنٹ	2	سینٹری ورکرز	4

(ج) ان شفاخانہ حیوانات میں جانوروں کو علاج معالجہ اور مصنوعی نسل کشی کی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں نیز تمام جانوروں کو حفاظتی ٹیکہ جات پروگرام کے مطابق لگائے جاتے ہیں۔

(د) تحصیل چونیاں میں سال 10-2009 میں کل 22176 جانوروں کا علاج کیا گیا۔

(ہ) مالی سال 09-2008 اور 10-2009 میں ترقیاتی سکیم "سپورٹ سروسز فار لائیو سٹاک فارمرز پنجاب" کے تحت کل اکیس نئے مراکز قائم کئے گئے جن پر کل 17.850 ملین روپے لاگت آئی۔

یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز لاہور میں بھرتی کی تفصیلات

*7117: سیدہ بشریٰ نواز گردیزی: کیا وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم جنوری 2008 سے آج تک یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز لاہور میں کل کتنے افراد کو بھرتی کیا گیا بھرتی ہونے والے افراد کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور ڈومیسائل کی تفصیل بتائی جائے؟

(ب) اگر ان افراد کو میرٹ پر بھرتی کیا گیا تو میرٹ لسٹ فراہم کی جائے نیز میرٹ لسٹ بنانے کے طریق کار سے آگاہ کریں؟

(ج) اگر یہ بھرتی اخبارات میں مشتہر ہوئی تو ان اخبارات کے نام، تاریخ اشاعت مع نقل فراہم کی جائے؟

وزیر امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) یکم جنوری 2008 سے آج تک یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ اینیمل سائنسز میں کل 176 افراد کو بھرتی کیا گیا۔ بھرتی ہونے والے افراد کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور ڈومیسائل کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) میرٹ لسٹ کی کاپی اور میرٹ بنانے کا طریق کار کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) گریڈ 17 اور اس سے اوپر کے ملازمین کی بھرتی کے لئے دیئے گئے اشتہارات کی تفصیل (ضمیمہ "ج") اور اشتہارات کی کاپیاں ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

گریڈ 16 اور اس سے نیچے کے افراد میں سے بیشتر کو مستقل بنیاد پر بھرتی کرنے کے لئے مورخہ 15-02-10 کو روزنامہ جنگ میں اشتہار دیا گیا تھا، تاہم جناب وزیر اعلیٰ پنجاب کی جانب سے بھرتی پر پابندی کے احکام کے پیش نظر و دیگر انتظامی وجوہ کی بناء پر بھرتی کے عمل کو ملتوی کر دیا گیا ہے۔

پی پی۔165 شیخوپورہ میں شفاخانہ حیوانات کی تفصیلات

*7177: چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حلقہ پی پی۔165 ضلع شیخوپورہ کی حدود میں شفاخانہ حیوانات اور ان میں منظور شدہ عملے کی تعداد سے آگاہ کریں؟

(ب) کیا حکومت ان ہسپتالوں میں خالی اسامیوں کو فوری طور پر پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) مذکورہ حلقہ میں کتنے سنٹرز / شفاخانہ حیوانات عملہ نہ ہونے کی وجہ سے کام نہیں کر رہے حکومت کب تک ان کو چالو کرنے اور ان میں عملہ کو تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) حلقہ پی پی۔165 ضلع شیخوپورہ کی حدود میں دو ویٹرنری ہسپتال، پانچ ویٹرنری ڈسپنسریاں، چھ ویٹرنری سنٹر اور دو مراکز مصنوعی نسل کشی کام کر رہے ہیں۔
ان اداروں میں منظور شدہ عملہ کی تعداد چالیس ہے۔

(ب) جی ہاں! صوبائی حلقہ پی پی۔165 ضلع شیخوپورہ میں ویٹرنری اسسٹنٹ گریڈ9 کی دو اسامیاں خالی ہیں جو پابندی کے اٹھائے جانے کے فوری بعد پُر کر لی جائیں گی۔

(ج) مذکورہ حلقہ میں تمام شفاخانہ حیوانات / سنٹرز عمدگی سے کام کر رہے ہیں کوئی ایسا سنٹر یا شفاخانہ حیوانات نہیں ہے جو عملہ نہ ہونے کی وجہ سے کام نہ کر رہا ہو۔ صرف ویٹرنری اسسٹنٹ کی دو اسامیاں خالی ہیں جن کو جلد پر کر لیا جائے گا۔

ضلع سرگودھا۔انسداد بے رحمی حیوانات کی تفصیلات

*7209: محترمہ سیمل کامران: کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سال10-2009 ضلع سرگودھا میں انسداد بے رحمی حیوانات نے کل کتنے چالان اور کتنا جرمانہ وصول کیا؟

(ب) کتنے چالان عدالتوں میں پیش ہوئے؟

(ج) کتنے چالان عدالتوں میں زیر التواء ہیں اور کب سے، تفصیلاً آگاہ کیا جائے؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) سال 10-2009 ضلع سرگودھا میں انسداد بے رحمی حیوانات نے کل 1067 چالان کئے اور 11000/- روپے جرمانہ وصول کیا۔

(ب) سال 10-2009 ضلع سرگودھا میں انسداد بے رحمی حیوانات نے تمام 1067 چالان عدالتوں میں پیش کئے۔

(ج) اس وقت عدالتوں میں 583 چالان زیر التواء ہیں۔ یہ چالان گزشتہ دو ماہ کے عرصہ کے دوران پیش کئے گئے ہیں۔ بیمار و لاغر جانوروں کے مالکان کے چالان عدالتوں میں پیش کرنا اور فیصلہ ہونا ایک مسلسل عمل ہے۔ ہر ہفتے کے دوران کئے جانے والے نئے چالان عدالتوں میں پیش کئے جاتے ہیں اور ان پر فیصلے لئے جاتے ہیں جبکہ جن چالانوں کا فیصلہ نہیں ہو پاتا وہ زیر التواء رہ جاتے ہیں۔

سرگودھا۔ گورنمنٹ تجرباتی فارم مویشیاں خضر آباد کی تفصیلات

*7212: محترمہ سیمل کامران : کیا وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گورنمنٹ تجرباتی فارم مویشیاں خضر آباد ضلع سرگودھا کی سال 09۔2008 اور 10۔2009 کی آمدن اور اخراجات کی تفصیل بتائیں؟

(ب) اس فارم پر کون کون سے مویشی رکھے گئے ہیں نیز ان کی تعداد کیا ہے، تفصیلاً بتائیں؟

(ج) یکم جنوری 2009 سے آج تک اس فارم کے کتنے جانور کس قیمت پر فروخت کئے گئے؟

(د) جانوروں کی فروخت کا طریق کار کیا ہے، مکمل تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر امور پرورش حیوانات وڈیری ڈویلپمنٹ (ملک احمد علی اولکھ):

(الف) گورنمنٹ تجرباتی فارم مویشیاں خضر آباد ضلع سرگودھا کی سال 09-2008 اور 10-2009 کی آمدن اور اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

سال	آمدن	اخراجات
2008-09	30.937 ملین	30.926 ملین

2009-10	29.042ملین	28.780ملین

(ب) اس فارم پر ساہیوال نسل کی گائیں اور کجلی نسل کی بھیڑیں رکھی گئی ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:-

ساہیوال گائے	تعداد	کجلی بھیڑیں	تعداد
گائے	443	مینڈھے	20
نر جوان بچھڑے	16	بھیڑیں	716
مادہ بچھڑیاں	307	لیلے	15
شیر خوار بچھڑے	111	لیلیاں	427
شیر خوار بچھڑیاں	100	شیر خوار لیلے	25
		شیر خوار لیلیاں	131
کل تعداد	977	کل تعداد	1334

(ج) یکم جنوری 2009 سے آج تک اس فارم پر جو جانور فروخت کئے گئے ان کی تفصیل درج ذیل ہے:-

سال	ساہیوال نسل	قیمت	کجلی بھیڑیں	قیمت
2009	170راس	2.512ملین	492شاخ	1.579ملین
2010	178راس	3.113ملین	407شاخ	1.443ملین

(د) جانوروں کی فروخت کے دو طریق کار ہیں:-

1- فروخت برائے نسل کشی:

جانوروں کی نسل کشی کے لئے پرائیویٹ لائیو سٹاک فارمز کو نر جانور مقرر کردہ نرخ پر فروخت کئے جاتے ہیں۔ بھیڑوں کی کجلی نسل کے نر بچوں کی عمر کے لحاظ سے قیمت مقرر کی جاتی ہے، (ریٹ لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔

2- فروخت بذریعہ نیلام عام:

وہ جانور جو فارم پر مقرر کردہ تعداد سے زیادہ ہوں اور جو معیار سے گر جائیں ان کو نیلامی کے ذریعے فروخت کر دیا جاتا ہے۔

رپورٹ
(جو پیش ہوئی)

جناب قائم مقام سپیکر: اب جناب محمد محسن خان لغاری سپیشل کمیٹی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔ جی، لغاری صاحب!

مسودہ قانون نجی قرض دہی کی ممانعت پنجاب مصدرہ 2007 کے بارے میں سپیشل کمیٹی کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میں

An Amendment in the Punjab Prohibition of Private Money Lending Act 2007 (VI of 2007)

کے بارے میں سپیشل کمیٹی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، رپورٹ پیش ہوئی۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! اس رپورٹ کو پیش کرنے کے بعد اگر اس کو تھوڑا سا discuss بھی کر لیا جائے کہ اس رپورٹ کی recommendations کیا ہیں اور اس کو کیسے آگے لے کر چلنا ہے؟

رپورٹیں
(میعاد میں توسیع)

جناب قائم مقام سپیکر: میرے خیال میں جب ہاؤس کا ایجنڈا ختم ہو گا تو میں اس پر آپ کو دو منٹ کے لئے بات کرنے کی اجازت دوں گا۔ اب جناب اعجاز احمد خان مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔ جناب اعجاز احمد خان!

مسودہ قانون قرشی یونیورسٹی مصدرہ 2010، نشان زدہ سوال نمبر 3435، 3436 اور 2481 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب اعجاز احمد خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"The Qarshi University Muridke Bill 2010.(Bill No.24 of 2010) and starred question no 3435, 3436 and 2481

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی
میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"The Qarshi University Muridke Bill 2010.(Bill No.24 of 2010) and starred question no 3435, 3436 and 2481

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی
میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی اور اب سوال یہ ہے کہ:

"The Qarshi University Muridke Bill 2010.(Bill No.24 of 2010) and starred question no 3435, 3436 and 2481

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی
میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

شیخ علاؤالدین: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، شیخ صاحب!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں نے کئی بار آپ کی اور اس معزز ایوان کی توجہ اس طرف مبذول کرائی ہے کہ پرائیویٹ سکولوں پر اس ایوان اور آپ کو کچھ نہ کچھ توجہ دینی چاہئے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ابھی یہاں ایجوکیشن منسٹر بیٹھے تھے ان کو بلا کر ہاؤس میں لائیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اس وقت حالت یہ ہے کہ۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! آپ دو منٹ تشریف رکھیں۔ آپ کی بات بہت اہم ہے۔ میں پہلے منسٹر صاحب کو بلا لوں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! آپ اریگیشن منسٹر کو بھی بلا لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جب وہ یہاں موجود تھے تو اس وقت آپ نے بات کیوں نہ کی تھی؟

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! اس وقت وقفہ سوالات چل رہا تھا اور میں اس میں بولنا نہیں چاہتا تھا۔ اس وقت منگلا اور تربیلا میں پانی چھوڑا جا رہا ہے اور جب فصلوں کو پانی دینے کی ضرورت ہوگی تو اس وقت پانی نہیں ہوگا۔ میں نے یہ بات اریگیشن منسٹر صاحب کے notice میں لانی تھی۔ مہربانی کر کے انہیں بھی بلا لیں تو آپ کی عنایت ہوگی۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگر اریگیشن منسٹر صاحب موجود ہیں تو ان کو بھی ہاؤس میں بلائیں۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): پوائنٹ آف آرڈر۔

پوائنٹ آف آرڈر

منڈی میں آنے والی اجناس پر ساڑھے تین فیصد ٹیکس عائد کرنے سے کسانوں کو پریشانی کا سامنا

جناب قائم مقام سپیکر: جی، قائد حزب اختلاف!

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں آج ایک چیز کا advantage لیتے ہوئے کہ آپ نے اجازت مرحمت فرمائی ہے ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔ وفاقی حکومت نے ساڑھے تین فیصد withholding tax مارکیٹ کمیٹیوں کے ذریعے منڈیوں کے اندر ان تمام اجناس پر لگا دیا ہے جو وہاں پر آئیں گی۔ یہ یکم جنوری سے نافذ العمل ہو چکا ہے اس میں وصولی کا طریق کار یہ ہے کہ آڑھتی اسے وصول کریں گے اور کوئی mechanism نہیں دیا گیا۔

جناب سپیکر! میں ابھی نیچے دیکھ رہا تھا کہ آپ نے بڑی دلچسپی سے لائیو سٹاک کے حوالے سے کمیٹیاں بھی بنائی ہیں اور recommendations کرنے کے لئے اپنا ارادہ ظاہر کیا ہے۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ پہلے ہی جو اجناس ہیں اور specially perishable commodities ہیں جن کی کھیت سے مارکیٹ تک آنے میں خاصی کمی آتی ہے اور اس کا پورا معاوضہ کسانوں کو نہیں مل رہا۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ ہے کہ یہ سارے کا سارا پیسا جو اکٹھا ہوگا۔ کسی صورت بھی قومی خزانے میں نہیں جائے گا بلکہ اُس کا بہت بڑا حصہ آڑھتیوں وغیرہ کی جیبوں میں چلا جائے گا اور مارکیٹ کمیٹی میں ہی خورد برد ہو جائے گا کیونکہ مارکیٹ کمیٹی کا سسٹم پہلے ہی بہت خستہ حال ہے۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ نافذ العمل ہو چکا ہے اور اس کے لئے میں آپ کے توسط سے پُرزور اصرار اور request

کرنا چاہتا ہوں کہ اس کو وفاقی حکومت کے ساتھ take up کیا جائے کہ اس کو withdraw کیا جائے کیونکہ 80 فیصد کاشتکاری پنجاب میں ہوتی ہے۔ یہ ایک مصدقہ بات ہے کہ سبزیوں کے علاوہ دوسری non perishable commodities, semi-perishable and perishable 80% commodities پنجاب میں سے ہی مارکیٹوں میں جاتی ہیں۔ اِس پر 3.5 فیصد withholding tax لگا ہے جو بہت جبر کی taxation ہے جسے پنجاب اسمبلی کو بڑا seriously لینا چاہئے بے شک ایک requesting manner میں لیں۔ اگر کوئی ایجنڈا دیا جانا باقی ہے تو اُس ایجنڈے میں یہ بات رکھ دی جائے یا اُس میں supplementary بات رکھ دی جائے کہ یہ ساڑھے تین فیصد withholding tax معاف کیا جائے اس کے لئے 45 دنوں کی ضرورت نہیں ہے بلکہ یہ ایک دو دنوں کے اندر ہی کیا جا سکتا ہے۔ میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ میری اس استدعا پر غور فرمایا جائے۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! محترم قائد حزب اختلاف نے جس معاملے کی طرف توجہ دلائی ہے یہ وفاقی حکومت سے متعلق ہے اور قومی اسمبلی و سینیٹ میں (ق) لیگ کی representation موجود ہے تو کیا امر مانع ہے کہ (ق) لیگ اس معاملے کو وہاں پر نہیں اٹھاتی؟ میں سمجھتا ہوں کہ انہیں یہ معاملہ وہاں پر اٹھانا چاہئے اور اُس کے بعد اگر ضروری ہوا تو یہاں پر بھی اس معاملے کو discuss کیا جا سکتا ہے۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! میں لاء منسٹر صاحب کی اس بات سے متفق ہوں کہ ہمیں کسی ضد میں نہیں آنا چاہئے اور جماعتی سطح پر جہاں جہاں بھی ہماری نمائندگی ہے، پنجاب کے حقوق کے تحفظ اور پنجاب کے پسے ہوئے کسانوں کے لئے جن کو سانس کا ناتا قائم کرنا مشکل ہو رہا ہے وہاں پر اس معاملے کو اٹھانا چاہئے۔ پنجاب میں چونکہ مسلم لیگ (ن) اور پیپلز پارٹی کی مشترکہ حکومت ہے لہذا یہاں سے ایک recommendation بھی چلی جائے۔ میں بالکل متفق ہوں کہ ہم وہاں پر اپوزیشن میں ہیں بلکہ ہم وہاں بات کریں گے لیکن وہاں اِن کے بہت ہی فعال اپوزیشن لیڈر بھی ہیں لہذا یہاں سے اُن کو recommend کیا جائے کہ مسلم لیگ (ن) کے اپوزیشن لیڈر وہاں پر اس معاملہ کو اٹھائیں کہ یہ ساڑھے تین فیصد withholding tax ختم کیا جائے۔ میں اِن سے متفق ہوں کہ ہر جگہ اس بات کو اٹھایا جائے گا لیکن جہاں سے منتخب ہو کر ہم اس وقت بیٹھے ہوئے ہیں تو اس floor پر کھڑے ہو کر اپنے فرائض کی انجام دہی کے لئے اپنے تئیں صرف بات کر سکتے ہیں جو ہم نے کی ہے اور

اس کی پذیرائی تقریباً 80 فیصد ہوئی ہے جس کے لئے میں مشکور ہوں۔ میں یہ خواہش کرتا ہوں کہ اس ایوان سے ایک مشترکہ قرارداد لائی جائے جو withholding tax کو واپس لینے کے لئے ہو۔ بہت شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: میرا خیال ہے کہ اگر آپ اس پر قرارداد لانا چاہتے ہیں تو کل پرائیویٹ ممبرز ڈے پر لے آئیں۔

قائد حزب اختلاف (چوہدری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! بہت بہت شکریہ۔ ہم کل لے آئیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اریگیشن منسٹر صاحب! آپ سے لغاری صاحب کوئی بات کرنا چاہتے تھے لہذا آپ دونوں باتیں سن لیں پھر اُس پر اکٹھا ہی respond کر دیں۔

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! ہماری وہ بات طے ہو گئی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اچھا، ٹھیک ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے commit کیا ہے کہ وہ کل اس بارے میں اریگیشن ڈیپارٹمنٹ سے پوری تفصیلات حاصل کر کے اس ہاؤس کو دیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میری ایک عرض سن لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

تعزیت

سابق گورنر خیبر پختونخواہ اور سابق وفاقی وزیر داخلہ نصیر اللہ بابر کی وفات پر دعائے مغفرت

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! سابق وفاقی وزیر داخلہ اور سابق گورنر خیبر پختونخواہ جناب نصیر اللہ بابر صاحب وفات پا گئے ہیں اور اُن کا نماز جنازہ بھی ہو گیا ہے لہذا میری آپ سے استدعا ہو گی کہ اُن کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، نصیر اللہ بابر صاحب کے لئے دعائے مغفرت فرمالی جائے۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! آج سے کوئی چار پانچ روز پہلے پاکستان مسلم لیگ (ن) کے قائد میاں نواز شریف صاحب نے اپنی ایک پریس کانفرنس میں وفاقی حکومت کو یہ کہا تھا کہ میرا یہ ایجنڈا ہے اگر آپ نے اس ایجنڈے پر عمل کرنا ہے تو "ہاں" میں جواب دیں، اگر عمل نہیں کرنا تو "ناں" میں جواب دیں اور "ناں" کی صورت میں ہم پنجاب سے پاکستان پیپلز پارٹی کو اپنے سے علیحدہ کر دیں گے۔ اُس کے بعد پاکستان پیپلز پارٹی کے منتخب ارکان اور صوبائی وزراء نے اس معاملے پر کہا کہ چلو اللہ کا شکر ہے کہ ہماری جان چھوٹنے لگی ہے اور ہم اپنی آزادی کے ساتھ اس صوبے میں اپنا ایک role ادا کریں گے لیکن (ق) لیگ والوں کو اپنی قیادت پر اعتماد ہے اور نہ انہیں پتا ہے کہ قیادت کا احترام کس طرح کیا جاتا ہے؟ ہمیں فخر ہے کہ ہم اپنی قیادت کا احترام بھی کرتے ہیں اور اُن کا حکم بھی مانتے ہیں۔ ہم نے اس گیلری میں یا اپنی نجی محفلوں میں بیٹھ کر کبھی اپنی قیادت پر تنقید نہیں کی۔

جناب سپیکر! اس کے بعد وزیر اعظم پاکستان سید یوسف رضا گیلانی صاحب اور صدر پاکستان جناب آصف علی زرداری صاحب کے vision کو میں سلام پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے تمام سیاسی جماعتوں سے رابطہ کیا اور میاں نواز شریف صاحب سے بھی رابطہ کیا اور کہا کہ ہم آپ کے ایجنڈے پر کام کرنے کے لئے بیٹھنے کو تیار ہیں یا آپ کی کمیٹی بیٹھے تو ہم اُس پر عمل کرنے کے لئے تیار ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اب اس ملک کے عوام ایک نیا جذبہ، نیا vision اور نئی سوچ دیکھ رہے ہیں۔ اب دوسری مخالف جماعت نے ہمیں کہا کہ اب تو ہماری عزت بے عزتی کا مسئلہ ہے اور اب ہم بات کرنا گناہ سمجھتے ہیں۔ اگر انہوں نے اتنی بڑی بات کی ہے تو اب ہم فون کریں تو ہماری عزت نہیں رہتی لیکن پاکستان پیپلز پارٹی کی قیادت اس وقت اس ملک کے لئے اور اس ملک کی بہتری کے لئے ہر وقت کوشاں ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ ہم ایک step پیچھے ہو گئے ہیں لیکن کیا جمہوریت میں ایک step پیچھے ہونا کوئی جرم ہے؟ اس ملک کو داؤ پر لگا دیں لیکن ایک step پیچھے نہیں ہونا، اس ملک کے عوام کو داؤ پر لگا دیں لیکن ایک step پیچھے ہونے سے ناک کٹ جائے گی تو اس سوچ پر میں لعنت بھیجتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ اس ملک اور اس ملک کے عوام کے لئے ایک step کیا دس steps بھی پیچھے ہونا پڑا تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اس ملک میں جمہوریت، جمہوری اداروں کی مضبوطی اور مفاہمت کی سیاست کے لئے ہمیں دس steps

کیا سو steps بھی پیچھے ہونا پڑا تو ہم ہوں گے اور یہاں پر جمہوری اداروں کو مضبوط کریں گے۔ ہم نے سب کو ساتھ لے کر چلنا ہے۔ ہم اپوزیشن کا احترام کرتے ہیں، سیاسی مخالفین کا احترام کرتے ہیں اور انہیں سلام بھی پیش کرتے ہیں۔ ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ کوئی آمر اس ملک کی بہتری نہیں کر سکتا لیکن ہم وہ لوگ ہیں اور پنجاب کا یہ معزز ہاؤس ہے جو پنجاب کی بہتری کر سکتا ہے اور قومی اسمبلی کا معزز ہاؤس پاکستان کی بہتری اور مضبوطی کر سکتا ہے اس کے علاوہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ کوئی ایسی جگہ نہیں جو اس ملک اور اس ملک کے عوام کے مسائل حل کر سکے اور آپس میں بیٹھ کر address کر سکے۔

آج اللہ کا شکر ہے کہ اس ملک کے کسی بھی صوبے اور وفاق میں کوئی سیاسی قیدی نہیں ہے۔ ہر کوئی اپنے جذبات کا اظہار بڑے کھلے دل کے ساتھ کر رہا ہے۔ یہاں پنجاب میں مسلم لیگ (ق) کی قیادت بڑے کھلے طریقے سے پنجاب حکومت پر تنقید کرتی ہے۔ وفاق اور صوبہ سندھ و خیبر پختونخواہ میں پاکستان پیپلز پارٹی کا یہ vision اور سوچ ہے جو کہ اس ملک کی بہتری کے لئے ہے۔ کل وزیر اعظم صاحب نے بڑے پن کا مظاہرہ کیا ہے جس پر میں انہیں خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور میں صدر پاکستان جناب آصف علی زرداری صاحب کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ یہ کہتے ہیں کہ ایم کیو ایم کے پاس چل کر گئے تو کیا وہ کوئی طالبان ہیں؟ جب ہم ان کے پاس گئے ہیں تو صرف اس ملک کے لئے اور مفاہمت کی سیاست کے لئے گئے ہیں۔ ہم یہاں پر بیٹھ کر بات کرنا چاہتے ہیں اور بیٹھ کر مسائل کو حل کرنا چاہتے ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ وفاق اور صوبوں میں بھی اپوزیشن ہمارے ساتھ بیٹھے۔ ہم نے پہلی دفعہ اپوزیشن لیڈر کو چیئرمین پبلک اکاؤنٹس کمیٹی بنایا ہے جو کہ آج تک پاکستان کی تاریخ میں پہلے کبھی نہیں ہوا۔ یہاں پر آٹھ نو سال حکومت رہی لیکن این ایف سی ایوارڈ نہیں ہو سکا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ اپوزیشن والے ہمارے لئے بڑے قابل احترام ہیں چونکہ ہم تو ان بنچوں پر رہے ہیں اس لئے جو اپوزیشن میں ہوتے ہیں وہ قابل سلام ہوتے ہیں اور خاص طور پر اپوزیشن بنچوں کی خواتین کو میں سلام پیش کرتا ہوں اور چودھری ظہیر الدین صاحب جس طرح تحمل اور ایک منجھے ہوئے سیاستدان کی طرح اپوزیشن لیڈر کا کردار ادا کر رہے ہیں وہ قابل ستائش ہے جس پر میں انہیں سلام پیش کرتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ ریکارڈ اٹھا کر دیکھ لیں کہ آج تک اس Chair سے اپوزیشن لیڈر اور اپوزیشن کو سلام پیش نہیں کیا گیا تو یہ پاکستان پیپلز پارٹی کا جذبہ ہے، یہ پاکستان پیپلز پارٹی کی سوچ ہے، یہ محترمہ

بے نظیر بھٹو کی سوچ ہے، ہم اس سوچ کو سلام پیش کرتے ہیں اور اس سوچ کو جاری رکھیں گے کیونکہ اسی سوچ سے اس ملک کے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔ شکریہ

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): شکریہ۔ جناب سپیکر! سینئر وزیر راجہ ریاض صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کیا تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان کا ایک فقرہ کہ "ایوان میں بیٹھ کر بات کرنی چاہئے اور یہ ایوان ہی ایک ایسی جگہ ہے کہ جہاں پر جب جمہوریت ہو اور منتخب نمائندے بھی صوبے اور مرکز میں موجود ہوں تو مسائل کی نشاندہی اور ان کے حل کے لئے ایوان ہی سب سے بہتر جگہ ہوتی ہے"۔ میں ان سے پورا اتفاق کرتے ہوئے اسی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے مزید ایک بات کرنا چاہتا ہوں اور میں اس کا اقرار بھی کرنا چاہتا ہوں۔ آپ اسے شاید کسی بھی زمرے میں لے لیں کیونکہ تعریف و توصیف کرنا ہمارا کام نہیں۔ اس وقت صوبے اور مرکز میں split mandate ہے کیونکہ کسی کے پاس اس وقت حق حکمرانی نہیں ہے جب تک کہ ان کے ساتھ coalition میں آ کر کچھ جماعتیں یا کچھ ممبران اکٹھے نہ ہوں۔ یہاں پر ممبران اپنی اپنی حیثیت میں نہیں ہیں اور سب کے سب جماعتی حیثیت میں صوبے اور مرکز میں تشریف فرما ہیں۔ مرکز میں اے این پی، ایم ایم اے، مولانا فضل الرحمان اور ایم کیو ایم کے علاوہ ہماری جماعت اور مسلم لیگ (ن) ہے اور وہاں پر چار پانچ جماعتوں نے مل کر حکومت بنائی ہے تو میں اس بات کو واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ یہاں پر ہمارے پاس اپوزیشن کا mandate ہے اور ہم اپوزیشن میں ہیں۔ کسی کی عددی شخصیت پوری کرنے کے لئے ہماری پارٹی کی قیادت کی guideline ہوتی ہے گو کہ ہم میثاق جمہوریت کے signatory نہیں ہیں لیکن اس کے اندر کچھ اچھی باتیں بھی لکھی گئی ہیں تو اس کی spirit کے مطابق کسی صورت بھی اگر ان میں split آتی ہے تو عددی اکثریت پوری کرنا ان کا اپنا کام ہے اور یہ کس طریقے سے کرتے ہیں تو آئین، میڈیا اور عدلیہ دیکھ رہی ہے۔ عددی اکثریت split کی صورت میں اگر ان دونوں میں سے کسی نے پوری کرنی ہے تو انہوں نے اب خود کرنی ہے ہماری پارٹی کا mandate اپوزیشن کا ہے اور میں اسے واضح کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر! میں یہاں یہ ماننا چاہوں گا آپ اس کے لئے لفظ "تحسین" استعمال کر لیں کہ جب مرکز میں دو جماعتوں کے الگ ہونے کے بعد crisis آیا اور وزیر اعظم ایک اقلیتی وزیر اعظم بن گئے تو انہوں نے کسی بھی turn coat اور کسی individual کی طرف نہیں دیکھا بلکہ انہوں نے قیادت سے

بات کی جو کہ قابل تحسین بات ہے کہ وہ پارٹی کی قیادت کے پاس خود چل کر گئے اور بغیر کسی گارڈ کے اکیلے ہمارے قائد کے پاس آئے اور ان کے پاس کوئی ٹیم نہیں تھی پھر انہوں نے قیادت سے بات کی۔ یہ spirit کہ جب split mandate ہو جائے اور عددی شخصیت لینی ہو تو قیادت کے پاس جانا چاہئے جسے میں بڑی اچھی بات سمجھتا ہوں کہ وزیر اعظم پاکستان کے عہدے کی توصیف اور توقیر ہونی چاہئے۔ جب تک وہ عہدے میں ہیں اور جب تک وہ عہدے میں ہوتے ہیں تو عہدے کی توصیف و توقیر ہوتی ہے۔ ہمارے اختلافات اپنی جگہ پر لیکن ہمیں کئی جگہ پر اتفاق ہے مگر میں آج اس بات سے متفق ہوں کہ ایوان ایک ایسی جگہ ہے جہاں پر ایجنڈا تیار کیا جاتا ہے، جہاں پر address ہوتا ہے اور جہاں پر تکمیل پاتا ہے لیکن مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ پیپلز پارٹی والوں سے بھی شاید ایک چھوٹی سی چشم پوشی ہو گئی کہ جس ایجنڈے پر انہوں نے "ہاں" کی ہے وہ ایوانوں کے ہوتے ہوئے ایوان سے باہر تیار ہوا تھا۔ کاش! وہ ایجنڈا جناب نثار علی خان صاحب ایوان کے اندر پیش کرتے اور پھر وہ accept کیا جاتا تو یہ میثاق جمہوریت کی spirit میں ہوتا لیکن چلیں اسے بھی بہتری کے انداز میں لیتے ہیں کہ یہ signatory تھے اور انہوں نے باہر بیٹھ کر ایجنڈا تیار کر دیا اور حکومت نے باہر بیٹھ کر مان لیا مگر میں اس بات کو پھر بھی ایک عزت کا مقام دیتا ہوں کہ یہ ایوان اسی بات کے لئے ہوتے ہیں کہ ایوانوں میں بیٹھ کر بات کی جائے کیونکہ ایوانوں میں بیٹھ کر تلخ بات بھی ہو جاتی ہے اور جناب سپیکر اسے حذف بھی کر دیتے ہیں۔ یہی وہ جگہ ہے جہاں پر کڑوی کسیلی بات کہہ کر حذف ہو جاتی ہے لیکن باہر کوئی کڑوی کسیلی کہنے کے بعد حذف نہیں ہوتی بلکہ وہ میڈیا پر چل جاتی ہے جسے لوگ سن لیتے ہیں اور وہ حذف ہو ہی نہیں سکتی بلکہ وہ ریکارڈ کا حصہ بن جاتی ہے۔ پاکستان بہت مشکل وقت سے گزر رہا ہے اور میں آپ کی وساطت سے یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ ہمارا جو role ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جن کو سنیارٹی ملی ہے تو ہم اس چکی اور اس political mill میں سے گزرے ہیں اور پس کر یہاں تک پہنچے ہیں۔ یہ ایوان اس بات کے متقاضی ہیں کہ ہم جو کہتے ہیں وہ کریں اور اپنے الفاظ کا چناؤ صحیح کریں۔ ہمیں کسی صورت بھی decency کو اپنے ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہئے اور ان ایوانوں کو توقیر و عزت دینے کا طریق کار یہی ہے کہ جو بھی ایجنڈا ذہن میں ہو اسے ایوان میں رکھا جائے۔ میں 3.5 فیصد ٹیکس معاف کروانے اور ختم کروانے کے لئے آپ کے پاس لے کر آ گیا اور باہر میں نے بات نہیں کی تو میں یہ عرض کروں گا کہ بہت مشکل حالات ہیں اور جمہوریت کے مخالف کھڑے ہیں تو split mandate میں اکٹھے ہو کر چلنا کوئی بری بات نہیں ہے بلکہ ایک اچھی بات ہے اور اچھی بات چلنے کے ساتھ ساتھ یہ ہے کہ اگر یہ چلتے ہیں تو

اعتماد کے ساتھ چلیں۔ جب تک دو جماعتیں تین سال تک اعتماد کے ساتھ نہیں چلیں تو نقصان ہوا ہے اب ان کے پاس دو سال ہیں تو ہم اپنے mandate کا احترام کرتے ہوئے یہاں پر اپوزیشن میں بیٹھیں گے اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ آپ اعتماد کے ساتھ چلیں اور اعتماد کے ساتھ آپ دونوں قدم آگے بڑھائیں اور اعتماد کے ساتھ اس صوبے کو خوش حال صوبے کی طرف لے کر جائیں۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): شکریہ۔ جناب سپیکر! محترم سینئر منسٹر راجہ ریاض صاحب اور قائد حزب اختلاف نے جن خیالات کا اظہار کیا میں ان سے اتفاق کرتے ہوئے یہ بات ریکارڈ پر رکھنی چاہوں گا کہ اس ملک کی جتنی بھی جمہوری تاریخ بنتی ہے اس میں سے زیادہ تر عرصہ تو آمریت میں گزرا لیکن آمریت کے ان عرصوں کے دوران بھی جمہوریت اور آزادی کی بات کرنے والے لوگ جدوجہد کرتے رہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ، میں، راجہ ریاض صاحب اور بھی کچھ دوست جو اس ایوان میں موجود ہیں ہم نے پچھلے آمریت کے دور میں پانچ سال تک ہر قسم کا تشدد، torture cell اور جیلیں برداشت کر کے بھی جمہوریت اور حق کی آواز کو بلند رکھا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

آج جب میرے بھائی قائد حزب اختلاف چودھری ظہیر الدین خان جمہوریت پر بات کر رہے تھے اور charter of democracy کی بات کر رہے تھے تو میرے دل میں یہ بات آ رہی تھی کہ آج ہمارا جادو سر چڑھ کے بول رہا ہے۔

جناب سپیکر! ملک یا وفاقی حکومت ایک بحران سے دوچار ہوئی۔ کسی نے اپنے بھتے کے rate کو بڑھانے کے لئے اپنا داؤپیچ کھیلا، کسی کو ڈیزل کے پرمٹ چاہئیں تھے اس نے اپنا حصہ بڑا کرنے کی کوشش کی اور کسی کو پنجاب کی حکومت چاہئے تھی وہ بھی اپنی طاق لگا کر بیٹھے تھے۔ وہ چاہتے تھے کہ کسی نہ کسی طرح سے کوئی بحران پیدا ہو اور ہمارے گھر میں آکر چاند گرے۔ ایسے موقعوں پر ہمیشہ لوگوں نے سیاست کی، لوگوں نے بحران کو گہرا کرنے کی کوشش کی اور اپنے مطالبات رکھے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج اگر کوئی یہ بات کرے کہ ہم mandate کا بہت احترام کرتے ہیں، آپ بھی اس معزز ہاؤس میں موجود تھے جب یہاں پر ایک ایک آدمی کو ساتھ بٹھا کر پریس کانفرنس کی جاتی تھی اور کہا یہ جاتا تھا کہ یہ آدمی مسلم لیگ سے مسلم لیگ میں آیا ہے، اپنے گھر میں ہی آیا ہے اور یہ کون سی کسی دوسری جماعت میں گیا ہے، میں نے ان لوگوں کے خلاف سپیکر آفس میں اپنے reference دائر کئے اور کہا کہ ان لوگوں کا تعلق پاکستان مسلم لیگ (ن) سے ہے اور یہ لوگ پاکستان مسلم لیگ (ن) کے ٹکٹ پر منتخب

ہوئے ہیں جوان لوگوں کو وزیر اعلیٰ صاحب اپنے ساتھ بٹھا کر پریس کانفرنس کروا کر کہتے ہیں کہ یہ اپنے گھر میں آئے ہیں۔ میں نے کہا کہ ان لوگوں کے خلاف کارروائی کی جائے۔ میرے ایک ایک reference کے جواب میں یہ کہا گیا کہ انہوں نے کون سا جرم کیا ہے؟ یہ مسلم لیگ سے مسلم لیگ میں ہی آئے ہیں اور یہ اپنے گھر میں ہی آئے ہیں۔ حالانکہ گھر تو وہ ہوتا ہے جو پہلے ہو، نسل آگے سے نہیں بلکہ پیچھے سے چلتی ہے۔ مسلم لیگ تو پاکستان مسلم لیگ (ن) تھی، مسلم لیگ وہ تھی جو 12۔اکتوبر 1999 کو تھی اور مسلم لیگ وہ تھی جس کا سربراہ میاں نواز شریف تھا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

12۔اکتوبر 1999 کو 5 بجے جو لوگ کہتے تھے کہ میاں نواز شریف قائداعظم کا ثانی ہے، جو لوگ کہتے تھے کہ وہ ایشیا کا لیڈر رہے اور 6 بج کر 20 منٹ پر وہ کہتے تھے کہ کون نواز شریف ہم تو جانتے ہی نہیں ہیں؟

معزز ممبران حزب اقتدار: شیم، شیم۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اب ایسے لوگ اگر ہمیں mandate کا درس دیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ان کی طرف سے زیادتی ہے۔ آج بھتہ خوری، ڈیزل پرمٹ اور پنجاب کی حکومت کے لالچ میں جب رالیں ٹپک رہی تھیں تو اس وقت پاکستان مسلم لیگ (ن) کی قیادت میاں محمد نواز شریف نے اپنا کوئی ذاتی مطالبہ پیش نہیں کیا۔ وہ دس مطالبات سب کے سامنے ہیں اور ان میں سے ایک مطالبہ بھی ایسا نہیں ہے جو پاکستان مسلم لیگ (ن) سے متعلق ہو۔ (نعرہ ہائے تحسین)

ان میں سے کوئی ایک مطالبہ بھی ایسا نہیں جو ذاتی اور جماعتی سیاست پر مبنی ہو۔ وہ پاکستان کا ایجنڈا ہے، وہ اس ملک کو آگے بڑھانے کا ایجنڈا ہے اور وہ پاکستان کے 17 کروڑ عوام کے مستقبل کا ایجنڈا ہے اور وہ ایجنڈا میاں محمد نواز شریف نے پیش کیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ جیسے میرے سینئر منسٹر راجہ ریاض صاحب نے کہا اور ہمیں اس بات کی قدر ہے کہ انہوں نے اس ایجنڈے کو قبول کر کے ان جماندرو لوٹوں کو جن کا خمیر ہی لوٹا گری سے اٹھا ہے، جو خود لوٹا گری سے پیدا ہوئے ہیں، ان کو بھی، بھتہ خوروں اور ڈیزل پرمٹوں کو بھی shut up call دی۔ اب میں سمجھتا ہوں کہ راجہ ریاض صاحب نے جو بات کی ہے ہم امید کرتے ہیں کہ پاکستان پیپلز پارٹی، پاکستان پیپلز پارٹی کی قیادت اور وفاقی حکومت اس قومی ایجنڈے پر عمل کرے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ ان لوٹوں، ان بھتہ خوروں اور ان ڈیزل پرمٹوں کو اس ملک میں سیاست کرنے کے لئے کوئی جگہ نہیں ملے گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: لیڈر آف دی اپوزیشن کی بات سے پہلے میں صرف اتنا کہوں گا کہ یہ ایک معزز ہاؤس ہے۔ اس میں اگر آپ کسی کی بات کو interrupt کریں گے تو پھر میرے لئے اُدھر سے بھی کنٹرول کرنا مشکل ہو جائے گا اس لئے بات سننے کا حوصلہ پیدا کریں اور لاء منسٹر صاحب نے جو بات کی ہے ان کی بات کا جواب دینے کے لئے اپوزیشن لیڈر کھڑے ہوئے ہیں لیکن decorum of the House کا بھی خیال رکھیں۔ جب رانا ثناء اللہ صاحب بات کر رہے تھے تو اس وقت میں نے آپ کو interrupt کرنا مناسب نہیں سمجھا but this is a wrong way اور آئندہ اس پر دھیان رکھیں۔ جی، لیڈر آف دی اپوزیشن!

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): شکریہ۔ جناب سپیکر!۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب قائم مقام سپیکر: منڈا صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اگر یہ ہمارے منسٹر کو interrupt کریں گے تو ہم بھی اپوزیشن لیڈر کو بولنے نہیں دیں گے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: منڈا صاحب! decorum of the House کا خیال رکھیں، یہ آپ کا فیصلہ نہیں ہے کہ کس کو بولنے دینا اور کس کو نہیں بولنے دینا۔ آپ تشریف رکھیں، آپ کا point note ہو گیا ہے اب آپ تشریف رکھیں۔ جی، چودھری ظہیر الدین خان! (قطع کلامیاں)

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! اچھا ہوا کہ آپ نے منڈا صاحب کو کہہ دیا ورنہ منڈا صاحب کو سمجھانے کے لئے پھر مجھے بھی کچھ عرض کرنا پڑتا۔ میری عرض کرنے کے باوجود لاء منسٹر صاحب نے کافی ترش زبان استعمال کی ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اس ہاؤس میں ہمیں پھر بھی try کرتے رہنا چاہئے کہ ہم بہتر طریقے سے بات کر سکیں۔ ٹیڑھی بات کس کو کرنی نہیں آتی؟ ٹیڑھی بات کرنے کے لئے special training کی ضرورت نہیں ہوتی۔ میں نے ان کی ملاقاتوں سے ہی وہ سب کچھ سیکھا ہوا ہے لیکن میں ایسی بات نہیں کروں گا۔ میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جس ایجنڈے کی یہ بات کر رہے ہیں میں نے پہلے بھی بات کی تھی کہ یہ ایک fixed میچ تھا جو کھیلا گیا اور اس fixed میچ کا لوگوں کو پہلے ہی پتا تھا۔ یہ میچ پہلی دفعہ نہیں کھیلا گیا یہ الٹی میٹم کئی دفعہ دیئے گئے۔ یہ ایجنڈا پیش کرنے والے اور ایجنڈا قبول کرنے والے دونوں کو ہی ریلیف مل گیا لیکن ایوان کی ریلیف کہاں چلی گئی؟

معزز ممبران حزب اقتدار: لوٹے، لوٹے، لوٹے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آرڈر، آرڈر۔ (شور وغل)

ایک منٹ ذرا تشریف رکھئے گا۔ Order in the House. This is very wrong. آپ ہاؤس کے decorum کا خیال رکھیں۔ وہ بات کر رہے ہیں ان کی بات پوری ہونے دیں اس کے بعد اگر respond کرنا ہو گا تو آپ کے لاء منسٹر کے پاس پورا اختیار ہے وہ respond کریں لیکن اس طرح نہیں۔ جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ذرا یہ بات کر لیں پھر آپ کر لیں۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): شکریہ۔ جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے یہ بات واضح کر دوں کہ یہ غلط فہمی دُور کر لیں، یہ مجھے یہاں بات نہیں کرنے دیتے نہ کرنے دیں لیکن ان میں سے کوئی شخص میرے بعد یہاں پر کوئی بات کر کے دِکھائے۔ ان کا کون بندہ یہاں پر بات کرتا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کی بات complete ہو گئی ہے؟

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جی، نہیں۔ (شور وغل)

جناب قائم مقام سپیکر: پہلے ان کی بات ہو جائے، بھئی! چپ کریں۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب والا! جس دِن یہ 45 دِن کا ایجنڈا دیا گیا جس میں سے پٹرول کی قیمتیں واپس لینے کے لئے کہا گیا جبکہ وہاں یہ تقریر ہو رہی تھی تو وہ واپس ہو چکا تھا۔ اس کے بعد دوسری بات RGST کی کی گئی کہ اسے واپس لیا جائے۔ پیپلز پارٹی پہلے ہی کہہ چکی ہے کہ وہ RGST واپس لے گی۔ اس کے علاوہ بجلی اور گیس کا 45 دِن کا ایجنڈا دیا گیا تھا تو 45 دِن بعد جب سردی کم ہو گی تو گیس کی demand ویسے ہی ختم ہو جائے گی۔ باقی کے چار پانچ نکات sub-judiced matter میں ہیں۔ یہ آپس میں ان کا relief دینے کا چکر ہے، یہ سارے کا سارا پتلی تماشا ہے ہم اس کا حصہ نہیں بنتے۔ ہم نے صرف یہ کہا ہے کہ آپ یہ ایجنڈا ایوان میں لے کر آئیں، اگر چودھری نثار صاحب وہاں سے دے دیتے تو زیادہ بہتر تھا۔ چھوٹی چھوٹی چیزیں تو یہ forgive نہیں کر سکتے کسی کو دینے کے لئے اور یہاں پر یہ کہا جاتا ہے کہ ہم اس پر بات نہیں کرنے دیں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ اس کا اعلان کریں اور آپ میں سے کوئی یہاں پر بات کر کے دکھائے، کون اس طرح یہاں پر بات کر سکتا

ہے؟ ہم آرام سے بات کر رہے ہیں، ہم ٹیڑھی بات نہیں کرتے۔ کون سی آپ کی یہاں پر اکثریت ہے جو ہمیں بات کرنے سے روک سکتی ہے یا کون خود بات کر سکتا ہے؟

معزز ممبران حزب اقتدار: لوٹا، لوٹا۔۔۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): میں یہاں پر پھر کہوں گا، میں اس بات کو دہراؤں گا جو تھوڑی سی دِل کو لگی ہے کہ یہاں پر اپنی اقلیتوں کو اکثریت میں بدلنے کے لئے جو روّیہ وزیر اعظم نے اختیار کیا ہے کہ وہ قیادتوں سے بات کرتے ہیں وہی اختیار کیا جائے۔ میں یہ بات دوبارہ دہراؤں گا۔ یہ ایجنڈے سارے کے سارے، کبھی ہوا ہے کہ ایجنڈا دینے کے بعد ٹیلیفون کا انتظار کیا جائے کہ ہمیں ایجنڈا ماننے کا ٹیلیفون آئے گا تو پھر کوئی بات کریں گے۔ یہ ٹیلیفونک انتظار کرنے والی بات۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ ماحول کو اچھا رکھا جائے۔ ہم ہمیشہ ماحول کو بہتر کرنے کا تعاون پیش کرتے ہیں۔ ان باتوں سے اور یہ جو آپ چھوٹی چھوٹی نعرہ بازی کرتے ہیں تو ہم گھبرانے والے ہیں نہ گھبرائے ہیں لیکن یہ بات ہے کہ آپ جیسا روّیہ اختیار کریں گے ویسا ہی روّیہ یہاں سے اختیار کیا جائے گا۔ شکریہ (شور وغل)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، لغاری صاحب!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! میں floor دیتا ہوں۔ Let him speak.

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! ہمارے اس ہاؤس میں بہت سارے ممبران ایسے ہیں جو پہلی دفعہ elect ہو کر آئے ہیں اور انہیں یہ نہیں پتا کہ Leader of the Opposition کا status کیا ہے؟ ان بہنوں اور بھائیوں کی خدمت میں یہ عرض ہے کہ اس ایوان کے اندر یہ دو کرسیاں، Leader of the House اور Leader of the Opposition برابر کی کرسیاں ہیں۔ حکومت اس ایوان کا ایک sub-set ہے اور جتنا احترام اور عزت Leader of the House کو ملتی ہے اتنا ہی احترام اور عزت Leader of the Opposition کو ملنی چاہئے اور یہ جو ہم شور مچا کر بدتمیزی کر کے سمجھتے ہیں کہ ہم نے کوئی اچھا کام کیا ہے۔ (شور وغل)

جناب افتخار احمد خان بلوچ: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: پلیز! بلوچ صاحب! تشریف رکھیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! جس وقت بھی چیف منسٹر Leader of the House بولتے ہیں ہمارے ہاؤس میں سے کوئی نہیں بولتا، لاء منسٹر صاحب ایک منسٹر ہیں He is not the Leader of the House, ان بھائیوں کو یہ بھی بتا دیں یہ خوشامد سے اپنے نمبر تو ضرور ٹانگ رہے ہیں لیکن یہ بالکل اصول کے خلاف بات کر رہے ہیں اور مہربانی کر کے ہم یہ روایت پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ افتخار بلوچ صاحب نے اگر شور مچانا ہے تو مہربانی کر کے ان کو چُپ کروادیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: لغاری صاحب! ایک منٹ ذرا آپ بھی تشریف رکھئے گا۔ جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! محترم لغاری صاحب نے جو بات کی ہے بالکل درست ہے کہ Leader of the Opposition کا مقام Leader of the House کے بعد ہے اور جو پارلیمانی لیڈران ہیں اُن کا مقام اُن کے بعد ہے اور جب وزیر اعلیٰ یا قائد ایوان موجود نہ ہوں تو روایت یہ ہے کہ Minister for Law and Parliamentary Affairs ان کو represent کرتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

میرے معزز بھائی اور بہنیں جو opposition benches پر بیٹھی ہیں میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ کبھی بھی Leader of the Opposition جب اپنی بات کر رہے ہوں گے تو انہیں interrupt نہیں کیا جائے گا۔ اگر جذبات میں آ کر کسی معزز ممبر نے بات کی بھی ہے تو میں اس کی ذمہ داری لیتا ہوں کہ اس طرف سے کوئی بھی معزز ممبر ان کو interrupt نہیں کرے گا۔ اس وقت صورتحال یہ پیدا ہوئی کہ جب Leader of the Opposition نے بات کی تو سب نے ان کی بات بہت خاموشی اور تحمل سے سُنی، جو ہمارے سینئر منسٹر ہیں وہ بھی اپنی پارٹی کے پارلیمانی لیڈر ہیں جب انہوں نے بات کی تو وہ بھی سُنی گئی لیکن اس دوران بھی اس طرف سے آوازیں آتی رہیں اور جب میں نے بات کی تو اس وقت بھی اس طرف سے آوازیں آئیں جس کی وجہ سے یہاں سے reaction ہوا۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے شیر، شیر کی نعرہ بازی)

اس کے بعد میں سمجھتا ہوں کہ جب ایک مرتبہ Leader of the Opposition نے بات کر لی، راجہ ریاض صاحب نے بطور پارلیمانی لیڈر اپنی جماعت کی بات کر لی اور اس کے بعد میں نے بھی عرض کر دیا تو اس کے بعد جواب الجواب کا سلسلہ نہیں ہونا چاہئے تھا لیکن قائد حزب اختلاف نے چونکہ بات کی ہے اور پھر انہوں نے ایجنڈے کو hit کیا ہے کہ فلاں چیز تو فروری میں پندرہ دِن، سولہ دِن بعد ختم ہو جائے گی۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ اُس ایجنڈے کے نکات سے واقف نہیں ہیں۔ میں آج ہی ان کی

خدمت میں ان نکات کی ایک کاپی پیش کردوں گا اور اب میری ان قوتوں سے جو blackmailing کرنا چاہتی تھیں ان کی خدمت میں یہی عرض ہے کہ:

جا اپنی حسرتوں پہ آنسو بہا کے سو جا

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب قائم مقام سپیکر: میرا خیال ہے کہ پہلے ذرا وہ کر لیں یا پہلے یہ ذرا بات کر لیں؟ پھر آپ کر لیں۔ آپ دیکھیں اس وقت ہاؤس کا ایک decorum ہے kindly اس کو follow کریں۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): شکریہ۔ جناب سپیکر! میں ہاؤس کے علم میں لانے کے لئے ایک بہت اہم بات کرنا چاہتا تھا لیکن اس سے پہلے چونکہ رانا صاحب نے آج بڑے عرصے کے بعد ایک شعر پڑھا ہے تو ایجنڈے والی میٹنگ کے بعد ایک شعر رہ گیا تھا وہ جو تھا کہ:

لکھ رکھا ہے ترک عہد الفت

مگر دل دستخط کرتا نہیں ہے

معزز ممبران: سمجھ نہیں آئی۔

پوائنٹ آف آرڈر

واپڈا اور ارسا کا بجلی بنانے کے لئے طے شدہ فارمولے سے زیادہ منگلا ڈیم سے پانی کے اخراج سے فصلوں کے نقصان کا خدشہ

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): بعد میں سمجھ لیں جس کسی کو سمجھ آتی ہے۔ واپڈا نے اور ارسا نے نہروں کی بندش کے لئے season میں یہ طے کیا تھا کہ منگلا ڈیم سے اس پیریڈ میں دس ہزار کیوسک سے زیادہ out flow نہیں ہو گا اور واپڈا غیر قانونی طور پر بجلی کی پیداوار بڑھانے کے لئے بیس ہزار کیوسک اس وقت نکال رہا ہے جو پنجاب کے حصے کا پانی ہے وہ ضائع ہو رہا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ میں ذرا بتاؤں کہ آپ کے آنے سے پہلے لغاری صاحب نے بات کی تھی راجہ ریاض صاحب نے اس کا جواب دینا تھا وہ جواب لے کر آئیں گے۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): اگر راجہ صاحب اس پر جواب دینا چاہتے ہیں تو میں نے صرف نشاندہی کرنی تھی۔ آپ کا شکریہ اگر آپ جواب دینا چاہتے ہیں میں اس میں کہنا چاہوں گا کہ

واپڈا کو اس سے باز رکھا جائے کہ وہ پنجاب کا جو Irrigation کا پانی ہے وہ other sources کے لئے استعمال نہ کرے۔

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میری خواہش تھی کہ میں اپنے جو محترم اپوزیشن کے دوست ہیں آج ان کے احترام کی انتہا کر دوں لیکن چودھری ظہیر صاحب، یہاں پر بات ہو رہی تھی کہ اپوزیشن لیڈر اور قائد ایوان کا ایک جیسا استحقاق ہے اور یہ جو بات اپوزیشن لیڈر نے کی ہے یہ مجھے انتہائی دُکھ کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ انہوں نے ایک خبر جو غلط ہے کم از کم وہ اپنے کسی ممبر سے یہ بات کہلوا لیتے، ایک غلط خبر پر انہوں نے بات کی ہے اور یہاں پر آج جواب کی رپورٹ ہے اس میں منگلا سے دس ہزار کیوسک اور تربیلا سے انہوں نے تیس ہزار کیوسک کہا ہے اور تربیلا سے دس ہزار کیوسک جو بہت تھوڑا پانی ہے وہ چھوڑا گیا اور یہ سندھ اور پنجاب کا اکٹھا ہے یہ پانی ہم total draw کر رہے ہیں۔ کوئی ایسی بات نہیں ہے، خدانخواستہ کوئی غیر قانونی کام نہیں ہو رہا، جو ہم پانی draw کر رہے ہیں میں نے اس معزز ہاؤس کے سامنے رکھ دیا ہے۔ پچھلے دِنوں جب ضرورت نہیں تھی مکمل بند تھا اب سارا سال تو پانی بند نہیں رکھنا آہستہ آہستہ اس کو کھولنا ہے اب ہم بھل صفائی کی مہم بھی ہمارے آدھے مرحلے سے آگے جا چکی ہے تو اب آہستہ آہستہ اس کو کھولنے کا جو procedure ہے وہ adopt کیا جا رہا ہے، کسی جگہ انہوں نے ایک الفاظ استعمال کیا کہ غیر قانونی بجلی پیدا کی جا رہی ہے۔ (قہقہہ)

یہ مجھے سمجھ نہیں آئی کہ غیر قانونی بجلی کس طرح پیدا کی جاتی ہے لیکن ہم ان کے جذبات کا احترام کرتے ہیں اور انشاء اللہ کوشش کریں گے کہ کسی جگہ غیر قانونی بجلی پیدا ہو اور نہ کوئی غیر قانونی کام ہو۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب والا! میں یہ گزارش کروں گا کہ۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: لغاری صاحب! میں آپ کو ابھی floor دیتا ہوں کیونکہ آپ نے جو سوال کیا تھا اس پر انہوں نے respond کیا ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب والا! یہ کہہ رہے ہیں کہ پانی نہیں کھولا گیا تو کیا یہ اس House کے floor پر assurance دیتے ہیں، ان کی یہ بات پکی ہے۔25۔دسمبر سے 5۔فروری تک closure کا جو period ہوتا ہے ابھی 5۔فروری تو نہیں آیا، 25۔دسمبر سے اب تک 10 ہزار کیوسک سے زیادہ پانی نہیں کھولا گیا، کیا اس بات کی House میں assurance دیتے ہیں؟ بات تو یہ ہے کہ 10 ہزار کیوسک سے زیادہ پانی چھوڑا گیا ہے، یہ کہہ رہے ہیں کہ آج کی یہ پوزیشن ہے تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا اس سے پہلے کبھی نہیں چھوڑا گیا، یہ clarify کر دیں پانی چھوڑا گیا یا نہیں؟ میں نے تو ان کو ٹائم دیا تھا کہ جائیں

یہ کل اپنا پورا home work کر کے آئیں۔ اگر تو یہ اس پر فوراً جواب دینا چاہتے ہیں تو کیا یہ گارنٹی کر رہے ہیں کہ 10 ہزار کیوسک سے زیادہ منگلا ڈیم سے پانی نہیں چھوڑا گیا؟

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب والا! انہوں نے 25۔دسمبر سے لے کر۔۔۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب والا! میں نے کہا ہے کہ closure کا جو ٹائم ہے canal closure time کے اندر۔۔۔

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب والا! میں کل اس کی مکمل تفصیل ان کو بتا دوں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: کل مکمل تفصیل لے کر آئیں۔ جی، شیخ علاؤالدین صاحب!

شیخ علاؤالدین: شکریہ۔ جناب والا! میں یہ چاہوں گا کہ میرے بھائی چودھری ظہیر الدین صاحب ایک منٹ بیٹھ جائیں میں چند سیکنڈ کے اندر اپنی بات ختم کر دوں گا۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب والا! میں بھی کچھ گزارش کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میجر صاحب! ان کے بعد میں آپ کو floor دوں گا۔

مال روڈ پر احتجاجی جلوسوں سے تاجروں اور پرائیویٹ سکولوں کی فیسوں میں بے جا اضافہ سے عوام کو پریشانی کا سامنا

شیخ علاؤالدین: جناب والا! مجھے صرف دو منٹ کے لئے House in order چاہئے کیونکہ اوپر میرے جرنلسٹ بھائی بیٹھے ہیں وہ ایک بات پر ہنس رہے تھے، میں جانتا ہوں کہ وہ کیوں ہنس رہے تھے اور میں مجبور ہوں کہ اس بات کا جواب دوں۔ میں نے چودھری ظہیر الدین صاحب کو انتہائی seasoned Parliamentarian پایا ہے اور ان کی میں دل سے قدر کرتا ہوں لیکن آج ایک بات ایسی ہوئی ہے جس کا جواب اگر میں نہیں دوں گا تو یہ مناسب نہیں ہو گا، میں خاموشی بھی چاہتا ہوں، اگر آپ تھوڑا سا سن لیں تو آپ کی مہربانی ہو گی۔ یہ سارے House کے علم کا معاملہ ہے جس پر میں بات کرنے لگا ہوں۔ چودھری صاحب نے بات شروع کی تھی، میں جو بات کرنا چاہتا تھا وہ انتہائی اہم public issue ہے اس کو ایک طرف رکھ کر چودھری صاحب نے یہ بات کی اور ان کا حق ہے وہ ضرور کریں۔

انہوں نے یہ کہا کہ ساڑھے تین فیصد withholding tax فیڈرل گورنمنٹ نے آڑھتی پر لگایا ہے۔ میں اس بات کا اس لئے جواب دینا چاہتا ہوں کہ کیا withholding tax اور capital value tax پچھلے پانچ سال سے پنجاب گورنمنٹ on behalf of Federal Government collect نہیں کر رہی تھی، آڑھتی پر اگر ٹیکس لگا ہے تو اس کا کسان سے کیا تعلق ہے؟ withholding tax اس کی income پر ہے اور اس کو کسان کے نام پر لگا کر یہ بدنام کرنا کہ پنجاب حکومت لگا رہی ہے یہ ایک seasoned parliamentarian کی زبان سے آنا میرے لئے دکھ کی بات ہے۔ وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ withholding tax اور capital value tax پنجاب حکومت اکٹھا کر رہی ہے۔ یہ پراپرٹی، موٹر وہیکل اور اس کے علاوہ اور چیزوں پر بھی پنجاب حکومت اکٹھا کر رہی ہے۔ اب اگر انہوں نے یہ آڑھتیوں پر ٹیکس لگایا ہے تو کسان اس میں کہاں hit ہوا ہے؟ میں یہ بھی چاہوں گا کہ میرے بھائی چودھری ظہیر الدین اس کا بھی جواب دیں۔

دوسری بات میں یہ کروں گا کہ یہ جو آئے دن مال روڈ پر جلوس آتے ہیں چودھری ظہیر الدین صاحب اور میں 2006 میں Loss Assessment Committee کے ممبر بن گئے تھے، مجھے تو پتا نہیں کہ کیسے اچانک بنا دیا گیا تھا؟ اس وقت مال روڈ تباہ ہو گیا تھا اور اس وقت بھی میں نے اس House میں یہ گزارش کی تھی کہ خدا کے لئے مال روڈ کو no protest area declare کر دیا جائے۔ میرے بھائی میرے ساتھ تھے اور میں یہ بات repeat نہیں کرنا چاہتا جب کروڑوں روپے کا مال روڈ کا نقصان ہوا تھا تو مجھے انہوں نے کیا کہا تھا کہ ہم نے کیا کرنا ہے۔ آج تک مال روڈ کو no protest area ہم نہیں بنا سکے، یہ بات بالکل ٹھیک ہے کہ لوگوں کا protest کرنا حق ہے لیکن اس کے لئے بڑا آسان طریقہ ہے کہ یہاں سامنے جہاں summit مینار ہے تین چار سو آدمیوں کو آنے دیا جائے اور وہاں سے دو تین لوگ آئیں، جیسے بین الاقوامی طور پر United Nations کے دفتروں کے سامنے protest ہوتا ہے، پرسوں جب جمعہ والے دن میں آپ کے پاس آیا تھا تو اس وقت بھی باہر نرسوں کی ریلی تھی اور تمام ٹریفک بند تھی، ایمبولینسیں کھڑی تھیں اور لوگ ہمیں بُرا بھلا کہہ رہے تھے۔ اب آپ یہ بتائیں کہ ہمارے اس House کا اس میں کیا قصور ہے، لوگوں کا تو حق ہے کہ وہ protest کریں، کیا ہم ان کو ایک safe passage نہیں دے سکتے؟ 2006 میں مال روڈ تباہ ہوا اور اس کے علاوہ ہر وقت یہ خطرہ ہوتا ہے، پچھلے اجلاس کے دوران ہمارے ایم پی ایز حضرات کی گاڑیاں توڑی گئیں، سکیورٹی سٹاف کے ساتھ جو کچھ ہوا وہ بھی آپ کے سامنے ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور افسوسناک بات کہ میں نے جب

اس پر تحریک التوائے کار پیش کی آپ ایک سیکنڈ میں سمجھ جائیں گے جو کچھ میں کہنا چاہ رہا ہوں۔ جواب اس کا یہ آیا کہ .Matter is subjudiced with the court حالانکہ یہ ایک چیف جسٹس کا suo motu action تھا۔ انہوں نے ٹیچروں کو بلایا اور کہا کہ یہ آپ مت کریں اور معاملہ dispose of ہو گیا یعنی معاملہ subjudice تھا ہی نہیں۔

جناب والا! میری تیسری بات یہ ہے کہ میں نے بارہا یہ بات کہی ہے کہ لوگ ان private institutions سے بہت پریشان ہیں، 60ہزار روپے ایک بچے کی فیس ہے۔ آپ خود درد دل رکھنے والے ہیں آپ بتائیں کہ بچوں کی فیس کیسے دی جائے گی؟ اسی طرح پرائیویٹ میڈیکل کالج سات سات لاکھ روپے ایک سال کا لے رہے ہیں۔ اب آپ مجھے بتائیں کہ یہ کتنا آسان کام ہے، ان دونوں issues پر آج آپ ایک کمیٹی بنادیں اور تین دن کے اندر اس کا فیصلہ ہو جائے گا کہ مال روڈ کا کیا کرنا ہے اور ان بچوں کی فیسوں کا کیا کرنا ہے؟ باقی رہ گئی بات capital value tax اور withholding tax کی تو میں چودھری صاحب کے علم کو salute کرتا ہوں مجھے یہ بتائیں کہ کیا پنجاب حکومت اس کی collection نہیں کر رہی اور withholding tax پر کسان کا کہاں interest آ گیا؟

جناب قائم مقام سپیکر: شیخ صاحب! ایک طرف رہ جائیں۔ پرائیویٹ سکول اور then withholding tax وغیرہ۔

شیخ علاؤالدین: کیا کروں؟ جناب! آج مجھے ٹائم مل گیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں نے آپ کے کہنے پر specifically ایجوکیشن منسٹر کو بلایا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب والا! میری عرض یہ ہے اور میرا حال اس بھوکے جیسا ہے جس کو غلطی سے اس کے مالک نے کہہ دیا کہ آؤ کھانا کھالو، وہ تو باہر نہیں نکلے گا وہ تو کچھ اور ہی سمیٹ کر جائے گا۔ مجھے ٹائم کہاں ملتا ہے اور میں نے جو بات کی ہے میں چاہوں گا کہ حکومت کی طرف سے اس کا جواب آنا چاہئے لیکن میں نہ صرف اس معاملے کا عینی شاہد ہوں بلکہ اس بات کو سمجھتا ہوں کہ withholding tax کون لے رہا ہے۔ شکریہ

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب والا! میں یہ گزارش کروں گا کہ ۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر تعلیم صاحب! آپ نے اس پر بھی respond کرنا ہے اور ان کے بعد آپ بات کریں گے۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): شکریہ۔ جناب سپیکر! محترم شیخ علاؤالدین صاحب کی توجہ میں چاہوں گا۔ میں یہاں حاضری کے لئے اور ان کے ارشادات سننے کے لئے بیٹھا تھا۔ میں یہ عرض کروں گا کہ میں یہ نہیں کہوں گا کہ وہ سمجھے نہیں بلکہ میں شاید ان کو سمجھا نہیں پایا اور ان کی توجہ کسی اور طرف تھی۔ میں نے یہی بات کہی تھی کہ 31۔ دسمبر کو یہ نوٹیفکیشن ہوا ہے میں اس کی کاپی آپ کو پیش کر دوں گا۔

دوسری بات میں نے یہ کہی ہے کہ اس میں اس کا mechanism of collection نہیں دیا گیا۔ آڑھتی سے یہ ٹیکس لینا ہے تو وہ اپنے پاس سے کیوں دے گا؟ وہ جو مولی اور گاجر آتی ہے آپ تک مولی پہنچنے سے پہلے وہ یہ ٹیکس کسان سے لے گا، ہر وہ مولی گاجر جو آپ تک پہنچے گی اس پر withholding tax تو لگے گا اور یہ آڑھتی پر ہی لگے گا لیکن آڑھتی نے کبھی اپنے پاس سے یا اپنے منافع میں سے ٹیکس نہیں دیا۔ وہ لا محالہ کسان کی کھال میں سے اتارے گا اس لئے میں نے ایک تجویز دی ہے اور اگر اس میں کوئی اچھائی ہے تو اس میں میرا ساتھ دیں اور اگر کوئی خامی ہے تو مجھے حکم صادر فرمائیں میں اپنے آپ کو اس کا مجرم سمجھتے ہوئے بیٹھ جاؤں گا۔ میں یہی کہنا چاہتا تھا کہ یہ جو کسان کی product ہے اس نوٹیفکیشن کو بھی ملاحظہ فرمالیں نہیں تو مغل صاحب ہیں وہ دو دن سے ٹیلی ویژن پر بیٹھے فرما رہے ہیں ان کے پاس بھی نوٹیفکیشن ہے اور کچھ اور دوستوں کے پاس بھی ہوگا اور اگر آپ کے پاس اس سے کوئی بہتر چیز ہے تو ہم اس کو مانیں گے، جیسے آپ حکم صادر فرمائیں گے ہم مانیں گے۔ (قطع کلامیاں)

جناب قائم مقام سپیکر: سارے دوست تشریف رکھیں۔ شیخ صاحب نے جو بات کی ہے ابھی ہمارے وزیر تعلیم صاحب۔۔۔

شیخ علاؤالدین: جناب والا! میں چودھری صاحب کی مسکراہٹ پر مسکرا رہا ہوں۔ وہ یہ سمجھ گئے ہیں کہ میں صحیح کہہ رہا ہوں۔ اب یہ اس کی collection پر آگئے ہیں کہ 31۔ دسمبر کو یہ نوٹیفکیشن آیا ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمن رانا: جناب والا! میں یہ گزارش کروں گا کہ۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر تعلیم صاحب!

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! پانچ چھ مہینے پہلے ایک تحریک التوائے کار اس ایوان کے اندر لانے کی کوشش کی گئی تھی۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب والا! آپ مجھے بات ہی نہیں کرنے دیتے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔Let the Chair decide کہ کس نے بات کرنی ہے اب آپ اس طرح سے نہ کریں۔ میں آپ کو ابھی floor دیتا ہوں۔ میں House کا ایجنڈا چھوڑ کر آپ لوگوں کو floor دے رہا ہوں تھوڑی دیر کے لئے تسلی رکھیں۔ (قطع کلامیاں)

میاں نصیر احمد: جناب والا! پانچ چھ مہینے پہلے جو تحریک التوائے کار اس ایوان کے اندر لائی گئی تھی، جو لانے کی کوشش کی گئی تھی اس کا بنیادی مقصد سکولوں کی فیسوں کے حوالے سے تھا لیکن جو جواب دیا گیا اس میں یہ کہا گیا کہ سندھ اسمبلی سے ایک law پاس ہوا ہے کہ اگر کوئی پرائیویٹ سکول سالانہ فیس بڑھانا چاہتا ہے تو ایک law ہے جس کے تحت وہ پانچ فیصد سے زیادہ فیس نہیں بڑھائے گا۔ اس law کی کاپی بھی منگوالی گئی اور وہ تحریک التوائے کار اس لئے approve نہ کی گئی۔ اس ایوان کے اندر مجھے یہ بھی بتایا گیا کہ ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جو پرائیویٹ سکولوں کی فیسوں کے حوالے سے legislation لا رہی ہے لیکن اس کے بعد جب تین دفعہ فیسیں بڑھائی گئیں تو متاثرہ والدین کی ایک کمیٹی بنائی گئی۔ یہ واقعہ میرے حلقے کے اندر ہوا وہ متاثرہ والدین جو بچوں کی فیسیں afford نہیں کرتے تھے جب انہوں نے سکولوں کے باہر احتجاج کیا تو انہیں پرائیویٹ سکولوں کے مالکان نے تحریری notices جاری کر دیئے اور ان میں mention کیا گیا کہ اگر والدین نے دوبارہ اس قسم کی حرکات یعنی احتجاج کیا تو ان کے بچوں کو سکول سے نکال دیا جائے گا۔ یہ notices آج سے چار ماہ پہلے جاری کئے گئے تھے۔ اس کے بعد متاثرہ والدین کی جو تنظیم بنی تھی وہ رجسٹرڈ کرائی گئی جس دن سے وہ تنظیم رجسٹرڈ ہوئی اس نے کوئی احتجاج نہیں کیا میں اس سکول کا نام نہیں لینا چاہتا لیکن اس سکول کی آرگنائزیشن کی طرف سے دوبارہ انہیں notices جاری کئے کہ اگر متاثرہ والدین نے ایک مہینے کے اندر اندر اس تنظیم کو ختم نہ کیا تو ان کے بچوں کو سکول سے نکال دیا جائے گا۔ کیا اس ملک کے اندر بچوں کے والدین احتجاج بھی نہیں کر سکتے، بات بھی نہیں کر سکتے؟ آج سے چھ ماہ پہلے یہ کہا گیا کہ اس پر قانون سازی کے لئے کمیٹی بنائی گئی ہے لہذا آپ ایوان کے اندر کوئی تحریک التوائے کار یا قرارداد لے کر نہ آئیں، چھ ماہ گزر چکے ہیں لیکن اس پر کون سی قانون سازی ہوئی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: پہلے آپ سکول کا نام لیں۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! اس میں کریسنٹ پبلک سکول ہے-DHA کے schools ہیں بلکہ تمام schools ہیں اور وہ on record ہے کہ 42 city اور جیو چینل پر احتجاج ہوا ہے-

جناب قائم مقام سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! قبل اس کے کہ میرے معزز بھائی جواب دیں یہاں پر چودھری ظہیر صاحب نے شعر پڑھا تھا میں اس سلسلے میں ان سے گزارش کروں گا-

محترمہ ثمینہ خاور حیات: چودھری صاحب ابھی ہاؤس میں نہیں ہیں-

جناب قائم مقام سپیکر: ابھی بات ہوئی ہے کہ interrupt نہیں کرنا-

سینئر وزیر۔ وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر!

جب بھی خون کی ضرورت پڑی سب سے پہلے گردن ہماری کٹی
پھر یہ اہل چمن کہتے ہیں یہ چمن ہمارا ہے تمہارا نہیں

جناب قائم مقام سپیکر: جی، وزیر تعلیم!

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمن رانا: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میجر صاحب! اس کے بعد آپ کی ہی باری ہے۔ ذرا یہ بات ختم ہو جائے- جی، وزیر تعلیم!

وزیر تعلیم (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! یہ بڑے important issue پر بات کر رہے ہیں- اس وقت پرائیویٹ سیکٹر بہت grow کر گیا ہے اور پرائیویٹ سیکٹر میں سکولوں کی تعداد بہت زیادہ ہو گئی ہے- جیسے شیخ صاحب اور میاں نصیر صاحب نے یہاں اس issue کو raise کیا ہے- ہماری موجودہ حکومت نے وزیراعلیٰ صاحب کے حکم پر ایک کمیٹی constitute کی تھی۔ اس وقت ہمارے پاس 1984 existing law کا ایکٹ ہے جس کے تحت ہم پرائیویٹ سکولوں، کالجوں کو اپنے پاس رجسٹرڈ کرتے ہیں مگر اس law میں یہ provision نہیں ہے کہ ہم ان سکولوں اور کالجوں کی فیسوں میں جو اضافہ کیا جاتا ہے اسے کنٹرول کر سکیں- انہوں نے بالکل یہ بات بجا کہی ہے- اس وقت ہمارے پاس جو data ہے اس کے مطابق پنجاب میں پرائیویٹ سیکٹر میں تقریباً تین سے چار فیصد ایسے سکول ہیں جو ماہانہ

فیس پانچ ہزار سے لے کر پچاس ساٹھ ہزار روپے تک وصول کر رہے ہیں-دیگر پرائیویٹ سکول بھی جو فیسیں بڑھاتے ہیں ہم نے اس کے لئے ایک regulatory body suggest کی ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ اس کے لئے قانون سازی ہو کر ہمارے پنجاب کے Rules of Business کا حصہ بن جائے پھر ہی ہم ان کو کنٹرول کر سکتے ہیں تب وہ گورنمنٹ کی اجازت کے بغیر فیسوں میں اضافہ نہیں کر سکیں گے -ہم نے اس کے لئے جو کمیٹی constitute کی تھی اس کمیٹی نے regulatory body کے لئے ایک law draft کر دیا ہے-میں لاء منسٹر صاحب سے بھی درخواست کروں گا کہ وہ law اسمبلی میں لائیں اور اس پر قانون سازی کر کے regulatory body بنائی جائے-

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ-میجر صاحب کی بات کافی دیر سے pending ہے-

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! چھ ماہ پہلے بھی یہی بات ہوئی تھی-

جناب قائم مقام سپیکر: ذرا ایک منٹ صبر کیجئے-منسٹر صاحب! آپ اس law کے لئے کوئی cut of date دیں گے کیونکہ یہ بڑا burning issue ہے؟

وزیر تعلیم (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں نے آپ کو بتایا ہے کہ ہم نے regulatory body کے لئے جو law بنانا ہے اس کی کچھ شقیں بنالی ہیں-میاں نصیر صاحب نے درست کہا ہے کہ پاکستان میں صرف صوبہ سندھ میں حکومت سندھ نے ایک ایسی regulatory body بنائی ہے جو پرائیویٹ سیکٹر میں سکولوں کی فیسیں اور ان کے دیگر معاملات کو regulate کرتی ہے-ہم نے اس کو بھی اس کمیٹی کے سامنے رکھا ہے-ہم کوشش کریں گے کہ اگلے اجلاس میں یہ law لے کر آئیں-

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بہت شکریہ

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر!---

جناب قائم مقام سپیکر: میجر صاحب کافی دیر سے بات کرنا چاہ رہے ہیں-

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میری بات سن لیں اگر یہ 1984 کے کمپنی ایکٹ کے تحت رجسٹرڈ ہیں تو ساری عمر ان پر کنٹرول نہیں ہو سکتا چونکہ وہ تو پھر SECB کے تحت ہے-پہلے میجر صاحب بات کر لیں پھر میں ابھی بات کرتا ہوں-

(اذان عشاء)

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! وزیر تعلیم صاحب نے کہا ہے کہ ایک کمیٹی بنادی گئی ہے جو اسے دیکھ رہی ہے۔ میری گزارش ہے کہ جمہوریت کی خوبصورتی یہ ہے کہ یہ ہاؤس اس کا فیصلہ کرے۔ ہم نے پہلے ایک health care کا بل بنایا تھا وہ بھی باہر سے بن گیا تھا، لوکل گورنمنٹ کی ایڈمنسٹریشن کا جو اتنا اہم بل ہے وہ بھی ہاؤس کی کمیٹی کے پاس نہیں ہے۔ پتا نہیں وہ کہاں پر discuss ہو رہا ہے؟ یہ بل بھی کہیں باہر discuss ہو رہا ہے۔ ہم اس ہاؤس کی کمیٹیاں استعمال کیوں نہیں کرتے؟ خدارا یہ issue ہاؤس کی ایجوکیشن کمیٹی کے سپرد کر دیں اور وہ اسے دیکھ لے۔ ہم نے اس ہاؤس کو through the working of these committees empower کرنا ہے لیکن ہم ان committees کو ignore کر رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میرے خیال میں اس پر کافی بات ہو گئی ہے۔ یہ issue کافی دیر سے pending پڑا ہوا ہے۔ جی، منسٹر صاحب! فرمائیں۔

وزیر تعلیم (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! میں صرف یہ بتانا چاہوں گا کہ ہم نے ایجوکیشن سیکٹر میں جتنی بھی قانون سازی کی ہے وہ ساری ہاؤس کی ایجوکیشن کمیٹی کے ذریعے ہی کی ہے۔ جب ایک issue پر policy making finalize ہو جائے گی تو اس کے بعد اس کمیٹی میں آئے گا اور اسے ہمارے منتخب نمائندے ہی finalize کریں گے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میں ایجوکیشن منسٹر صاحب سے differ کروں گا کیونکہ ہمیں اس ہاؤس میں دانش سکول پر جو documents دیئے گئے تھے اس میں کمیٹی کی جو recommendations تھیں اسے بعد میں حکومت نے پھر تبدیل کر کے ہاؤس میں پیش کیا تھا۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ prerogative تو حکومت کے پاس ہے کہ جب law making ہوتی ہے تو اس کے اندر recommendations وہاں سے آتی ہیں۔ لغاری صاحب! ذرا تشریف رکھئے میں اس کا حل بتانے لگا ہوں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ایک سپیشل کمیٹی بنائی جائے جس کے نام میں آج بیٹھ کر final کر لوں گا جس میں اپوزیشن اور سب کے نام۔۔۔ let me do that یہ کمیٹی منسٹر صاحب کی سربراہی میں ہو گی اور وہ دیکھ لے گی کہ اس نے کتنی دیر میں اپنی رپورٹ ہاؤس میں پیش کرنی ہے اور کیا کیا ہونا چاہئے کیونکہ یہ ایک بہت بڑا burning issue ہے۔ آج والدین بچوں کی فیسوں کے ہاتھوں پریشان ہیں لہذا اس پر بات بھی ہونی چاہئے اور اس پر کام بھی ہونا چاہئے۔ میں آج بیٹھ کر تینوں کمیٹیوں

کی constitution کر کے صبح ہاؤس میں announce کر دوں گا۔میجر صاحب!اب آپ بات کر لیں اس کے بعد میں نے ایجنڈے کی طرف آنا ہے۔(قطع کلامیاں)

ڈاکٹر زمر دیا سمین رانا:جناب سپیکر!میں اس سلسلے میں ایک بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر:نہیں۔میجر صاحب کافی دیر سے کھڑے ہیں۔دیکھیں!یہ طریقہ نہیں ہے۔جی، میجر صاحب!

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا:جناب سپیکر!بہت مہربانی کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا۔میں سوا پانچ بجے سے ٹائم مانگ رہا تھا اور اب سات بجنے والے ہیں۔اگر آپ مجھ سے ناراض ہیں تو میں اپنی ناکردہ غلطی کی معافی چاہتا ہوں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر:پہلے تو نہیں تھا اب ہو گیا ہوں۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا:میں پھر بھی معافی مانگتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر:جی، بات کریں۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا:جناب سپیکر!مجھے یہ احساس ہوا کہ میں بھی کل سے پینٹ کوٹ پہن کر آیا کروں گا کیونکہ جتنے بھی پینٹ کوٹ والے کھڑے ہوئے آپ نے ان کو ٹائم دے دیا۔میرا قصور یہ ہے کہ میں شلوار قمیض میں آتا ہوں؟یہ زیادتی ہے اور پھر جواب الجواب پر بہت زیادہ debate شروع ہوتی ہے۔ایک ایک پوائنٹ آف آرڈر پر چھ چھ points آرہے ہیں۔یہ بتادیں کہ ہم جیسا جو غریب آدمی یہاں آتا ہے اس کا role کیا ہے، کیا اس کا role صرف باتیں سننا ہی ہے ؟میں سوا پانچ بجے سے لے کر سات بجے تک اٹھ بیٹھ، اٹھ بیٹھ کر تھک گیا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر:پہلی بات تو یہ ہے کہ وقفہ سوالات پونے چھ بجے ختم ہوا ہے اور اس کے اندر کوئی سوال نہیں لیا جا سکتا تھا۔اب اگلی بات کریں۔

لیسکو اور محکمہ کے افسران کی ملی بھگت سے لاہور فیصل آباد روڈ کی تعمیر میں تاخیر سے ٹریفک حادثات میں مسلسل اضافہ

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا:ہو سکدا اے مینوں ٹائم دیکھنا نہ آندا ہوئے۔میری بڑی مختصر سی گزارش ہے کہ میں اپریل 2008 میں ایم پی اے بنا اور جون 2008 میں ایک تحریک استحقاق اس ہاؤس

میں پیش کی۔وہ تحریک استحقاق میری ذات کے متعلق نہیں تھی بلکہ وہ فیصل آباد سے لاہور تک کے ایریا کی عوام سے متعلق تھی اس کے بعد اس سے متعلقہ چار تحاریک استحقاق اور پیش ہوئیں۔اس پر تین کمیٹیاں بنیں، کمیٹیوں نے اپنا کام کیا لیکن گورنمنٹ آف پنجاب کا ایک ڈیپارٹمنٹ جس کے سر پر جوں نہیں رینگی وہ ہے C&W۔ میں اب بھی جب صبح فیصل آباد سے آتا ہوں اور شام کو جاتا ہوں تو راستے میں جو ایکسیڈنٹ دیکھتا ہوں تو میں اپنے آپ کو کوستا ہوں کہ میں ایم پی اے کیوں بنا؟ اس ایریا کے پانچ ایم پی ایز کس لئے ایم پی اے بنے ہوئے ہیں، میری سمجھ میں نہیں آتا کہ ہر روز ایکسیڈنٹ، یہ صرف C&W کی کوتاہی ہے کہ وہ اس agreement کے تحت اپنے ٹھیکیدار سے کام نہیں لے سکے۔میری تحریک استحقاق بھی پیش ہو گئی اور تین سال سے اس پر کام بھی ہو رہا ہے، ہر مہینے اس پر meetings بھی ہوتی ہیں لیکن اس کا نتیجہ ندارد۔ میں چاہوں گا کہ آپ اس کے متعلق کوئی رولنگ دے دیں تاکہ فیصل آباد سے لاہور تک سفر کرنے والے لوگوں پر جو ظلم ہو رہا ہے، ہر روز ان کی جو اموات ہو رہی ہیں، ان کے ہر روز جو accidents ہو رہے ہیں اس سے نجات مل سکے۔آپ دھند میں وہاں سفر کریں تو پانچ چھ گاڑیاں ضرور آپ کو وہاں پر الٹی ہوئی نظر آئیں گی کیونکہ وہاں پر کوئی safety measures adopt نہیں کئے گئے۔ ٹھیکیدار پیسے لوٹ کر چلا گیا ہے۔ پچھلی میٹنگ میں سیکرٹری C&W نے کہا کہ مجھے ایک مہینے کا وقت دے دیں، میں ایک مہینے میں آسمان سے تارے توڑ لاؤں گا۔آج تین ہفتے گزر چکے ہیں لیکن ایک مرتبہ بھی اس حوالے سے کوئی میٹنگ call نہیں کی گئی۔ ہم پانچوں ممبران نے پیدل چل کر ان افسران کو وہ سڑک دکھائی، اس کے نقائص دکھائے تھے جس پر وعدہ کیا گیا کہ یہ تمام نقائص دور کئے جائیں گے۔آج چھ مہینے سے اوپر ہو چکے ہیں لیکن اس حوالے سے کوئی پیشرفت نہیں ہو سکی۔ میں عرض کرنی چاہتا ہوں کہ اگر اس House کے ذریعے یہ کام نہیں ہو سکتا تو پھر اس سے بڑا forum کون سا ہے جو کہ اس کام کو کر سکتا ہے، مجھے وہ forum بتا دیں تاکہ میں وہاں پر چلا جاؤں؟ بہت شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: پہلی بات یہ ہے کہ Chair سب کو دیکھ رہی ہوتی ہے کہ بات کرنے کے لئے کون کھڑا ہوا ہے۔ جس جس نے بات کرنی ہے مجھے indication آ گئی ہے۔ میں باری باری سب کو floor دوں گا۔ جی، رانا ارشد صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! میجر عبدالرحمن صاحب نے جو بات کی ہے وہ بالکل درست ہے اور ہم بالکل متاثرین میں شامل ہیں۔ شاہ کوٹ کے علاقے میں روزانہ حادثات ہو رہے ہیں اور ان حادثات کے نتیجے میں جو لوگ مارے جاتے ہیں ان کی کوئی شنوائی نہیں

ہوتی۔وہاں پر LAFCO والے بے لگام گھوڑا بنے ہوئے ہیں۔جب محکمہ C&W کے افسران، LAFCO کے نمائندوں اور ایم۔پی۔اے حضرات نے on ground وہاں پر visit کر لیا ہے تو اب سیکرٹری C&W ہماری میٹنگ call کیوں نہیں کرتے اور وہ اس visit کے دوران کئے گئے فیصلوں پر عمل درآمد کیوں نہیں کرواتے؟

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر قانون صاحب کھڑے ہو گئے ہیں میرا خیال ہے کہ پہلے ان کی بات سن لیں۔جی، وزیر قانون صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جس حوالے سے پہلے میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا صاحب اور اس کے بعد رانا ارشد صاحب نے بات کی ہے۔غالباً اصغر علی منڈا صاحب بھی اسی کے متعلق بات کرنا چاہتے ہیں۔اس National Highway پر جتنے بھی ایم پی اے صاحبان کے حلقے پڑتے ہیں وہ سب مل کر مجھے وقت بتادیں میں اس کے مطابق سیکرٹری C&W کو یہاں بُلا لیتا ہوں وہ ان کے ساتھ بیٹھے گا اور ان کے ساتھ جن جن معاملات کے حوالے سے پہلے بات ہوئی ہے اس کے مطابق اس بات کو ensure کیا جائے گا کہ وہ معاملات resolve ہوں۔

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں اسی حوالے سے ایک چھوٹی سی گزارش کرنی چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: اگر آپ اسی حوالے سے بات کرنا چاہتے ہیں تو پھر بالکل میں اجازت نہیں دوں گا۔آپ تشریف رکھیں اور پہلے میری بات سن لیں۔بات یہ ہے کہ وزیر قانون صاحب نے on the floor of the House یقین دہانی کروادی ہے اب اگر آپ سب ممبران اس بات پر اکٹھے ہوتے ہیں اور سیکرٹری C&W کچھ نہیں کرتا تو پھر آپ اس معاملے کو دوبارہ House میں لے کر آئیں اور اس موضوع پر اب مزید بات کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔جس طرح رانا صاحب نے فرمایا ہے کہ اس National Highway پر جن جن ممبران کے حلقے آتے ہیں وہ سب ابھی نام لکھ کر رانا ثناء اللہ صاحب کو دے دیں۔رانا صاحب جو وقت بتائیں گے اس کے مطابق آپ سیکرٹری C&W اور وزیر قانون صاحب کے ساتھ میٹنگ کریں گے۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! اس حوالے سے کل کے لئے کوئی وقت مقرر کر دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: وزیر قانون صاحب سیکرٹری C&W سے بات کر کے ہی کوئی وقت مقرر کریں گے۔ آپ اپنے سارے نام وزیر قانون صاحب کو دے دیں۔ جی، میاں رفیق صاحب!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! آج اس معزز ایوان میں جو controversy چلی ہے اس پر حسبِ حال ایک شعر کی آمد آمد ہے۔ شعر یہ ہے کہ:

آ عندلیب مل کر کریں آہ و زاریاں
تو پُکارے ہائے گل میں پُکاروں ہائے دل

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، حمیرا اویس شاہد صاحبہ!

قانون نجی قرض دہی کی ممانعت پر عملدرآمد نہ ہونے کی وجہ سے لوگوں کی پریشانی میں اضافہ

محترمہ حمیرا اویس شاہد: جناب سپیکر! آج Private Money Lending Act کے حوالے سے کمیٹی کی رپورٹ پیش ہوئی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ بہت سارے ممبران نے اس کو پڑھا نہیں ہوگا اور دیکھا بھی نہیں ہوگا۔ شاید دنیا کا سب سے مشکل کام کسی legislation کو بنانا ہے لیکن اس سے زیادہ مشکل کام اس کو نافذ کرنا ہوتا ہے۔ Money Lending Private مافیا لوگوں پر ظلم کر رہا ہے۔ اس قانون کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ ان لوگوں کے ہاتھ باندھے جائیں جو کہ لوگوں کی زرعی زمین، جائیداد اور گھر چھین لیتے ہیں۔ یہ لوگ آج بھی اسی طریقے سے اپنا کام جاری رکھے ہوئے ہیں۔ وزیر قانون اور محکمہ پولیس کے پاس تو اس حوالے سے تفصیلات بھی ہوں گی۔ آج تک ان کا کوئی کچھ بگاڑ سکتا ہے اور نہ ہی وہ کسی سے ڈرتے ہیں۔ یہاں تک کہ میں نے چار سال قبل جب یہ legislation move کی تھی تو مجھے بہت زیادہ threats آتے تھے اور ابھی بھی آتے ہیں کہ آپ ہمارا کیا بگاڑ لیں گی؟ اگر آپ statistics check کریں گے تو پنجاب کی جو core criminal activities ہیں ان میں Private Money Lending مافیا کا بہت بڑا کردار ہے اور آگے crimes میں اسی کی شاخیں جا رہی ہیں۔ یہ ابھی جو recommendations پیش ہوئی ہیں اگر ان پر بحث نہیں ہوئی، اگر ان کو ایوان کے معزز ممبران نے پڑھنا اور سمجھنا نہیں تو پھر اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ ہم نے ہی اپنے اپنے حلقوں میں جا کر اس کو نافذ کرنا ہے۔ میں سود لینے والوں میں اور نہ ہی دینے والوں میں ہوں۔ میں اس بارے میں

legislation اس لئے لے کر آئی تھی کہ یہ ہم سب کا مسئلہ ہے۔ یہ ہمارے گلی محلوں، ہمارے شہروں، صوبے اور ملک کا مسئلہ ہے۔ اس میں ایک recommendation ہے کہ آپ کو Private Money Lending کے ہاتھ کاٹنے پڑیں گے لیکن اس سے قرضے لینے کی need ختم نہیں ہوگی۔ اس کو آپ consumptive loan or productive loan کہہ لیں یہ حکومت کی ذمہ داری ہے۔ آپ کسی کو بھی جب ایک بنک بننے کی power دیں گے تو وہ اسی طرح خون چوسے گا جس طرح Private Money Lending والے لوگ چوس رہے ہیں۔ آپ چاہے NGOs کو لے آئیں وہ بھی interest charge کر رہی ہیں۔ شروع میں تو ہر NGO چار یا پانچ فیصد پر قرض دیتی ہے جبکہ بعد میں یہ اس کو increase کرتے جاتے ہیں۔ Micro Credit Financing کی طرف سے جو lending کی جاتی ہے وہ اس پر لوگوں سے 38 فیصد تک سود charge کر رہی ہے اور جب آپ یہ سود نہیں دے پاتے تو غنڈے بھیجتی ہے بالکل اسی طرح جیسا کہ Private Money Lending مافیا والے کرتے ہیں۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ اس رپورٹ کے لئے special time دیا جائے اور اس پر بحث کی جائے کیونکہ یہ صوبے کے لوگوں کا مسئلہ ہے اور اس پر ایک policy وضع کی جائے۔ بہت شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: میرا خیال ہے کہ یہ بڑی important بات ہے اس کو ہم Business Advisory Committee میں رکھ کر اس کے اوپر کوئی دن مقرر کروا لیں گے It is an important issue. اس کو میں خود بھی take up کروں گا۔ (قطع کلامیاں)

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب قائم مقام سپیکر: میں تھوڑا سا ایجنڈا چلا لوں اس کے بعد میں سب کو floor دیتا ہوں۔ اب Call Attention Notices ہیں اس میں پہلا توجہ دلاؤ نوٹس 605 محترمہ ساجدہ میر صاحبہ کا ہے۔ جی، محترمہ!

ضلع بہاولنگر۔ ڈاکوؤں کی فائرنگ سے خاتون کی ہلاکت و دیگر تفصیلات

605: **محترمہ ساجدہ میر:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ یکم جنوری 2011 کی ایک مؤقر اخبار کی خبر کے مطابق ناتھے والا ڈونگہ بونگہ (ضلع بہاولنگر) میں ڈاکوؤں نے فائرنگ کر کے بیوی کو قتل اور شوہر کو زخمی کر دیا؟

(ب) اس کا مقدمہ کس تھانہ میں کن کن دفعات کے تحت درج ہوا ہے؟

(ج) اس سلسلہ میں پولیس نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں، تفصیلاً بیان کریں؟

جناب سپیکر! میں اس میں مختصراً یہ کہنا چاہوں گی کہ بعض اوقات پولیس مدعیوں سے یہ کہتی ہے کہ FIR ہماری مرضی سے درج کی جائے گی اگر اس توجہ دلاؤ نوٹس کی رپورٹ گورنمنٹ کے پاس آ گئی ہے تو میں سمجھتی ہوں کہ ہمیں بھی اس پر تھوڑا سا غور کرنا چاہئے کہ پولیس کی طرف سے مدعیوں پر pressure ڈالا جاتا ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ کرامت بی بی جو وہاں پر قتل ہوئی ہے اُس کا eye witness اُس کا شوہر ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! توجہ دلاؤ نوٹس پر بحث نہیں ہو سکتی اس پر صرف ضمنی سوال ہو سکتا ہے۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! یہ لوگ چوری یا ڈکیتی کے دوران اگر پہچانے جائیں تو وہ بندے کو قتل کر دیتے ہیں اور پولیس ضمنیوں میں کچھ اور لکھ دیتی ہے اور پھر کہتے ہیں کہ صلح کر لیں میں سمجھتی ہوں کہ اس طرح کے ایک دو criminal لوگوں کو سزائیں ملیں گی تو اس مسئلے کا کوئی حل نکلے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، رانا صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) یہ اس حد تک درست ہے کہ مقدمہ مدعی کے بیان پر درج ہوا لیکن اس بیان میں ڈکیتی کا ذکر نہیں تھا اس لئے یہ قتل کا مقدمہ درج ہوا۔

(ب) اس واردات کا مقدمہ نمبر 01/2011 مورخہ 2011-01-01 بجرم 302/460/324 ت پ تھانہ ڈونگہ بونگہ ضلع بہاولنگر میں درج کیا گیا۔

(ج) اس میں دو ملزم نامزد FIR تھے۔ عابد عرف باوا ولد ممتاز قوم راون سکنہ موضع ناتھے خان اور دوسرا نذیر عرف نموں ولد بشیر قوم ماچھی سکنہ موضع ناتھے والا، یہ دونوں ملزم گرفتار ہو چکے ہیں ان سے آلہ قتل بھی برآمد ہو چکا ہے، ایک ملزم کی گرفتاری ابھی باقی ہے ان ملزمان کا چالان بہت جلد مکمل کر کے عدالت میں پیش کیا جائے گا اور ان کو قرار واقعی سزا دلانے کی کوشش کی جائے گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت (جناب آصف منظور موہل): جناب سپیکر! ناتھے والا میرا گاؤں ہے۔ یہ معاملہ میرے ہی گاؤں کا ہے۔ میں لاء منسٹر صاحب کی تائید ہی کر رہا ہوں کہ یہ معاملہ اُسی رات

کو ہی میرے نوٹس میں آ گیا تھا اور جس طرح لاء منسٹر صاحب نے بتایا ہے اس پر فوری طور پر کارروائی کی گئی اور پولیس کی کارروائی کے حوالے سے مدعی بھی بالکل مطمئن ہے اور کسی طرح کی کوئی پریشانی نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ اب اگلا Call Attention Notice No. 607 میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا صاحب کا ہے۔ جی، رانا صاحب!

ضلع فیصل آباد۔ چک نمبر 69 رب ڈاکوؤں کی گھر میں گھس کر لوٹ مار، فائرنگ اور گھر والوں پر تشدد کی تفصیلات

607: **میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ یکم جنوری کی رات 12:00 بجے چک نمبر 69 رب گاؤں گھسیٹ پورہ تھانہ بلوچنی ضلع فیصل آباد 12/10 ڈکیت اسلحہ سمیت مشتاق احمد صوبیدار (ریٹائرڈ) کے گھر داخل ہوئے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان ڈاکوؤں نے مردوں، عورتوں اور چھوٹے بچوں کو تشدد کا نشانہ بنایا اور گھر سے 5 تولہ زیور اور -/25000 روپے نقدی لوٹ کر فرار ہو گئے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اسی رات ڈاکوؤں کا یہی گروہ رات 2 بجے رانا انور کے گھر داخل ہوا؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈاکوؤں نے 75 سالہ شخص رانا محمد انور اور گھر کے دوسرے افراد پر تشدد کیا اور گھر سے نقد -/283,000 روپے اور 24 عدد سونے کی چوڑیاں، 4 عدد سونے کے سیٹ اور بچیوں کی سونے کی بالیاں، وزن 45 تولہ لوٹ کر فرار ہو گئے؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ علاقہ کے اندر پولیس کی کارکردگی ناقص ہونے کی وجہ سے یہ وارداتیں عروج پر پہنچ گئی ہیں اگر یہ درست ہے تو حکومت اس واقعہ میں ملوث ملزمان کو گرفتار کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجہ کیا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، رانا صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان):

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) یہ درست ہے۔

(ج) یہ درست ہے۔

(د) یہ درست ہے۔

(ہ) ان وارداتوں کوtrace کرنے کے لئےSP CIAاور لوکل پولیس کو special task دیا گیا ہے۔اس طرح کی واردات کرنے والے 2/3 گینگ کو trace کرنے کی کوشش جاری ہے۔ گزشتہ شب ان میں سے ایک گینگ کے ساتھ SHO جڑانوالہ کا اس وقت مقابلہ ہوا جب وہ ایک گاڑی چھین کر فرار ہو رہے تھے جن میں سے دو ملزمان اس مقابلہ میں ہلاک ہوئے جبکہ دیگر ملزمان کی گرفتاری کے لئے چھاپے مارے جا رہے ہیں۔ ہلاک شدگان کی مدعی مقدمہ ہذا سے شناخت کرائی جائے گی جبکہ باقی ملزمان کو گرفتار کرکے مقدمہ ہذا کی تفتیش کر کے چالان عدالت میں پیش کئے جائیں گے۔ تھانہ ہذا میں سال 2010 میں درج ہونے والے تمام سنگین مقدمات میں سے 60 فیصد سے زائد چالان کئے گئے ہیں تاہم علاقہ میں ڈکیتی اور راہزنی کی وارداتوں کو کنٹرول کرنے کے لئے SHO تھانہ بلوچنی اور DSP حلقہ کو سختی سے ہدایت کی گئی ہے کہ وہ علاقہ میں گشت کے نظام کو موثر بنائیں اور اس سلسلہ میں کسی قسم کی کوتاہی یالاپرواہی ہرگز نہ کریں۔

جناب سپیکر!اس سلسلہ میں جن گینگز کو trace کرنے کی کوشش کا ذکر ہوا ہے تو اُن میں سے ایک گینگ پکڑا گیا ہے اور یہ "اوڈ گینگ" کے نام سے جانا جاتا تھا۔ یہ لوگ ڈکیتی کی وارداتوں اور اس قسم کے بہت سارے مقدمات میں ملوث تھے، جو ملزمان پکڑے گئے ہیں اور اُن سے جو leads مل رہی ہیں پولیس اُن پر پوری commitment اور تندہی کے ساتھ محنت کر رہی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ان گینگز کو break کریں گے اور ان ملزمان کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے گا۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! میرا ایک اضافی سوال ہے کہ کیا وزیر موصوف بتانا پسند کریں گے کہ وہاں پر سراغ رساں کتے منگوائے گئے اور کھوجیوں کا کھرا ایک بہت ہی بااثر آدمی کی مل کے اندر جاتا ہے تو کیا یہ اُن کو شامل تفتیش کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں کیونکہ میری اطلاع کے مطابق ابھی تک اُنہیں touch نہیں کیا گیا۔ لاء منسٹر صاحب نے پولیس افسر سے میری تفصیلی بات کرائی ہے تو انہوں نے وعدہ کیا ہے کہ ہم ایک مہینے کے اندر اندر ان ملزمان کو trace out کرلیں گے اگر یہ اپنے وعدے پر قائم ہیں پھر تو میری تسلی ہے کیونکہ میں نے آپ کو صرف ایک واردات بتائی ہے۔ اسی گینگ نے اس سے ایک دن پہلے ایک گاؤں میں ایک واردات کی، اُس سے اگلے دن اسی گینگ نے پھر واردات کی اور وہ

ایک گھر کے اندر دوسے اڑھائی گھنٹے رہے ہیں اُن کے اڑھائی سالہ بچے کی گردن پر اڑھائی گھنٹے تک چھری پڑی رہی جسے اُس کے ماں باپ دیکھتے رہے اور ڈکیت گھر کی تلاشی لیتے رہے۔ اس طرح کی سنگین وارداتوں سے عوام اپنی safety and security کے حوالے سے بہت ہی زیادہ فکر مند ہیں۔ محترم لاء منسٹر کے کہنے پر پولیس افسر نے مجھے یقین دہانی کرائی ہے کہ ان ملزمان کو گرفتار کیا جائے گا اور یہ اسمبلی میں رپورٹ پیش کریں گے کہ اس پر عملدرآمد ہو چکا ہے۔ بہت مہربانی۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں نے SSP Investigation ڈاکٹر عابد سے راناصاحب کی sitting کرائی ہے تاکہ ان کے پاس جو information ہے وہ اُن کو دیں اور جہاں تک سراغ رساں کتوں والی بات ہے تو آپ اس پر پورے طور پر believe نہیں کر سکتے کیونکہ وہ سراغ رسانی بعض اوقات درست ہو جاتی ہے لیکن اکثر اوقات اس میں غلطی کا بھی احتمال ہوتا ہے۔ رانا صاحب جس مل کا ذکر کر رہے ہیں اُس مل کی labour کو پہلے بھی اس نقطہ نظر سے چیک کیا گیا ہے اور اب بھی چیک کیا جائے گا لیکن جب تک کسی کے خلاف اس قسم کا سنگین جرم ثابت نہ ہو تو اس وقت تک میں سمجھتا ہوں کہ کسی کو بھی بلاوجہ پریشان کرنا قطعی طور پر حکومت کا اور نہ قانون کا منشا ہے۔ اس میں جو گروہ پکڑے گئے ہیں جن کی وجہ سے تقریباً ان cases پر کام مکمل ہو چکا ہے۔ اب تفتیشی پولیس کو معلوم ہے کہ جرائم میں کون کون سے لوگ ملوث ہیں اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ معزز ممبر پولیس کے ساتھ رابطہ رکھیں اور اپنی معلومات انہیں دیتے رہیں تو انشاء اللہ تعالیٰ اس معاملے میں پوری محنت کی جائے گی تاکہ یہ گروہ trace out ہوں۔

تحاریک استحقاق

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ تحریک استحقاق نمبر 1، جناب جاوید علاؤالدین ساجد کی ہے۔۔۔ وہ موجود نہیں ہیں۔ میں اس تحریک استحقاق کو pending کرتا ہوں کیونکہ اس میں انہوں نے کافی serious قسم کے allegations لگائے ہیں۔

تحاریک التوائے کار

جناب قائم مقام سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔سب سے پہلی تحریک التوائے کار نمبر 734/2010 محترمہ نگہت ناصر شیخ صاحبہ کی ہے یہ 5۔جنوری کے لئے pending کی گئی تھی،اس دن اجلاس نہیں ہوا تھا۔راناصاحب!کیااس کا جواب آگیا ہے؟

راوی نیشنل پارک کا منصوبہ التواء کا شکار ہونے سے حکومت کو لاکھوں روپے کا نقصان

(۔۔۔جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر!اس کا جواب آ چکا ہے۔یہ بات مصدقہ حقیقت ہے کہ دریائے راوی کے دونوں جانب عرصہ دراز سے لوگ اپنی زمینوں پر کاشتکاری کیا کرتے تھے۔پچھلی چند دہائیوں سے لوگوں نے بغیر کسی منصوبہ بندی کے دریاؤں کے دونوں جانب تعمیرات کیں اور ہر طرح کی مختلف چھوٹی صنعتوں کا نکاس دریا میں ڈالنا شروع کر دیا۔یہ فاضل آبی نکاس راوی سائفن سے لے کر مراکہ گاؤں تک بہتات میں نظر آتا ہے،اس نکاس کی وجہ سے مذکورہ علاقے میں آبی حیات بُری طرح متاثر ہوئی ہے اس صورتحال کو مدنظر رکھتے ہوئے محکمہ تحفظ ماحولیات نے نوٹیفکیشن نمبر 57-333 مورخہ 09-3-23 کو دریا میں ہر طرح کی نکاسی پر پابندی عائد کرنے کے علاوہ کوڑا کرکٹ کے ڈھیر لگانے پر پابندی عائد کر دی ہے۔اس صورتحال کے پیش نظر محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے چند سکیموں کا آغاز کیا جو آلودہ نکاس کے پانی کو filter کر کے دریا میں ڈالنے کے لئے بنائی گئی ہیں۔اس حصہ میں حکومت فرانس کے مالی تعاون سے ایک منصوبہ زیر عمل ہے اس صورتحال کا جائزہ لینے کے لئے محکمہ انہار نے بھی ایک جائزہ رپورٹ مرتب کی ہے،محکمہ جنگلات پنجاب نے بھی دریا کے دونوں جانب چند علاقوں کی نشاندہی کی ہے جس پر شجرکاری کر کے ماحول میں مثبت تبدیلی لائی جا سکتی ہے۔یہ درست ہے کہ ریونیو ڈیپارٹمنٹ نے سیکشن 4 کا نوٹیفکیشن جاری کر دیا ہے مگر فی الحال وہ سرکاری گزٹ میں شائع نہ ہوا ہے۔مزید عرض ہے کہ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے بھی رقبہ صرف کاشت کے لئے مختص کیا ہے جس پر ناجائز پکی عمارتیں اور صنعتیں قائم کرنے پر پابندی ہے۔اس وقت محکمہ جنگلات کے زیرانتظام کوئی منصوبہ زیرغور نہ ہے جس کے تحت زمین خرید کی جا سکے اور مذکورہ علاقے کو پارک کی شکل دی جا سکے لہٰذا ایسی کوئی بات نہیں جس سے ہزاروں لوگوں کے بے گھر ہونے کا خدشہ ہو جن کی ذاتی مالیاتی

زمین دریا کے دونوں جانب ہے جن پر وہ کاشتکاری سے اپنا معاشی روزگار حاصل کرتے ہیں۔ محکمہ جنگلات نے کسی بھی غیر ملکی ادارے سے funds کی فراہمی کے لئے رجوع نہ کیا ہے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! میں اس پر یہ بات کہوں گی کہ سیکشن 4 کے متعلق آپ مجھ سے زیادہ بہتر جانتے ہیں کہ جب وہ نافذ ہوتا ہے تو اس کے تحت بھی زمین کی خرید وفروخت ہوتی رہتی ہے جبکہ اسے بھی ختم کر دیا گیا ہے اور وہاں پر زمین کی خرید وفروخت نہیں ہو سکتی۔ میں صرف اس بارے میں کہوں گی لاء منسٹر صاحب بتادیں کہ کیا اسے ختم کیا جا سکتا ہے کہ لوگوں کا نقصان نہ ہو؟

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ نے سوال کیا ہے کہ وہاں پر زمین کی خرید وفروخت روک دی گئی ہے۔ رانا صاحب! کیا وہاں پر زمین کی خرید وفروخت روکی گئی ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! زمین کی فروخت روکنے سے متعلق یہاں جواب میں specifically درج نہیں ہے لیکن اس میں یہ ہے کہ بعض علاقوں میں اس لحاظ سے کہ لوگ ایک ایک ایکڑ اراضی کا تتمہ کاٹ کر وہاں گھر بنوا دیتے ہیں اور وہ ایک کالونی بن جاتی ہے۔ اس میں کوئی سڑک نہیں ہوتی، گیس، بجلی، سولنگ اور کچھ بھی نہیں ہوتا۔ اس طرح وہ ایک slummed areas بن جاتے ہیں۔ اب بڑے شہروں میں اس بات کا خیال رکھا جا رہا ہے۔ محترمہ جو بات کر رہی ہیں شاید وہ یہی ہو کہ شہروں کے باہر ملحقہ زمین میں جب کچی آبادیاں جنم لیتی ہیں اور پھر وہاں صورتحال کافی خراب ہو جاتی ہے۔ اس میں ایسی کوئی بات نہیں ہے کہ یہ زمین کسی باہر کے ملک یا کسی ادارے کو دی جا رہی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ٹھیک ہے۔ یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اب تحریک التوائے کار نمبر 776/2010 لیتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اسے pending کر دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ کل تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔ اب محترمہ نگہت ناصر شیخ صاحبہ کی تحریک التوائے کار نمبر 868/2010 لیتے ہیں، اس کا جواب آنا تھا۔ جی، رانا صاحب!

صوبائی دارالحکومت میں تین فیصد سے زائد سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہونے سے شہریوں کو مشکلات کا سامنا

(---جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! راوی ٹاؤن کی جن سڑکات پر واسا نے road cut لگائے تھے ان کو بحال کر دیا گیا تھا تاہم واسا سے پیسے وصول نہ ہوئے ہیں باقی سڑکات جن کی حالت خراب ہے ان پر patch work جاری ہے موسم کی خرابی کی وجہ سے یہ کام زیر التواء ہے جونہی موسم بہتر ہو گا ان تمام سڑکات پر ہنگامی بنیادوں پر patch work کر کے ان کی حالت بہتر بنا دی جائے گی۔

جناب سپیکر! شالامار ٹاؤن کے زیر کنٹرول تقریباً 62 سڑکیں ہیں جن میں سے تقریباً 22 سڑکوں پر patch work کروایا گیا ہے جبکہ باقی ماندہ سڑکوں پر رواں مالی سال کے دوران patch work کروا دیا جائے گا نیز واسا نے شالامار ٹاؤن کے علاقہ میں تقریباً ایک کروڑ روپے کے Demand Notice کے عوض cut لگائے ہیں، road cut بحالی کے charges وصول ہوتے ہی ان پر مرمت کروا دی جائے گی۔

جناب سپیکر! واہگہ ٹاؤن کے علاقے میں محکمہ سوئی نادرن گیس پائپ لائن نے اپنے مین پائپ بچھانے کے لئے دیہاتی علاقہ یونین کونسل نمبر 53,51,50 اور 62 میں road cut کیا لیکن محکمہ سوئی گیس نے ابھی تک واہگہ ٹاؤن کو road cut کی بحالی کے charges ادا نہیں کئے ان کی دستیابی کے لئے کوشش کی جارہی ہے جونہی وہ رقم وصول ہو گی تو ان کا patch work بھی مکمل کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر! عزیز بھٹی ٹاؤن کے بقایا جات محکمہ واسا کے ذمہ ہیں۔ اس کے علاوہ PTCL اور سوئی گیس کے ذمہ بھی رقوم واجب الادا ہیں جن کی وجہ سے مذکورہ سڑکیں مرمت نہ کی جا سکی ہیں جونہی ان محکمہ جات سے رقوم وصول ہوں گی تو سڑکیں مکمل کر دی جائیں گی۔ اس کے لئے محکمہ کوشش کر رہا ہے کہ جلد از جلد رقوم وصول ہو جائیں۔

جناب سپیکر! داتا گنج بخش ٹاؤن کی حدود میں واقع سڑکوں پر patch work اپنے وسائل کے مطابق کروایا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! گلبرگ ٹاؤن میں محکمہ واسا نے سیوریج بچھانے کے لئے کھدائی کی ہے۔ سڑک کی بحالی کے لئے Demand Notice مبلغ ایک کروڑ 21 لاکھ 66 ہزار روپے بنام انجینئرنگ محمد

یوسف، سینئر کنسٹرکشن انجینئر گلشن راوی واسا، ایل ڈی اے ارسال کیا گیا ہے لیکن محکمہ کی طرف سے جواب موصول نہیں ہوا جیسے ہی رقم وصول ہو جائے گی ان سڑکوں پر patch work مکمل کر دیا جائے گا اور رقم کی وصولی کے لئے کوشش کی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر! سمن آباد ٹاؤن کی انتظامیہ مجموعی طور پر 32 سڑکوں کی تعمیر و مرمت کرنے کی ذمہ دار ہے۔ اس حصہ میں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہونے والی سڑکوں پر patch work شروع کروا دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! اقبال ٹاؤن کی حدود میں ٹاؤن میونسپل ایڈمنسٹریشن اقبال ٹاؤن کی حدود میں واقع سڑکات پر مرحلہ وار مرمت کا کام کیا جا رہا ہے۔ پہلے مرحلہ میں محرم الحرام کے routes پر patch work مکمل کیا گیا تھا اس وقت دوسرے مرحلہ میں یونین کونسل کے مطابق سڑکات کی مرمت اور patch work جاری ہے جو کہ جلد مکمل کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر! نشتر ٹاؤن انتظامیہ نے مندرجہ ذیل سڑکات کی مرمت کا کام جاری کیا ہوا ہے جن میں ریس کورس، بیدیاں روڈ، سوئے آصل، کچا جیک روڈ اور فیروز پور روڈ شامل ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! میں صرف یہ بات کہوں گی کہ یہ جواب اتنا تسلی بخش ہے تو کیا آپ اس جواب سے مطمئن ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: چونکہ کچھ علاقے میرے بھی اس میں آتے ہیں اس لئے میں تو مطمئن ہوں کہ وہاں پر کام ہو رہا ہے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! میں یہاں صرف ایک سڑک کی مثال دے دیتی ہوں جو عرصہ دراز سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔ اسمبلی ہال کے بالکل سامنے والی سڑک جو "نوائے وقت" اخبار کی عمارت کی طرف جاتی ہے وہ کب سے ٹوٹی ہوئی ہے اور اس کی حالت زار بالکل ابتر ہے۔ میرے اپنے علاقے حلقہ 147 گڑھی شاہو میں بے شمار سڑکیں ہیں جہاں پر بڑے سکول Queen Mary اور Convent of Jesus and Mary ہیں وہاں پر سڑکوں کی کھدائی کی گئی اور اُس کے بعد ان کو ویسے ہی چھوڑ دیا گیا۔ لاہور کی بے شمار سڑکیں ایسی ہیں جو میرے خیال میں سالہا سال سے ویسی کی ویسی ہیں جن پر کوئی کام نہیں ہو رہا۔ بہر حال میں اس جواب سے مطمئن نہیں ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جن سڑکوں کے متعلق انہوں نے کہا ہے کہ وہاں پر پیچ ورک شروع ہے یا مکمل ہو گیا ہے تو یہ بھی جواب میں موجود ہے اور جہاں پر کام نہیں ہوا اُس کا بھی ذکر ہے۔ محترمہ اس جواب کی کاپی مجھ سے لے لیں اگر اس میں جواب غلط دیا گیا ہے تو یہ Assurance Committee یا Privilege Committee میں بالکل لے آئیں وہاں محکمے کو بلا کر پوچھا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، مناسب بات ہے۔ محترمہ! آپ لاء منسٹر صاحب سے کاپی لے لیں اور اس کو verify کریں۔ اگر غلط جواب دیا گیا ہے تو بالکل اسے Assurance Committee میں لے کر جائیں۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! بالکل غلط جواب دیا گیا ہے کیونکہ بے شمار سڑکیں ایسی ہیں جو واقعی ٹھیک نہیں ہوئیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: چلیں، آپ دیکھ لیں کیونکہ پیچ ورک کا تو جواب میں بتایا گیا ہے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! علامہ اقبال روڈ اتنی بڑی سڑک ہے جو کئی سالوں سے ٹوٹی ہوئی ہے۔ اُس سڑک پر بہت رش ہوتا ہے اور ٹریفک کا سارا load بھی اسی پر ہوتا ہے۔ بہر حال یہ جواب بالکل غلط ہے۔ میں اس کی کاپی لے لیتی ہوں لیکن آپ خود ہی اس پر کوئی ruling فرمائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، اس پر ruling اس طرح نہیں دی جا سکتی کیونکہ اس کا specific law ہے اور ہم نے rules کو follow کرنا ہے۔ آپ جواب کی کاپی لے کر اُس کو دیکھ لیں۔ اگر آپ مطمئن نہیں ہوتیں تو پھر اس کو آپ Assurance Committee میں لے کر آئیں ہم اُس میں بالکل آپ کو support کریں گے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جی، ٹھیک ہے۔ مجھے اس کی کاپی دے دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 872/10 بھی محترمہ نگہت ناصر شیخ صاحبہ کی ہے۔ راناصاحب! اس کا جواب آ گیا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کا جواب ابھی موصول نہیں ہوا لہذا اس کو آپ pending فرما دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کب تک کے لئے pending کر دیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): اگلے ہفتے تک کے لئے pending کر دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، یہ تحریک اگلے ہفتے تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! کب تک اسے pending کریں گے؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، اگلے ہفتے میں اسے دیکھ لیتے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 900/10 محترمہ ثمینہ خاور حیات، ڈاکٹر سامیہ امجد، محترمہ آمنہ الفت اور جناب طاہر اقبال چودھری کی طرف سے ہے۔ یہ بھی آج کے لئے pending کی گئی تھی۔ جی، رانا صاحب!

ملک سیف الملوک کھوکھر: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس کے بعد میں آپ کو اجازت دوں گا کیونکہ تحاریک التوائے کار میں پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو سکتا۔

اوکاڑہ میں محکمہ کی ملی بھگت سے مضر صحت دودھ کی سپلائی

(۔۔۔جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کے سلسلے میں ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسر ہیلتھ اوکاڑہ کا ایک لیٹر میرے پاس ہے جس میں انہوں نے لکھا ہے کہ اس سلسلہ میں عرض ہے کہ ضلع اوکاڑہ کی تینوں تحصیلوں اوکاڑہ، رینالہ خورد اور دیپالپور میں محکمہ صحت ضلع اوکاڑہ کے افسران ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسر ہیلتھ، ڈسٹرکٹ آفیسر ہیلتھ، ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر ہیلتھ، ڈسٹرکٹ فوڈ انسپکٹر اور تحصیل فوڈ انسپکٹر گورنمنٹ کے مروجہ قوانین کے مطابق اپنی ذمہ داریاں احسن طریقے سے سر انجام دے رہے ہیں اور گورنمنٹ کے قوانین کے مطابق گوالوں یعنی Milkmen اور جعلی دودھ بنانے والی فیکٹریوں کے خلاف قانونی کارروائی کر رہے ہیں۔ اس سلسلے میں انہوں نے 27 عدد FIRs درج کرنے کی تفصیل یہاں پر دی ہے کہ مختلف پولیس سٹیشنوں میں درج کرائی گئی ہیں اور 2009 تا 2010 میں جعلی دودھ بنانے والوں سے 224 عدد دودھ کے نمونہ جات لے کر تجزیہ کے لئے فوڈ لیبارٹری بھیجے گئے ہیں۔ کورٹ نے فیل نمونہ جات کو 2009 تا 2010 میں کل -/271300 روپے جرمانہ کیا ہے۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! میں جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ یہ تحریک dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 901/10 ڈاکٹر سامیہ امجد، ڈاکٹر فائزہ اصغر، محترمہ آمنہ الفت اور محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ کی طرف سے ہے۔ یہ بھی آج تک کے لئے pending کی گئی تھی۔ جی، رانا صاحب!

لاہور کے ہسپتالوں کو جاری ہونے والی ادویات انتظامیہ کی ملی بھگت سے میڈیکل سٹوروں پر فروخت

(---جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ بات درست ہے کہ لاہور کے ڈرگ انسپکٹروں نے مورخہ 10۔دسمبر 2010 کو اندرون لاہور گیٹ میں واقع ایک گودام پر چھاپہ مار کر کچھ ادویات قبضہ میں لیں جن پر سرکاری ہسپتال/گورنمنٹ پراپرٹی کی مہر لگی ہوئی تھی۔ محکمہ صحت حکومت پنجاب نے فوری کارروائی کرتے ہوئے ایک کمیٹی تشکیل دی۔ انکوائری کمیٹی کی رپورٹ کی روشنی میں ذمہ دار عملے کے کچھ لوگوں کو نوکری سے معطل کر دیا گیا اور ان کے خلاف باضابطہ انکوائری کا حکم دے دیا گیا جس کی کاپی لف ہے۔ محکمہ صحت اس سلسلے میں اپنے فرائض سے باخبر ہے اور اس واقعہ سے بھی بخوبی آگاہ ہے۔ ہسپتالوں سے ادویات کی چوری روکنے کے لئے ضروری اقدامات کئے جا رہے ہیں تاکہ کوئی دوائی عملے کی ملی بھگت سے میڈیکل سٹور تک نہ پہنچ سکے۔ یہ بات درست نہیں ہے کہ ادویات کی عدم فراہمی کی وجہ سے غریب اور نادار مریض متاثر ہو رہے ہیں کیونکہ بجٹ کی مقرر کردہ حدود میں رہتے ہوئے ہسپتالوں میں ادویات کی فراہمی کا معقول بندوبست موجود ہے۔ مزید برآں ہر ہسپتال کی ایمرجنسی میں ہر قسم کے مریضوں کو 100 فیصد مفت ادویات فراہم کی جا رہی ہیں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! اس پر ایک شعر عرض ہے کہ:

ظالم نے اس ادا سے دیا ہے مجھے جواب
میں بھول ہی گیا کہ میرا کیا سوال تھا

آپ یہاں سے کمیٹی بنائیں اور کسی بھی ہسپتال میں جا کر دیکھیں۔ میں آج چیلنج کرتی ہوں کہ آپ میو ہسپتال یا کسی بھی ہسپتال جائیں تو 100 فیصد ادویات کہیں بھی نہیں مل رہیں۔ مجھے اتنا دکھ ہو رہا ہے کہ اگر ہم اس تحریک التوائے کار کو لے بھی آئے ہیں تو اس کا کس طرح جواب دیا گیا ہے۔ آپ مجھے بتائیں کہ میں کیا کروں؟

جناب قائم مقام سپیکر: اس پر بحث نہیں ہو سکتی۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! بحث نہ کریں تو کیا کریں؟ پلیز آپ اس پر ruling دے دیں۔ پہلے تو انہوں نے کہا کہ سیلاب زدہ علاقوں میں ادویات چلی گئی تھیں جو divert ہو گئیں۔ مجھے معلوم ہے کہ میں اس پر بحث نہیں کر سکتی اس لئے میں شعر ہی پڑھ سکتی تھی جو میں نے پڑھ دیا ہے۔ یہ "ع" کو "ی" سمجھ لیں گے اور شعر کو "ش ی ر" سمجھ لیں گے کیونکہ یہ شیر ہیں اس لئے سمجھ سکتے ہیں لیکن آپ مجھے یہ بتا دیں کہ میں اس پر کیا کروں؟

جناب قائم مقام سپیکر: دیکھیں، جواب میں انہوں نے بتا دیا ہے۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! انہوں نے جواب یہ دیا ہے کہ میرا تو جواب ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: چلیں، لاء منسٹر صاحب کو سن لیں کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! محترمہ نے شعر میں سوال کیا ہے تو میں نثر میں ان کا جواب دے سکتا ہوں کہ:

بھول ہی جاتا ہے وہ ظالم سوال
کیونکہ جھوٹ کا حافظہ نہیں ہوتا

جناب سپیکر! اس کا تحریری جواب میرے پاس موجود ہے محترمہ اس کی کاپی مجھ سے حاصل کر لیں۔ اگر محکمہ نے اس میں جھوٹ بولا ہے یا غلط جواب دیا ہے تو Assurance Committee اور Privilege Committee موجود ہے یہ وہاں پر معاملہ اٹھا سکتی ہیں۔ اگر انہوں نے ثابت کر دیا کہ محکمے نے فلاں لائن یا فلاں figure غلط دی ہے تو میں کسی کو defend نہیں کروں گا۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! میں ان کے اس جواب کو accept کرتی ہوں اور واقعی میں اس طرح action کروں گی۔ Kindly مجھے جواب کی کاپی provide کر دی جائے تاکہ میں اس کو prove کر سکوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ کو جواب کی کاپی provide کی جائے۔ محترمہ! تحریک میں چاروں ممبران کے نام لکھے تھے لیکن سیکرٹری صاحب بتا رہے ہیں کہ اس تحریک التوائے کار کی mover محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ ہیں اور آپ اس کی signatory ہیں اس لئے کاپی انہی کو ہی ملے گی، آپ کو نہیں مل سکتی لہذا ہم اُن کو provide کرا دیں گے۔ یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک

التوائے کار نمبر 903/10 ڈاکٹر سامیہ امجد، محترمہ آمنہ الفت، سیدہ بشریٰ نواز گردیزی اور ڈاکٹر فائزہ اصغر کی طرف سے ہے۔ راناصاحب! یہ بھی آج تک کے لئے pending تھی۔

محکمہ خوراک اور ضلعی انتظامیہ کی ملی بھگت سے گنے کے کاشتکاروں کا مڈل مین کے ہاتھوں لٹنا

(۔۔۔جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کا جواب یوں ہے کہ مندرجہ بالا تحریک کے ذریعے محرک نے پنجاب میں شوگر ملوں کی طرف سے لگائے گئے کنڈوں پر مڈل مین کے کردار کے حوالہ سے بات کی ہے۔ یہ تحریک مورخہ 2010-12-13 کو جمع کرائی گئی۔ محرک کے مطابق پنجاب میں مڈل مین گنے کے کسانوں کو لوٹ رہا ہے اور کنڈوں پر مڈل مین اور نام نہاد بیوپاریوں کا قبضہ ہے۔ کین کمشنر آفس کی طرف سے پنجاب کے تمام اضلاع کی انتظامیہ کو مڈل مین کے کردار کو ختم کرنے کے لئے مورخہ 10-10-12 اور 10-12-11 کو خطوط بھجوائے گئے ہیں جن کی کاپیاں لف ہیں۔ اس سلسلے میں پنجاب کی شوگر ملوں کی طرف سے بھی جن مڈل مین اور غیر قانونی کنڈوں کی نشان دہی کی گئی ہے ان کے خلاف کارروائی کے لئے متعلقہ اضلاع کے ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسروں کو کین کمشنر آفس کی طرف سے خطوط لکھے گئے ہیں اور ان اضلاع میں جھنگ، قصور، مظفر گڑھ، ننکانہ صاحب، بھکر، لیہ اور ٹوبہ ٹیک سنگھ شامل ہیں۔ کین کمشنر کے علاوہ ضلعی سطح پر مڈل مین اور غیر قانونی کنڈوں کے خلاف کارروائی کا اختیار ڈی سی اوز کے پاس ہوتا ہے۔ مورخہ 11-1-7 کی رپورٹ کے مطابق مندرجہ ذیل اضلاع میں غیر قانونی کنڈوں اور مڈل مین کے خلاف کارروائی عمل میں لائی گئی ہے۔ اس میں فلاں فلاں یہ سارے اضلاع شامل ہیں اور اس بارے میں دیگر اضلاع میں بھی ہدایات جاری کی جارہی ہیں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! میں مطمئن ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ محترمہ نگہت ناصر شیخ صاحبہ کی تحریک التوائے کار نمبر 904/10 آج تک کے لئے pending تھی اور اس کا بھی جواب آنا ہے۔ جی، لاء منسٹر صاحب!

پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کے چیئرمین کی اسامی خالی رہنے کی وجہ سے کلاس اول تا میٹرک کے نصاب کی اشاعت میں تاخیر

(۔۔۔جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): تحریک التوائے کار نمبر 904/10 کا تحریری جواب ہے کہ پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کے مستقل چیئرمین حج کی رخصت پر تھے اور بعد ازاں ان کی تبدیلی کے بعد میجر (ر) شاہنواز بدر کی تقرری ہوئی تو انہوں نے بورڈ کو join نہ کیا جس کی ذمہ داری پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ پر عائد نہیں ہوتی یہ بات درست نہ ہے۔ چیئرمین صاحب کی تاخیر سے تقرری کی وجہ سے وقتی طور پر مشکلات کا ضرور سامنا رہا لیکن اب جناب اظہار شیخ صاحب نے مورخہ 10-12-11 کو چیئرمین پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کا اضافی چارج سنبھال لیا ہے۔ تمام چیزوں کی منظوری ہو چکی ہے اور اب بورڈ کے معاملات بہتر انداز میں چلائے جا رہے ہیں اور انشاء اللہ کتب بر وقت شائع کر کے مارکیٹ اور سکولوں کے لئے فراہم کر دی جائیں گی۔ بورڈ کے ریکارڈ کے مطابق کسی سینئر آفیسر کے خلاف کوئی محکمانہ انکوائری نہیں ہو رہی یہ بات درست نہ ہے۔ درسی کتب کی بر وقت فراہمی کے لئے بورڈ کا عملہ مسلسل طباعت وغیرہ کی نگرانی کر رہا ہے انشاء اللہ کتب بر وقت شائع ہوں گی اور طلباء کو مہیا کر دی جائیں گی۔ درج اعداد و شمار ظاہر کرتے ہیں کہ گورنمنٹ سکولوں کو مہیا کی جانے والی جیکٹ جو دو سے تین درسی کتب پر مشتمل ہے، کی لاگت میں تعلیمی سال 11-2010 کے مقابلے میں تعلیمی سال 12-2011 کے لئے صرف 12 کروڑ روپے کا اضافہ ہوا جبکہ جیکٹ کی تعداد میں اضافہ 28 لاکھ 14 ہزار 418 کا ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔ آگے اس کی پوری تفصیل دی گئی ہے تاہم یہ امر قابل ذکر ہے کہ گزشتہ سال کے مقابلے میں کاغذ کی قیمت پر تقریباً 12 ہزار روپے فی ٹن اضافہ ہوا ہے جبکہ افراط زر کی وجہ سے درسی کتب کی طباعت میں استعمال ہونے والے مٹیریل وغیرہ کی قیمتوں میں بھی اضافہ ہوا ہے جس کی وجہ سے یہ معمولی اضافہ ناگزیر تھا۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! لاء منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ طلباء کو کتابیں بر وقت مہیا ہو جائیں گی تو میں اس جواب سے مطمئن ہوں لیکن مجھے ایک اعتراض ہے کہ tendering پر کوئی زیادہ خرچہ نہیں آتا اور میں نے figures بتائے تھے کہ 37 کروڑ روپے کا اضافی خرچہ ہے اور میں یہ بات ثابت کر سکتی ہوں کہ حکومت پر صرف اس لئے اتنا بوجھ پڑ رہا ہے کہ من پسند ٹھیکیداروں سے کمیشن لے کر انہیں

ٹھیکے دیئے جاتے ہیں۔ اگر open bidding کے ذریعے tender کروائے جائیں تو میں سمجھتی ہوں کہ تقریباً 40 کروڑ روپے کا حکومت کو فائدہ ہو گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ نے جو کہا کہ جواب غلط ہے تو جس طرح لاء منسٹر صاحب نے بھی کہا ہے تو آپ اس پر Assurance Committee میں جائیں اور تحریک استحقاق لے کر آئیں تاکہ محکمے کو پتا چلے کہ ہم نے House میں غلط جواب نہیں دینا اس لئے آپ اگر سمجھتی ہیں تو اس پر تحریک استحقاق move کریں۔ تحریک التوائے کار نمبر 906/10 جناب اعجاز احمد کاہلوں صاحب کی move ہو چکی تھی جو کہ آج تک کے لئے pending تھی اور اس کا جواب لاء منسٹر صاحب نے دینا ہے۔

سرگودھا میں غربت کے باعث گردے فروخت کرنے کے کاروبار میں مسلسل اضافہ

(---جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! تحریک التوائے کار نمبر 906/10 کے ضمن میں عرض ہے کہ سرکل کوٹ مومن کے کسی تھانہ میں بھی گردے فروخت کرنے سے متعلق کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے تاہم تھانہ میلہ میں 2007 میں مقدمہ نمبر 196 مورخہ 07-08-07 بجرم 201,316 (ت،پ) درج ہوا جس میں مسمی منیر احمد ولد شیر محمد قوم مسلم شیخ سکنہ سلطان پور کو حسب ضابطہ گرفتار کر کے judicial بھجوایا گیا اور چالان مرتب کر کے داخل عدالت کروایا گیا۔ سرکل کوٹ مومن کے کسی تھانہ میں اب گردے فروخت کرنے سے متعلق کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔

جناب اعجاز احمد کاہلوں: جناب سپیکر! لاء منسٹر صاحب نے بتایا ہے کہ ابھی کوئی بھی اس قسم کا legal action نہیں ہوا تو میں بڑے prove کے ساتھ بتاتا ہوں کہ وہاں ایک آدمی گردے فروخت کرنے اور خریدنے والوں کے ایجنٹ کا کردار ادا کرتا ہے۔ وہاں ان لوگوں کے نام declare ہوئے ہیں اور ان کے خلاف شکایات پولیس کے پاس درج ہیں لیکن ابھی تک ان کے خلاف کوئی تادیبی کارروائی نہیں کی گئی تو میری یہی request ہے کہ ان کے خلاف کارروائی کی جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): انہوں نے بڑا categorically کہا ہے کہ ہمیں کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی۔ اگر ان کے پاس کوئی شکایت ہے تو مجھے میرے دفتر میں دے دیں جس پر مقدمہ درج کروا دیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: کاہلوں صاحب! آپ متعلقہ کوائف کے ساتھ لاء منسٹر صاحب سے مل لیں۔ یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 907/10 بھی کاہلوں صاحب کی ہے جو کہ پڑھی جا چکی ہے اور یہ آج کے لئے pending تھی۔ جی، لاء منسٹر صاحب!

مظفر گڑھ میں محکمہ خوراک کی عدم توجہ کی وجہ سے ذخیرہ شدہ گندم خراب ہونے کا انکشاف

(---جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! تحریک التوائے کار نمبر 907/10 کا موصول ہونے والا تحریری جواب وزیر خوراک پنجاب کے ضلع مظفر گڑھ کے دورہ سے متعلق ہے کہ وزیر خوراک نے 12-12-2010 کو ضلع ہذا کے دو سنٹروں کا معائنہ کیا تھا۔ بارش کی وجہ سے پی آر سنٹر پر ذخیرہ کردہ بوریوں کے اوپر پانی کے نشانات تھے۔ وزیر خوراک پنجاب نے برہمی کا اظہار کیا اور ذمہ داران کے خلاف کارروائی کا حکم صادر فرمایا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ ڈپٹی ڈائریکٹر خوراک نے سنٹر ہذا کا مورخہ 7-12-2010 کو دورہ کیا اور صورتحال دیکھنے کے بعد نقصان گندم کم کرنے کے لئے چھانٹی کا عمل شروع کروا دیا۔ جب وزیر خوراک نے سنٹر کا دورہ کیا تو اس وقت زیادہ تر کام مکمل ہو چکا تھا اور باقی کام مکمل کیا جا رہا تھا۔ وزیر خوراک کے احکامات کی روشنی میں جناب ناظم خوراک پنجاب نے ڈپٹی ڈائریکٹر اور ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولر کو موقع پر ہی کیمپ کرنے کا حکم صادر کیا کہ وہ اپنی موجودگی میں گندم کی چھانٹی کا کام کروائیں تاکہ کسی قسم کے نقصان کا احتمال نہ رہے۔ حکومت پنجاب کی good governance policy اور قومی مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے صحت مند گندم فلور ملوں اور پرائیویٹ پارٹیوں کو سرکاری نرخ پر فروخت کی جا رہی ہے۔ پی آر مظفر گڑھ سنٹر پر سکیم 2009-10 کی گندم بالترتیب 7305 میٹرک ٹن اور 2499 میٹرک ٹن ذخیرہ تھی جس میں سے بالترتیب 712 اور 99 میٹرک ٹن گندم فلور ملوں کو فروخت کے لئے ترسیل ہو چکی ہے۔ اس طرح بقایا گندم بالترتیب 6593

اور 2400 میٹرک ٹن موجود ہے اس کے علاوہ ان سنٹروں سے تمام گندم کی allocation لاہور اور راولپنڈی کے لئے کی جاچکی ہے جس کی ترسیل جلد ہی شروع کر دی جائے گی۔

جناب اعجاز احمد کاہلوں: جناب سپیکر! مظفر گڑھ میں اس وقت 20 فیصد گندم خراب ہے اور اس کی لاہور ترسیل کا میرے علم میں نہیں ہے لیکن وہاں ابھی تک کوئی بھی جو yard ہے ان کا کوئی مستقل لائحہ عمل اختیار نہیں کیا گیا اور ابھی تک وہاں پر گندم open پڑی ہوئی ہے اور اب یہ سن رہے ہیں کہ بارشوں کا نیا سلسلہ شروع ہونے والا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سے مزید نقصان ہونے کا احتمال ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جس طرح لاء منسٹر صاحب نے پہلے کہا ہے تو آپ ان سے مل لیں اور تمام چیزیں ان کے نوٹس میں لائیں۔ یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اب تحریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

MR. ACTING SPEAKER: Now Laying of Annual Report of the Punjab Public Service Commission for the year 2009. Minister for Law!

پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2009 کا ایوان میں پیش کیا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move to lay the Annual Report of the Punjab Public Service Commission for the year 2009.

محترمہ سیمل کامران: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

کورم کی نشاندہی

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: کورم point out ہوا ہے تو گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی) کورم پورا نہ ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب قائم مقام سپیکر: دوبارہ گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی) کورم پورا نہ ہے لہذا اب اجلاس بروز منگل 11۔جنوری 2011 کی صبح 10 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔